



ایمر جنسی لو

مہمل نور

ہر صبح کی طرح آج بھی گھر میں ساس بہو کی لڑائی جاری تھی۔۔۔

آدھی زندگی گزر گئی ہے پر تجھے پراٹھے نہیں بنانے آئے۔۔۔ بی جی بڑے میں پڑے پراٹھوں کو دیکھ کر بولی۔۔۔

بی جی مجھے تو آتے ہیں پر آپ کو میرے ہاتھ کے بنے پسند نہیں آتے۔۔۔ بتائیں میں کیا کروں۔۔۔

حلیمہ میں بنایا کرتی تھی تو لوگ کھاتے رہ جاتے تھے۔۔۔ اللہ میرے بیٹے کو جنت الفردوس میں جگہ دے کہتا

تھا۔۔۔ بی جی آپ جیسے پراٹھے حلیمہ کو نابنانے آئے۔۔۔

اچھا پر مجھے تو کہتے تھے کہ جب سے تم شادی کر کے آئی ہو۔۔۔ تب سے ہی ناشتہ کر کے گھر سے نکلتا ہوں بی جی کو تو

ٹھیک سے پراٹھے بنانے نہیں آتے تھے۔۔۔ اب اللہ ہی جانے وہ آپ کو سہی کہتے تھے یا مجھے۔۔۔ حلیمہ بھی انہی

کی بہو تھی۔۔۔ جواب دیے بینا کیسے پیچھے ہٹتی۔۔۔

ہاں تو تیرا دل رکھنے کے لیے کہہ دیتا ہو گا۔۔۔ ویسے بھی میرا بیٹا دوسروں کا دل نہیں توڑتا تھا۔۔۔ بلکل مجھ پے گیا

تھا۔۔۔ بی جی بڑے فخریہ انداز میں بولی۔۔۔

آپ نے کب دل رکھا ہے میرا۔۔۔ ہر روز صبح صبح مجھے باتیں سنانے بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔ آپ کی تو صبح ہی نہیں ہوتی جب تک آپ مجھے جلی کٹی نہ سنا دیں۔۔۔ حلیمہ بیگم نے چیڑ کر کہا۔۔۔ اس سے پہلے بی بی جی کوئی جواب دیتی کمرے سے نکلتی ہوئی آڑہ فوراً بولی۔۔۔ بس کر دو آپ دونوں صبح ہی شروع ہو جاتے ہو۔۔۔

اٹھ گئی تو۔۔۔ چلو شکر ہے ایک مہ رانی تو اٹھی۔۔۔ اماں میں تو کب سے اٹھی ہوئی تھی بس یوگا کر رہی تھی۔۔۔ ایک تو میں تیری ان حرکتوں سے بہت تنگ ہوں۔۔۔ چل اب جا اور میرا کمرہ صاف کر۔۔۔ اور اس نکمی کو بھی اٹھا اور کہہ کے بی بی جی کے کمرے کی صفائی کریں۔۔۔ ارے واہ تیرے کمرے کی صفائی کرے آڑہ اور میرے کی وہ نکمی۔۔۔ اس سے بہتر تو میں خود ہی کر لو۔۔۔ بی بی جی منہ بنا کر بولی۔۔۔

اچھا جابی جی کے کمرے کی کر دیں۔۔۔ اماں بس میں منہ دھو کر ابھی آئی۔۔۔ آڑہ نے اندر جاتے ہوئے کہا۔۔۔ خبردار منہ دھونے گئی۔۔۔ پورا ایک گھنٹہ لگاتی ہے۔۔۔ پہلے جھاڑو پوچا کر پھر خود کو سنوارنا۔۔۔ اچھا اماں۔۔۔ کہتے ہوئے بی بی جی کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

بھائی آپ صبح صبح کہا جا رہے ہیں۔۔۔؟؟ آسپہ نے پوچھا۔۔۔؟؟
 شان جو گھر سے نکل رہا تھا اسکی آواز پر مڑا۔۔۔ وہ میں تائی کی طرف جا رہا تھا۔۔۔
 پر کیوں خیر ہے نا۔۔۔؟؟
 ہاں بس ایسے ہی۔۔۔؟؟ شان نے مختصر جواب دیا

مت جایا کرو ان کے گھر زیادہ اچھا نہیں لگتا۔۔۔ اور ناشتے کا ٹائم ہے۔۔۔
 امی بس آدھے گھنٹے میں آیا۔۔۔ دادی سے ملنے جا رہا ہوں۔۔۔ بہت دن ہو گئے ہیں۔۔۔ ملنے نہیں گیا۔۔۔ اور
 کل ابو بھی کہہ رہے تھے کہ چلا جاؤں۔۔۔ اسلیے جا رہا ہوں۔۔۔ ورنہ میرے پاس کہا ٹائم ہوتا ہے۔۔۔
 اچھا ٹھیک ہے چلے جاؤ۔۔۔ پر جلدی آنا۔۔۔
 جی امی۔۔۔ ادب سے کہتے ہوئے چلا گیا۔۔۔
 شان کے جاتے ہی آسپہ رافیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔
 امی مجھے تو لگتا ہے بھائی ان دونوں بہنوں میں سے کسی کو پسند کرتے ہیں۔۔۔ پر بتاتے نہیں ہیں۔۔۔
 ہم۔۔۔ جانتی ہوں۔۔۔ پر کس کو کرتا ہے یہ پتا نہیں ہے۔۔۔ میرے معصوم سے بیٹے کو پھسایا ہے۔۔۔
 رہنے دے امی۔۔۔ بھائی اور معصوم۔۔۔ امی آج کل کے دور میں کوئی معصوم نہیں ہوتا۔۔۔ خاص کر یہ
 لڑکے۔۔۔ بیشک میرے بھائی ہیں۔۔۔ پر ایک نمبر کے میسنے ہیں۔۔۔ لیکن میں بھی پتا لگا کے رہو گی۔۔۔ کہ دادی
 کی کونسی پوتی کے لیے جاتے ہیں دادی کے بہانے ملنے۔۔۔
 اچھا اچھا زیادہ باتیں نا کروں۔۔۔ کالج کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔ شانی آئے گا تو فوراً تمہے چھوڑ آئے گا۔۔۔

امی مجھے نہیں جانا آج میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔

کیا ہوا ہے طبیعت کو۔۔۔؟؟ رافیہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

امی رات سے سر میں درد ہے۔۔۔

زبان میں تو کبھی درد نہیں ہوتا جس سے سارا دن کام لیتی ہو۔۔۔ سر میں تو بڑا درد رہتا ہے تمہارا جو بیچارہ کام ہی

نہیں کرتا۔۔۔ چلو اٹھو اور تیار ہو۔۔۔ ڈرامہ باز کہی کی۔۔۔

اسلام علیکم تائی جان۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔ جیتے رہو۔۔۔ آج ہمارا کیسے خیال آگیا۔۔۔ حلیمہ بیگم اسکے سر پر ہاتھ پھرتے ہوئے بولی۔۔۔

بس تائی جان ٹائم ہی نہیں ہوتا۔۔۔ سارا دن جاب پر پھر شام کو گھر دیر سے آتا ہوں۔۔۔ بس اسلیے نہیں آ

پایا۔۔۔ آج دیکھے آگیا صبح صبح۔۔۔

چلو یہ تو اچھا کیا تم بیٹھوں میں ناشتہ بنا کر لاتی ہوں تمہارے لیے آج تائی کے ہاتھ کے پراٹھے کھا کر جانا۔۔۔

جی ضرور میں اسلیے جلدی آیا تھا کہ آپ کے ہاتھ کا ناشتہ کھانے کو ملے گا۔۔۔ شان نے مسکراتے ہوئے جواب

دیا۔۔۔

حلیمہ بیگم کے جاتے ہی بی بی جی فوراً بولی۔۔۔ ارے تمہیں کب سے جھوٹ بولنے کی عادت پڑ گئی۔۔۔ یہ کہا کچھ

اچھا بناتی ہے۔۔۔

دادو ایسا تو مت کہے اتنی اچھی کو کنگ کرتی ہیں تائی۔۔۔

اچھا اچھا۔۔ اب زیادہ تعریفیں نہ کر جانتی نہیں روز کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتی ہوں۔۔ داد و ناگواری سے بولی۔۔
 ارے شانی بھائی آئے ہیں کیسے ہیں آپ۔۔۔ مرحانے مسکرا کر پوچھا۔۔
 میں ٹھیک ہوں۔۔ تم سناؤ۔۔ کیسی ہو۔۔؟؟ کیا ہو رہا ہے آج کل۔۔
 کچھ نہیں بس جا ب کا انتظار کے کب کال آجائے۔۔۔
 ارے دعا کرنے ہی آئے۔۔ اس سے بہتر تو چیڑا سن لگ جا۔۔۔ پر پاگلوں کی ڈاکٹر نہ بن۔۔۔
 داد و ایسا تو مت کہیں۔۔ میں ڈاکٹر ہوں۔۔
 ہاں ہاں جانتی ہوں ڈاکٹر ہے لیکن پاگلوں کی۔۔ ابھی تو پڑھ پڑھ کر آدمی پاگل ہوئی ہے۔۔ اور اگر پاگلوں کا
 علاج کرنے بیٹھ گئی تو پوری پاگل ہو جائے گی۔۔
 شان انکی بات پر مسکرا کر رہ گیا۔۔
 کچھ دیر میں حلیمہ بیگم بھی شان کے لیے ناشتہ لے آئی۔۔
 لیکن شان جس کے لیے آیا تھا ابھی تک اسے وہ نظر نہیں آئی تھی۔۔
 کیا ہوا بیٹا کچھ چاہیے۔۔؟؟ حلیمہ نے اسے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔
 انکی آواز پر وہ چونکا۔۔
 نہ۔۔ نہیں کچھ نہیں بس میں ایسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔ آؤرہ نظر نہیں آرہی۔۔
 وہ بی جی کا کمرہ صاف کرنے گئی ہے۔۔ آتی ہوگی۔۔
 ارے واہ آج تو شانی آیا ہے۔۔ یہ کیسے ہو گیا۔۔ آؤرہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔
 اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتا۔۔ حلیمہ فوراً بولی۔۔

شرم نہیں ہے تجھ میں۔۔۔ بھائی نہیں کہہ سکتی۔۔۔ بڑا ہے تجھ سے۔۔۔
ارے تائی اتنا بھی بڑا نہیں ہوں۔۔۔ بس دو تین سال کا ہی فرق ہے اور ویسے بھی آج کل کزنز کہا ایک دوسرے
کو بہن بھائی کہتے ہیں۔۔۔

ارے سہی کہا تو نے آج کل کے لڑکے لڑکیاں بے شرم ہو گئے ہیں ہمارے وقت میں تو اپنے سے چھوٹے کزن کو
بھی بھائی کہتی تھیں۔۔۔ ہر وقت سر پے دوپٹہ ہوتا ان کے۔۔۔ اور لڑکے بھی بہن ہی سمجھتے تھے۔۔۔ پر آج کل
تو توبہ توبہ۔۔۔ قیامت کی نشانیاں ہیں۔۔۔ دادی کانوں کو ہاتھ لگا کر بول رہی تھیں۔۔۔
اور انکی بات پر وہ دونوں شر مندہ ہو کر رہ گئے۔۔۔

آرہ یہ پیکٹ میں کیا ہے۔۔۔؟؟ مرحا ٹیبل سے چھوٹا سا پیکٹ اٹھاتے ہوئے اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔
دیکھاؤں ادھر۔۔۔؟؟ آرہ جھپٹنے والے انداز میں اس سے لیا۔۔۔

توبہ ہے آرام سے پکڑ لو تمہے ہی تو دیے رہی تھی۔۔۔ مرحا اپنی عینک سہی کرتی ہوئی بولی۔۔۔
آرہ اسکی بات کو نظر انداز کرتی ہوئی پیکٹ کھولنے لگی۔۔۔ مرحا بھی بڑے غور سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔
پیکٹ میں سے بہت ہی خوب صورت پائل نکلی۔۔۔ مرحا توجیرانگی سے اس پائل کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ جسے آرہ
اب اپنے پاؤں کی زینت بنا رہی تھی۔۔۔

یہ کون لایا ہے آرہ۔۔۔؟؟ مرحا نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔
شان۔۔۔ آرہ نے مختصر جواب دیا۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟ بھائی شانی تمہارے لیے لائیں ہیں۔۔۔؟؟

نہیں دادی کے لیے لایا تھا۔۔۔ دادی کو پسند نہیں آئی تو میں نے رکھ لی۔۔۔ مرحا تمہارا پڑھ پڑھ کر دماغ کھسک گیا ہے۔۔۔ میں پہن رہی ہوں تو اس کا مطلب وہ میرے لیے ہی لایا ہے نہ تم تو اسے بھائی کہتی ہو۔۔۔ اور وہ بھی تمہے بہن سمجھتا ہے۔۔۔

اس کا مطلب وہ تمہے پسند کرتے ہیں۔۔۔؟؟

اف تو اور وہ کیوں لائیے گا میرے لیے اگر وہ مجھ پسند نہیں کرتا تو۔۔۔ رات اسکا میسج آیا تھا کہ تمہارے لیے کچھ لایا ہوں۔۔۔ وہ تمہارا کمرے میں رکھ دیا ہے۔۔۔ کل سے یاد ہی نہیں رہا تھا اور اب تم نے کروا دیا۔۔۔ تو کیا تم بھی اسے پسند کرتی ہو۔۔۔؟؟ اسلیے اٹھ بھائی نہیں کہتی۔۔۔؟؟ مرحا نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو۔۔۔ میں اسے کیوں پسند کرنے لگی بھلا۔۔۔؟؟ میں تو بھائی اسلیے نہیں کہتی کیونکہ بھائی کہنے سے لڑکا آپکو وہ اہمیت نہیں دیتا جو اسے دینی چاہیے۔۔۔ اب خود کو ہی دیکھ لو منہ بھر کر اسے بھائی کہہ دیتی ہو۔۔۔ اسلیے وہ تمہے ٹھیک سے دیکھتا بھی نہیں ہے حالانکہ تم مجھ سے زیادہ پیاری ہو۔۔۔ بس اپنی کیئر نہیں کرتی۔۔۔

تم کسی کے جذبات کے ساتھ کیسے کھیل سکتی ہو۔۔۔ اور اگر تمہاری محبت میں پاگل ہو گئے تو۔۔۔؟؟ تو کوئی بات نہیں تم اسکا اچھے سے علاج کرنا۔۔۔ اب نکلو یہاں سے۔۔۔ میرے آرام کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ کہتے ہوئے لیٹ گئی۔۔۔

اور مرحا سے گھور کر رہ گئی۔۔۔

آگیا میرا شہزادہ بیٹا۔۔۔؟؟ رحمن صاحب نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

جی بابا۔۔

آؤ بیٹھو۔۔

بابا مشا کہا ہے۔۔؟؟ عائر نے انکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔۔

وہ بیٹا اپنے کمرے میں ہے۔۔۔

اس نے آپکو تنگ تو نہیں کیا میرے جانے کے بعد۔۔۔؟؟

میں تو چاہتا ہوں کہ وہ مجھے تنگ کریں مجھ سے بات کریں۔۔۔ پر وہ بہت چپ چاپ رہتی ہے۔۔۔ کسی سے بھی بات نہیں کرتی۔۔۔ بلکل خاموش ہو گئی ہے پتا نہیں کیا ہو گیا ہے میری بیٹی کو۔۔۔ رحمن صاحب دکھ سے بولے۔۔۔

بابا وہ شروع سے ہی ایسی خاموش رہنے والی لڑکی ہے۔۔۔ شادی ہوگی تو ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ آپ فکر مت کریں۔۔۔

عائز بیٹا تم شادی کر لو۔۔۔ شاید گھر میں ایک اور لڑکی آنے سے وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

بابا میں اپنی نہیں اسکی شادی کی بات کر رہا تھا۔۔۔ آپ پھوپھو سے کہے کے اس کے لیے کوئی رشتہ دیکھے۔۔۔ لیکن میں تمہاری شادی کی بات کر رہا ہوں۔۔۔ اب تمہاری بھی عمر ہو گئی ہے۔۔۔ اور رمشا کی کونسا کوئی زیادہ عمر ہوئی ہے جو ہم اسکی شادی کر دیں۔۔۔

جی بابا پرا بھی ایک دو سال تک میرا شادی کا پلان نہیں ہے۔۔۔ آپ ایسا کریں۔۔۔ رمشا کو کچھ دن کے لیے پھوپھو کی طرف چھوڑ آئے وہاں جائے گی تو خوش رہے گی ویسے بھی پھوپھو اکیلی ہوتی ہیں۔۔۔ ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم کہو۔۔۔

کیسی ہو حلیمہ باجی۔۔۔؟؟

ٹھیک ہوں۔۔۔ تو بتا کیسی ہے۔۔۔؟؟ حلیمہ اسکے قریب چائے بسکٹ رکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

میں بھی ٹھیک ہوں۔۔ ایک رشتہ آیا تو سوچا تم سے بتاؤ۔۔

اچھا۔۔ یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔ کون ہیں۔۔؟؟ کیسے ہیں۔۔؟؟ اور لڑکا کیا کرتا ہے۔۔؟؟
ہاں سب بتاتی ہوں۔۔ بہت اچھے لوگ ہیں۔۔ چھوٹی سی فیملی ہے۔۔ تین بھائی ہیں اور نو بہنیں۔۔ اور
یہ سب سے بڑا ہے۔۔ ماشاء اللہ سے لڑکا ہو اسپتال میں چوکیدار لگا ہوا ہے۔۔ حلیمہ کو تصویر دیکھاتے ہوئے
بولی۔۔

دادی بھی ساتھ بیٹھی دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔ چوکیدار تو تو نے ایسے کہا ہے جیسے کوئی وزیر اعظم۔۔
بیوقوف عورت میری پوتی ڈاکٹر ہے۔۔ اور تجھے کہا تھا کہ اس کے لیے وہ رشتہ لے کر آجو ہسپتال میں کوئی اچھا کام
کرتا ہو۔۔ یہ نہیں کہا تھا کہ وہاں چوکیدار لگا ہو۔۔۔
بی جی کی بات پر رشتہ والی نے منہ بنا کر انھے دیکھا۔۔۔
بی جی میں جس کو بھی یہ کہتی ہوں لڑکی پاگلوں کی ڈاکٹر ہے فوراً سے پہلے انکار کر دیتے ہیں۔۔ میں نے تو تم
لوگوں کو کہتی ہوں۔۔ کہ یہ بتانے کی کیا ضرورت ہے کہ وہ ڈاکٹر ہے۔۔ ویسے بھی اس نے کونسا کسی ہسپتال
میں نوکری کرنی ہے۔۔۔

ارے واہ تو کیا میرے بیٹے نے اس لیے اس پے اتنا خرچہ کیا تھا کہ وہ تیرے دماغ کا علاج کریں۔۔ اور کسی کا نہیں۔۔
بی جی کی بات پر تو اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔ حلیمہ میں چلتی ہوں۔۔ مجھے اور بھی ایک دو گھروں میں
جانا ہے۔۔۔ پھر آوگی۔۔ دعا کرنا کہ کوئی مل جائے۔۔ کہتے ہوئے چلی گئی۔۔
اگر دعا سے ملتا ہوتا تو آج مجھے بھی اچھی بہو ملی ہوتی۔۔ بی جی بڑ بڑائی۔۔

کچھ کہا آپ نے بی بی جی۔۔۔؟؟

نہیں میں کہا کچھ کہتی ہوں۔۔۔ تو جا اور یہ بسکٹ ڈبے میں رکھ اور صرف اس دن ہی اس کے آگے رکھا کر جس دن کوئی اچھا رشتہ لے کر آئے۔۔۔ ایسے ہی ہمارے بسکٹ کھا کر نکل جاتی ہے کبھی عورت۔۔۔

بس کر دیں۔۔۔ جب سے آئی ہے دماغ کھا لیا تو نے۔۔۔ فضول میں روئے جا رہی ہے۔۔۔ کس نے کہا تھا علی کے ساتھ آنے کو۔۔۔ گھر چھوڑ کر آتے ذرا شرم نا آئی تجھے۔۔۔ حلیمہ بیگم کب سے آرواح کو بول رہی تھی۔۔۔

اماں تم نہیں جانتی وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔۔۔ تم نے تو آرام سے بیاہ دیا مجھے اس کے ساتھ۔۔۔ میرا معصوم بچہ باپ کی محبت کو ترستا ہے۔۔۔

علی بیٹا باا آپ سے پیار نہیں کرتے کیا۔۔۔؟؟ حلیمہ بیگم اسکی باتوں کو نظر انداز کرتی ہوئی اپنے نواسے کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ جو اس وقت مزے سے چپس کھا رہا تھا۔۔۔

نانی بابا تو بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔ وہ تو کہہ رہے تھے کہ مت جاؤ میں آج شام کو پیزا لے آؤ گا بلکہ ہمیں بھی ساتھ لے کے جائے گئے۔۔۔ پر ماما نہیں مانی اور مجھے زبردستی اپنے ساتھ لے آئی۔۔۔

علی کے تفصیل پر آروحہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔

لوہی۔۔۔ یہاں تو ماں بیٹے کے بیان ہی نہیں مل رہے۔۔۔

ہاں تو یہ کوئی چھوٹی بات ہے میں نے اسے دو دن سے کہا ہے کہ مجھے پیزا کھلا دیں پر وہ نہیں لایا۔۔۔ جس انسان کے پاس مجھے پیزا کھلانے کے پیسے نہیں میں نہیں رہو گی اس کے ساتھ۔۔۔ کہتے ہوئے پھر زور زور سے رونا شروع کر دیا۔۔۔

ہاے میری بچی مت روتیری دادی ہے ناتیرے ساتھ۔۔۔ تو نے سہی کیا جو گھر چھوڑ کر آگئی کیا فائدہ ایسے انسان کے ساتھ رہنے کا جو تجھے ہیزا ہی نا کھلا سکے۔۔۔

ارے دادی ہیزا نہیں پیزا کہتے ہیں۔۔۔ اور صرف گھر میں آپ ہی ہے جو میرا ساتھ دیتی ہیں ورنہ اماں کو تو میری ہر بات بری ہی لگتی ہے۔۔۔۔

بری ہی لگے گی ناجو تو ہر دوسرے دن گھر چھوڑ کر آجاتی ہے۔۔۔ عارف بیچارہ اتنا اچھا لڑکا ہے قسمت والوں کو ایسا داماد ملتا ہے۔۔۔ لیکن تو اسکی قدر نا کرنا۔۔۔ ایسا کر اس سے طلاق لے کر گھر ہی بیٹھ جا۔۔۔ تاکہ وہ بیچارہ بھی اپنی زندگی اچھے سے گزار سکے۔۔۔

اماں تم میری ماں ہی نہیں ہو۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے ہم تینوں تمہاری سوتیلی بیٹیاں ہیں۔۔۔ جنہیں تم کہی سے اٹھا کر لائی ہوں۔۔۔ آرواحہ چیڑ کر بولی۔۔۔

ارے اگر کہی سے اٹھا کر لائی ہوتی تو ایک ہی اچھی اٹھالیتی تم تینوں جیسی نکمیاں نالاتی۔۔۔

اماں تم مجھے بچ میں کیوں گھسٹی ہو۔۔۔ میں نے کیا کیا ہے۔۔۔ اپنے دفاع میں آ رہ فوراً بولی۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے کہ تو کچھ کرتی نہیں سوائے خود کو سنوارنے کے۔۔۔ مجھے تو یقین ہے اس بار اگر تو بی اے میں فیل ہوئی نا تو حکومت تجھے گولڈ میڈل دیں گی۔۔۔ تو نے تو سب ریکارڈ توڑ دیے ہے۔۔۔ اتنی بار تو کوئی فیل نہیں ہوتا جتنی بار تو ہو گئی ہے۔۔۔

اماں میں فیل نہیں ہوتی۔۔۔ اصل میں انھے پیپرز کی کمی چاہیے ہوتی ہے۔۔۔ خود بنانے میں انھے مسئلہ بنتا ہے اسلیے ہر سال جان بوجھ کر فیل کر دیتے ہیں کہ میں دوبارہ پیپر دو تا کہ وہ میرے پیپر زدیکھ کر دوسرے بچوں کے

پہر زچیک کر سکے۔۔ میں بھی کہتی ہوں چلو خوش رہے میرا کیا ہے۔۔ ویسے بھی کہتے ہیں ساری زندگی پڑھتے رہنا چاہیے۔۔ اور تم دیکھ لینا جتنی مجھے بی اے کی کتابیں رٹ گئی ہے ایک دن پورے شہر کی بی اے کلاس کو میں پڑھایا کروں گی۔۔۔ آڑہ بڑے فخریہ انداز میں بولی۔۔۔

ارے ڈوب کے مر جا بجائے کے تو شرمندہ ہو آگے کیسے زبان چلا رہی ہے۔۔۔ حلیمہ گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

سہی کہا تو نے حلیمہ بہت لمبی زبان ہے اسکی بلکل ماں پے گئی ہے۔۔۔

دادی کی بات پر تینوں بہنیں اپنی ہنسی روکنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

بی جی آپ کو تو بس موقع چاہیے ہوتا مجھے کوئی نا کوئی بات لگانے کا۔۔۔

لو بہی اب میں نے کیا کہا ہے میں نے تو تمہاری بات کی تائید کی ہے۔۔۔

بی جی آپ کچھ کہتی بھی نہیں اور مجھے بہت کچھ سنا بھی دیتی ہیں۔۔۔

ہاے اب تجھے میری بات بری لگنے لگی ہے کچھ دن بات تجھے میں بھی بری لگنے لگ جاؤ گی۔۔ میں نہیں رہتی تیرے ساتھ۔۔ چل آؤ کر شان کو فون کہہ دیے لیجا آ کے مجھ میں نہیں رہنے کی اب یہاں۔۔ میں تو کہا میری بہو اور پوتیاں اکیلی رہتی ہے میں بھی ان کے ساتھ رہو گی۔۔ پر اب نہیں رہتی میں۔۔ بی جی نے اپنا پرانہ حربہ استعمال کیا۔۔

بی جی میں نے تو ایسے ہی کہا تھا۔۔ آپ ناراض ہو گئی۔۔ اب نہیں کہتی مجھے معاف کر دیے۔۔ آپ کہی نہیں جائے گی ہمیں چھوڑ کر۔۔۔ حلیمہ نے التجبہ کی۔۔۔

اچھا نہیں جاتی تو اتنا اصرار کر رہی ہے تو۔۔ اب جا چائے بنا کر لا میرے لیے۔۔۔

جی بی جی ابھی لائی۔۔۔ حلیمہ فوراً پکن کی طرف لپکی۔۔۔

دادی مجھے سب پتا ہے آپ نے جانا ہوتا نہیں ہے ایسے اماں کو امو ششل کر دیتی ہیں۔۔۔

اے تو چپ کر ماں کی چمچی۔۔۔ ورنہ تو ابھی مجھے جانتی نہیں ہے۔۔۔ دادی نے دھمکی دی۔۔۔

دادی میں ٹھیک کہہ رہی ہوں۔۔۔ مر حاصو میت سے بولی۔۔۔

اچھا تو ٹھیک ہے۔۔۔ پھر چل آؤ رہ کر ذرا فون رشتے والی بشیرہ کو اور کہہ کے جو کل چوکیدار کا رشتہ لے کے آئی تھی وہ جس کی نو بہنیں تھیں۔۔۔ ہمیں اس کا رشتہ منظور ہے۔۔۔ آئے اور رشتہ پکا کریں اور لیجائے اسے یہاں سے۔۔۔

دادی کی بات پر تو مرہا کو سانپ سونگھ گیا۔۔۔ ارے دادی میں تو مذاق کر رہی تھی۔۔۔ بھلا آپ اور اماں لڑیں یا پیار کریں میں کون ہوتی ہوں آپ دونوں کے بیچ میں بولنے والی یہ تو آپ دونوں ساس بہو کا مسئلہ ہے۔۔۔

شباباش۔۔۔ آئندہ بولنا بھی نہیں ورنہ اسی سے کرواؤں گی تیری شادی یاد رکھنا۔۔۔ دادی نے تنبہ کی۔۔۔

جی دادی۔۔۔

چل اب جا اور میری بیٹی کے لیے منگوا جو یہ کہتی ہے۔۔۔ دیکھ کتنی دہلی ہو گئی ہے۔۔۔ ایسے منحوس لوگ ہیں جو کچھ کھانے کو بھی نہیں دیتے۔۔۔ دادی آرواح کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

سہی کہتی ہیں دادی آپ۔۔۔ پر یہ بات اماں کو کون سمجھائے۔۔۔ آرواح نے انکی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ عورت تو کبھی نہیں سمجھے گی۔۔۔ تو چھوڑا سے بس اب تو نہیں جائے گی جب تک وہ تجھے لیزہ کھلانے نہیں لے کے جائے گا۔۔۔۔

دادی بیڑا ہوتا ہے۔۔۔۔ لیزہ نہیں۔۔۔

ہاں ہاں وہی۔۔۔ جو تو نے کہا۔۔۔

اماں اماں۔۔۔ باہر آو جلدی باہر آؤ۔۔۔ مر حازو ردار آواز میں چیخ رہی تھی۔۔۔

ارے آرہی ہوں کیا ہو گیا ہے۔۔۔ جو گلہ پھاڑ کر چیخ رہی ہے۔۔۔

اماں بات ہی کچھ ایسی ہے۔۔۔

اب بول بھی کیا بات ہے کہی رشتہ تو نہیں آگیا۔۔۔ دادی نے اپنا اندازہ لگایا۔۔۔

ارے نہیں دادی۔۔۔ میری نوکری ہو گئی ہے۔۔۔ ہو سہیل سے جا بکالیٹر آ گیا ہے۔۔۔

چلو جی اب تو پاگلوں کا علاج کریں گی۔۔۔

انکی ڈاکٹر ہوں تو انکا ہی کرو گی نادادی۔۔۔

ویسے تو نفسیاتی ڈاکٹر کی جگہ کوئی دل کی ڈاکٹر بن جاتی۔۔۔ بتاتے ہوئے بھی فخر تو ہوتا۔۔۔

اماں یہ بھی بنانا آسان نہیں ہوتا۔۔۔

اچھا کب سے جانا ہے۔۔۔؟؟

اماں نیکسٹ ویک سے سٹارٹ ہے۔۔۔

چلو ٹھیک۔۔۔ کہتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔

پاگلوں کی ڈاکٹر ادھر آبات سن میری۔۔۔ دادی نے طنز کرتے ہوئے اسے بلایا۔۔۔

جی دادی۔۔۔؟؟ مر حانکے پاس جا کر بیٹھ گئی۔۔۔

دیکھ کوئی اور تو تیرا شتہ جلدی لے نہیں رہا۔۔۔ تو ایسا کرنا ہسپتال سے کوئی ڈھونڈ لینا اپنے جیسا۔۔۔ اگر کوئی ڈاکٹر نا ہو تو کوئی مریض تو مل ہی جائے گا۔۔۔ کہتے ہوئے ایک زوردار قہقہہ لگایا جس سے انکے سامنے کے صرف چار دانت ہی نظر آتے تھے۔۔۔

دادی میں آپکو ایسی لگتی ہوں۔۔۔ مجھے رشتوں کی کمی نہیں ایک دفعہ جاب پر جانے لگ گئی پھر دیکھنا لائیں لگتی۔۔۔ مر حانخریہ انداز میں بولی۔۔۔

چل جا یہاں سے دن میں خواب دیکھ رہی ہے بیٹھی۔۔۔ ایک میری معصوم بچی کو زبردستی اس عارف کے ساتھ بھیج دیا۔۔۔ دادی نے ناگواری سے کہا۔۔۔

دادی اچھا ہی ہو اچلی گئی یہاں رہ کر کیا کرنا تھا۔۔۔ پہلے ہی گھر کا گزارا اتنی مشکل سے ہو رہا ہے۔۔۔

کہا کی مشکل سارا دن تم دونوں کچھ نا کچھ باہر سے اپنے کھانے کے لیے منگواتی ہو۔۔۔ اور اس نے منگوا لیا و دن کچھ تو تجھے گھر کے حالات یاد آگئے۔۔۔ تو اور وہ جو اندر بیٹھی آڑہ بالکل اپنی ماں پر گئی ہو۔۔۔ ایک آرواح ہی ہے جو میرے جیسی ہے۔۔۔۔

تو کیا دادی آپ بھی ہر دوسرے دن بے تکی باتوں پر اپنا گھر چھوڑ کر چلی جاتی تھی۔۔۔

اٹھ یہاں سے اور چلی جاندر۔۔۔ ورنہ میں نے جو تا اٹھا لینا ہے۔۔۔ اس سے پہلے دادی جو تا پکڑنے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھاتی مر جاندر کی طرف بھاگی۔۔۔

میں اندر آ جاؤ۔۔۔؟؟ عائرز مشا کے روم میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

جی بھائی آجائے۔۔۔

کیا بات ہے میری گڑیا۔۔ باہر کیوں نہیں آتی۔۔ اور بابا بتا رہے تھے کہ تم بہت خاموش رہنے لگی ہو۔۔؟؟ عائز نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

عائز کی بات پر رمشا چونکی۔۔ پھر کچھ سمجھل کر بولی۔۔

نہیں بھائی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ میں تو پہلے بھی کم ہی بولتی تھی۔۔

کوئی تو بات ہے چند اور نہ تم ایسی تو نہیں تھی۔۔۔ میں تمہارا بھائی ضرور ہوں۔۔۔ لیکن ایک اچھا دوست بھی ہوں۔۔۔ بتاؤ کیا بات ہے میں نے بھی کافی نوٹ کیا ہے کہ میں جب سے آیا ہوں تم کافی بدل چکی ہو۔۔۔

بھائی آپ کو ایسے ہی لگ رہا ہے بھلا مجھے کیا ہو گا۔۔۔ اور بابا ویسے بھی میری بہت فکر کرتے ہیں۔۔۔

تم کہتی ہو تو میں مان لیتا ہوں پر کوئی بات ضرور ہے اتنا میں جانتا ہوں۔۔۔ خیر کل تم اور بابا پھوپھو کی طرف جا رہے ہو۔۔۔ پھوپھو نے کہا ہے کہ تمہے کچھ دن کے لیے انکے پاس چھوڑ دے۔۔۔

لیکن بھائی مجھے کہی نہیں جانا فلحال۔۔۔ پلیز آپ پھوپھو کو مانا کر دیں۔۔۔

کیوں نہیں جانا گھر میں بھی تم رہ رہی ہو۔۔۔ وہاں پھوپھو کے پاس رہو گی تو زہین بے گا۔۔۔ تو فریش بھی ہو جاؤ گی۔۔۔ اور یہ جو تمہارے چہرے پر ادا سی ہے نا وہ بھی نہیں رہے گی۔۔۔ چلو اب میں چلتا ہوں مجھے اپنے دوست سے ملنے جانا ہے دیر ہو رہی ہے شام کو ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ رمشا کے سر پر پیار دے کر چلا گیا۔۔۔

اور رمشا اس کے جاتے ہی تکیے میں منہ دیے رونے لگی۔۔۔ کاش میں کسی کو بتا سکتی یہ ادا سی میری کیسے ختم ہو گی کس کے آجانے سے میں ٹھیک ہو جاؤ گی کاش بھائی میں بتا سکتی۔۔۔ کے مجھے کیا پریشانی ہے کیا چیز ہے کون سے دکھ

ہے جو مجھے اندر ہی اندر دیمک کی طرح چاٹ رہا ہے میں آہستہ آہستہ موت کے قریب جا رہی ہوں۔۔۔ کاش کے سیٹیاں ماں کے علاوہ بھی کسی کو اپنے دکھ سنا سکتی۔۔۔ جو انھے سمجھ سکتا جو انکے راز پر پردہ ڈال سکتا۔۔۔ یا اللہ کیوں چھین لی میری ماں مجھ سے۔۔۔ ایک وہی تو تھی جس کو میں اپنے دکھ سنا سکتی تھی۔۔۔ اب کیسے بتاؤں میں کس افیت سے گزر رہی ہو۔۔۔ رونے سے اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔ اپنی آنکھیں رگڑتی ہوئی اٹھ کر وائش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

#❤️❤️❤️❤️❤️

چھوڑ دیں اس ٹی وی کی جان۔۔۔ صبح سے اس سے چپکی بیٹھی ہے۔۔۔ کتنی بار کہا ہے صبح اس منحوس کو مت چلایا کر۔۔۔ سارا دن گھر میں نحوست پھلی رہتی ہے۔۔۔

اماں بس تھوڑی دیر۔۔۔ اور یہ دیکھو کتنا اچھا میک اپ سیکھا رہا ہے میری جب شادی ہوگی میں تو اس سے ہی تیار ہوگی۔۔۔ آرزو نے مزے سے کہا۔۔۔

حلیمہ بیگم بیٹا اسکی بات کا جواب دیے باہر چلی گئی۔۔۔ اور دادی جو اندر آرہی تھی۔۔۔ فوراً بولی۔۔۔

تو بہ شرم کر بے حیا لڑکی کسی غیر مرد سے تیار ہوتے ہوئے شرم نہیں آئے گی تجھے۔۔۔ اور تو سن لے میری زندگی میں تو ایسا نہیں ہوگا۔۔۔

تو پھر دادی آپ پھر آگئے جانے کی تیاری کر لو کیونکہ میں تو اس سے ہی تیار ہو گئی۔۔۔

آرہ کے جواب پر تو دادی کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔

فکر مت کر میں نہیں ابھی جانے کی۔۔۔ اور کرتی ہوں رشتے والی سے بات۔۔۔ میں تو کہتی ہوں مرحا سے پہلے شادی تیری ہی کر دیتے ہیں۔۔۔ اچھا تجھ سے جان چھوٹے۔۔۔

دادی میں نے کب انکار کیا ہے۔۔۔ میں تو خود چاہتی ہوں کہ میری شادی جلدی ہو جائے۔۔۔ پر مجھے لگتا ہے مرحا کے چکر میں آپ لوگ مجھے بوڑھا کر دو گئے۔۔۔

ارے شرم کر جا اپنے منہ سے بیٹیاں ایسی باتیں نہیں کرتیں۔۔۔ میرے بیٹے کو تو تم تین بیٹیوں کی جگہ کاش اللہ ایک بیٹا ہی دے دیتا۔۔۔

دادی بیٹا کیا کرنا تھا ابھی تو اپنے بیٹے کی بہو سے تو بنتی نہیں ہے کل کو پوتے کی بیوی سے نا بنتی پھر۔۔۔

ہاے میرا کیا ہے۔۔ تیری ماں کی ساری باتیں چپ چاپ برداشت کر لیتی ہوں تو اسکی بھی کر لیتی۔۔۔ دادی
معصومیت سے بولی۔۔۔

اللہ توبہ اللہ توبہ۔۔۔ دادی کاش کے آپ ٹی وی میں ایکٹنگ کرتی۔۔۔ یقین مانے ہر سال ایک ایوارڈ آپ کو ضرور
ملتا۔۔۔

چل نکل یہاں سے۔۔۔ بتاتی ہوں تیری ماں کو کس طرح زبان چلا رہی ہے میرے سامنے۔۔۔

سوری دادی میں مذاق کر رہی تھی۔۔۔ اماں کو مت بتانا ایسے ہی جوتا اٹھالے گی۔۔۔

اچھا چل معاف کیا۔۔۔ چل اب کوئی پرانے گانے لگا۔۔۔

دادی نئے گانے سنو پرانے گانے بھول جاؤ گی۔۔۔

رہنے دیے میں نہیں سنتی۔۔۔ وہ کوئی گانے ہے بس گانے والا اپنے ہی گانے پے ناچتا ہے اور تو کچھ سمجھ نہیں
آتی۔۔۔

اچھا دادی جیسے آپ کہے۔۔۔

جی تو ڈاکٹر مر حاکم گزرا فرسٹ ڈے ان ہو اسپٹل۔۔۔

بہت اچھا سر مجھے بہت اچھا لگا۔۔ یہاں سب ہی بہت اچھے ہیں۔۔۔ مر حانے خوش دلی سے جواب دیا۔۔۔۔

گڈ۔۔۔

ویسے کسی نے آپ کو روکا نہیں۔۔۔

کس لیے سر۔۔۔؟؟ میں سمجھی نہیں۔۔۔

ڈاکٹر مر حاجب میں نے گھر والوں سے کہا تھا کہ مجھے ماہر نفسیات بنانا ہے۔۔۔ تو سب حیران ہوئے تھے۔۔۔ اور بہت باتیں سننے کو ملی تھی کہ تم بھی پاگل ہو جاؤ گئے۔۔۔ مت پڑھوں یہ۔۔۔ کوئی تم سے شادی نہیں کریں گی۔۔۔ اور بھی بہت کچھ۔۔۔ لیکن میں نے کسی کی بھی پرواہ نہیں کی۔۔۔ اور آج دیکھے بڑی بڑی شخصیات مجھ

سے ملنے آتی ہیں۔۔۔ مجھ سے ٹائم لیتے ہیں۔۔۔ پندرہ سال ہو گئے ہیں مجھے۔۔۔ یہ کہہ لے کے اب بس بوڑھا ہو گیا ہوں۔۔۔ لیکن مزے کی بات پتا کیا ہے۔۔۔ مجھے لوگوں کی پہچان ہو گئی ہے۔۔۔ آدمی کی چال سے جج کر لیتا ہوں کہ وہ انسان کیسا ہے اسکی نیچر کیسی ہے۔۔۔

مرحبا بہت غور سے انکی باتیں سن رہی تھی۔۔۔ انکا نورانی چہرہ۔۔۔ اور نرم انداز۔۔۔ مرحا کو بہت بہایا تھا۔۔۔

اس لحاظ سے پوچھا تھا کہ آپ کو تو نہیں ان باتوں کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔؟؟

اب وہ کیا بتاتی اسکی تو اپنی ماں اور دادی ہی نہیں چھوڑتی۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر مرحا۔۔۔؟؟ ڈاکٹر محمد نے۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ میرے گھر والے بہت سپورٹ کرنے والے ہیں۔۔۔ میں اگر یہاں ہوں تو انکی وجہ سے۔۔۔

یہ تو بہت اچھی بات ہے۔۔۔ اور بتائیں کون کون ہے آپ کی فیملی میں۔۔۔

سرہم تین بہنیں ہیں۔۔۔ بڑی بہن کی شادی ہو چکی ہے دوسرے نمبر پر میں اور مجھ سے ایک سال چھوٹی بہن جو بی اے میں ہے۔۔۔ ابا کی چار سال پہلے ڈیٹھ ہو گئی تھی۔۔۔ میری اماں اور دادی ہمارے گھر کی سربراہ ہیں۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ چلے خوش رہے آباد رہے۔۔۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے اب آپ گھر کے لیے نکلے۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ اللہ

اماں کیا بتاؤ کتنا بڑا ہو اسپتال ہے۔۔۔ پتا اتنا بڑا سٹاف ہے۔۔۔ اور وہ بھی سب اتنے اچھے۔۔۔ وہاں اس قدر پاگل تھے کہ میں تو حیران رہی گئی۔۔۔ ایسے لگ رہا تھا کہ دنیا کے سب پاگل اسی ہو اسپتال میں ہیں۔۔۔ اور ہمارے جو سینئر ڈاکٹر محمد ہیں۔۔۔ وہ اس قدر اچھے ہیں کہ کیا بتاؤں۔۔۔ مر حامرے سے بتا رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے حلیمہ بیگم اسکی بات کا جواب دیتی۔۔۔ دادی فوراً بولی۔۔۔

اچھا شکل سے کیسا تھا یہ ڈاکٹر۔۔۔ تیری اور اسکی شادی کی بات چل سکتی ہے کیا۔۔۔

دادی کے سوال پر تو اسکا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔

دادی وہ آپ کی عمر کے ہیں۔۔۔ میری تو نہیں پر آپ کی شادی کی بات ضرور چل سکتی ہے۔۔۔

اسکی بات پر آڑہ نے ضرور دار قہقہہ لگایا جس پر دادی کو اور غصہ آیا۔۔۔

ارے بے شرم دادی سے کیسی باتیں کرتی ہے۔۔۔ میں نے تجھ سے تیرے فائدے کے لیے پوچھا تھا۔۔۔

دادی میں نے بھی آپ کو آپ کے فائدے کے لیے ہی بتایا ہے۔۔۔

دیکھ رہی ہے حلیمہ تیری بیٹی کیسے زبان چلا رہی ہے۔۔۔ اور تو کہتی ہے مرہا بھولی سی ہے۔۔۔

بی جی وہ مذاق کر رہی ہے۔۔۔ بھلا آپ سے نہیں کرے گی تو کس سے کرے گی۔۔۔ حلیمہ نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

ہاں ہاں میں تو اس کی بچپن کی سہلی ہوں نا جس سے یہ مذاق کر رہی ہے۔۔۔

دادی ایک تو آپ میری بات کا غصہ بہت جلدی کر جاتی ہو۔۔۔ آپ جانتی ہیں چھوٹی چھوٹی بات پر غصہ کرنا بھی ایک بیماری ہے۔۔۔

اے رکھ اپنی بیماری اپنے پاس۔۔۔ مجھ پر اپنی ڈاکٹری نااستعمال کیجیوں۔۔۔ ورنہ میرا پتا بھی ہے تجھے۔۔۔ دادی نے دھمکی والے انداز میں کہا۔۔۔

اچھا اچھا نہیں کرتی۔۔۔ آپ تو دھمکیاں دینا شروع ہو جاتی ہیں مجھ معصوم کو۔۔۔ مرحامہ بنا کر بولی۔۔۔

تو اور معصوم اس بات پر تو ہنسی آرہی ہے۔۔۔ کہتے ہوئے ہنسنے لگی۔۔۔

انکو ایسے ہنستا دیکھ کر مرحا پاؤں پٹخ کر اندر چلی گئی۔۔۔

میں تو کہتی ہوں شان کے اب تم شادی کر لو۔۔۔ میرے گھر میں بھی کوئی رونق ہوں۔۔۔

امی پر اتنی جلدی۔۔۔؟؟

شان اب اتنی بھی جلدی نہیں ہے۔۔ اور ویسے بھی تمہاری خالہ چاہتی ہے کہ میں اس سے نیہا کا رشتہ مانگو تمہارے لیے۔۔۔

رافیہ کی بات پر شان چونکا۔۔۔

امی یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مجھے نہیں کرنی نہیہا سے شادی۔۔۔

تو پھر کس سے کرنی ہے۔۔۔ رافیہ بیگم نے فوراً پوچھا۔۔۔

امی وہ۔۔۔ شانی نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

کیا وہ شانی۔۔۔ بتاؤ کس سے کرنی ہے۔۔۔

امی میں آڑہ سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب ہو گیا۔۔ تم کیوں آڑہ شادی کرو گئے۔۔ اسکی ماں ان دونوں بہنوں کے رشتے ڈھونڈ رہی ہے۔۔ اور جلد ہی دونوں کی شادی بھی کہی ہو جائے گی۔۔۔

امی پر میں اسے پسند کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

کیا وہ بھی تمہے پسند کرتی ہے۔۔۔؟؟ رافیہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

جی شاید۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں کرتی ہوں تمہارے ابو سے بات۔۔ اور پھر پہلے ہم بی جی سے بات کریں گئے۔۔ اور اسکے بعد حلیمہ سے۔۔۔

امی آپ سچ کہہ رہی ہیں۔۔؟؟ آپ واقعی ابو سے بات کریں گی۔۔؟؟ شان نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

ہاں ضرور کروں گی جہاں میرے بیٹے کی خوشی وہی میری۔۔۔ ویسے بھی یتیم بچی ہے۔۔۔ اگر ہم اس کے سر پر ہاتھ نہیں رکھے گئے تو کون رکھے گا۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہیں امی۔۔۔ پھر آپ کب بات کریں گی ابو سے۔۔۔

صبر سے کام لو۔۔ اگر میں بات کر بھی لو لیکن جب تک مر حاکار شتہ نہیں ہوتا۔۔ حلیمہ آرزو کی شادی نہیں کریں گی۔۔

پر پھر بھی آپ بات تو کر کے دیکھیے گا۔۔ شاید مان جائے۔۔

ہممم۔۔ دیکھتے ہیں۔۔

ماشاء اللہ آج میری بیٹی آئی ہے۔۔ شہنیدہ بیگم نے رمشا کو گلے لگاتے ہوئے کہا۔۔

جی پھو پھو بابا چھوڑ گئے۔۔

تو بھائی صاحب اندر کیوں نہیں آئے۔۔۔

بابا کہہ رہے تھے مجھے لینے آئے گئے پھر روکے گئے ابھی انھے جانا ہے۔۔

چلو آ جاؤ اندر بیٹھتے ہیں۔۔۔ شنیدہ بیگم سے اپنے ساتھ اندر لے کر جانے لگی جب سامنے سے اسے داؤد آتا دیکھا۔۔۔

وہ تو رمشا کو دیکھ کر وہی روک گیا۔۔۔ ارے تم کب آئی اور کیسی ہو میں تو تمہاری طرف ہی آنے والا تھا ماموں اور عازر سے ملنے۔۔۔

ابھی آئی ہوں کچھ دیر پہلے۔۔۔ رمشانے بیٹا اسکی طرف دیکھ کر جواب دیا۔۔۔

چلو اچھی بات ہے۔۔۔

داؤد رات ہی آیا ہے مجھے تو سر پر اتر دیا ہے اس نے۔۔۔ پھو پھونے خوش دلی سے بتایا۔۔۔

پھو پھو اگریہ آگئے تھے تو آپ بتا دیتی میں نا آتی۔۔۔

ارے یہ کیا بات ہوئی تمہے اس کا نہیں پتا کبھی کہی تو کبھی کہی۔۔ اور ویسے بھی تمہاری کوئی جگہ پوری کر سکتا ہے
بھلا۔۔ اچھا تم داؤد کے ساتھ بیٹھو میں تم لوگوں کے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

پھو پھو میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔۔۔ رمشانے فرار چاہیے۔۔۔

بیٹا بھی تو بیٹھو۔۔۔ پھر بنا لینا خود۔۔۔ کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اور رمشا بس ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

بیٹھے۔۔۔؟؟ داؤد نے رمشا کو کھوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔ رمشا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ٹی وی لاؤنج میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔

اور بتاؤ کیا ہو رہا ہے کیا کرتی ہو آج کل۔۔۔ داؤد نے بات کا آغاز کیا۔۔۔

کچھ نہیں گھر میں ہی ہوتی ہوں۔۔۔ رمشانے مختصر جواب دیا۔۔۔

کیوں تم نے سٹڈیز چھوڑ دی۔۔۔

جی۔۔۔

رمشا کیا بات ہے تم کافی بدل گئی ہو۔۔۔ پہلے تو کبھی اس قدر مختصر جواب نہیں دیتی تھی۔۔۔ کوئی بات ہوئی ہے

کیا؟؟؟ تم بہت بدلی بدلی لگ رہی ہو۔۔۔ داؤد نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

اور رمشا اسکی بات پر چونکی۔۔ اور بینا کچھ جواب دیے۔۔ وہاں سے چلی گئی۔۔

اور داؤد حیرانگی سے اسے جاتا دیکھ رہا تھا۔۔۔

کیسی ہیں بی جی آپ۔۔ رافیہ بیگم نے محبت سے پوچھا۔۔

ٹھیک ہوں مجھے کیا ہونا ہے۔۔ جب مرگئی تو خبر آجائے گی تجھ تک۔۔ بی جی سپاٹ لہجے میں بولی۔۔

بی جی آپ کیسی باتیں کرتی ہیں۔۔ اللہ آپکو کچھ ناکریں۔۔

ارے تو تو چاہتی ہے کہ میں مر جاؤں تاکہ اس گھر میں آنا ہی نا پڑے۔۔

بی جی میں ایسا کیوں چاہو گی بھلا۔۔ مجھے پتا ہے آپ ناراض ہیں مجھ سے۔۔ کافی عرصے بعد آئی ہوں۔۔ پر کیا کرو سارا دن گھر کے کام ہی ختم نہیں ہوتے۔۔ شانی کو بھی کتنی بار بھیجا آپکو لینے پر آپ آتی ہی نہیں ہے وہاں۔۔

ہاں تو کیسے آؤدو و جوان بیٹیاں ہیں اس گھر میں انکو چھوڑ کر تو نہیں آسکتی۔۔

جانتی ہوں بی جی اس لیے آج میں اور احمد صاحب آئے ہیں۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھی نہیں۔۔۔؟؟

بی جی۔۔۔ ہم شان کے لیے آڑہ کا رشتہ مانگنے آئے ہیں۔۔۔ اگر آپ کو اعتراض ناہو تو ہم حلیمہ بھابھی سے بات کریں۔۔۔

ہاں مجھے تو اعتراض ہے بالکل ہے۔۔۔ آڑہ کا کیوں مرہا کا کیوں نہیں ویسے بھی۔۔۔ مرہا اس سے بڑی ہے اور جب تک اُسکی شادی نہیں ہو جاتی تب تک آڑہ کا ہم نے نہیں کرنا۔۔۔ بی جی نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

بی جی آپ سمجھ نہیں رہی شان آڑہ کو پسند کرتا ہے مرہا کو نہیں۔۔۔ اور دونوں بہنوں میں صرف سال ہی کا تو فرق ہے۔۔۔ اور آج کل کے دور میں اگر بڑی سے پہلے چھوٹی کا ہو بھی جائے تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔

اچھا تمہارا بیٹا تو بڑا میسا نکلا۔۔۔ میں تو سمجھتی تھی کہ وہ مجھ سے ملنے آتا ہے۔۔۔ لیکن یہاں تو چکر ہی اور ہے۔۔۔

بی جی اب میرا بیٹا ایسا بھی نہیں ہے وہ آپ سے ہی ملنے آتا ہے۔۔۔

بس بس زیادہ حمایت مت کرا سکی۔۔۔ جانتی ہوں میں اسے۔۔۔ ٹھیک ہے پھر میں بات کرتی ہوں حلیمہ سے۔۔۔ مجھے یقین ہے وہ مان جائے گی۔۔۔ پھر اگلی دفعہ جب آؤ تو منگنی کی انگوٹھی لے کے کر آنا۔۔۔

شکر یہ بی جی۔۔۔ رفیق صاحب نے ماں کا ہاتھ چم کر کہا۔۔۔

بیٹا میں تو خود یہی چاہتی ہوں کہ میرے مرنے سے پہلے تیرا اس گھر سے تعلق ناٹوٹے۔۔۔ میرے بیٹوں کی اولادیں آپس میں مل کے رہے۔۔۔

بی جی آپ فکر ہی نا کریں۔۔۔ ہم تو اب یہ سوچ رہے ہیں کہ یہاں ہی کوئی اچھا گھر ڈھونڈ کے آپ کے قریب آکر رہے۔۔۔ جس کی وجہ سے ہم روز ایک دوسرے سے ملا کریں۔۔۔

اللہ تجھے کامیاب کریں۔۔۔ بی جی نے دل سے دعا دی۔۔۔

بی جی بھائی اور رافیہ خریدتے سے آئے تھے۔۔۔؟؟ حلیمہ بی جی کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں خیر ہی تھی اصل میں رانیہ مجھ سے شان اور آڑہ کے رشتے کے لیے آئی تھی۔۔۔

تو پھر آپ نے کیا کہا۔۔۔؟؟

میں کیا کہتی تھی سے پوچھ کے ہی کوئی جواب دینا تھا۔۔۔ ویسے میں نے یہ کہہ دیا ہے کہ اگلی بار جب آئے تو منگنی کی انگوٹھی لے کے آئے۔۔۔

بی جی جب آپ نے یہ کہہ ہی دیا تو میرے سے پوچھنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ ویسے بھی مجھے بھی اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ شان تو بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔ اور ویسے گھر کا دیکھا بھلا۔۔۔ پراگروہ مرحا کے لیے کہتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔۔۔

پراس کو تو آڑہ پسند ہے۔۔۔

چلے جس کی بھی ہو جائے تھوڑی بہت تو میری ٹینشن ختم ہوگی۔۔۔

کس کے رشتے کی باتیں ہو رہی ہیں۔۔۔ آڑہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

تیرے اور شان کے۔۔۔

اور آڑہ کو لگا کسی نے آسمان اسکے سر پر دے مارا ہو۔۔۔

اماں یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔ میرا رشتہ شان کے ساتھ۔۔۔

ہاں تیرا رشتہ شان کے ساتھ۔۔۔ میں تو بہت خوش ہوں۔۔۔ ویسے بھی مجھے پتا ہے تو بھی اسے پسند کرتی ہے۔۔۔

اماں میں اسے پسند نہیں کرتی۔۔۔ مجھے وہ بالکل بھی نہیں پسند۔۔۔ میں نے تو اسکے لیے ایسا کبھی نہیں سوچا۔۔۔ آڑہ نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

اچھا تو پھر وہ ہر بار تیرے لیے ہی کیوں کچھ ناکچھ لے کے آتا ہے۔۔۔ اور تو بھی تو اتنا اس کے ساتھ ہنس ہنس کر بات کرتی تھی۔۔۔ جس سے تو صاف لگتا ہے کہ تو بھی اسے پسند کرتی ہے۔۔۔

ہنس ہنس کر بات کرنے سے کوئی کسی کو پسند نہیں کر لیتا۔۔۔ میں آپ سے کہہ رہی ہوں۔۔۔ میری طرف سے صاف انکار ہی سمجھے۔۔۔ اماں میں نے ہمیشہ اونچے گھر کے خواب دیکھے ہیں۔۔۔ اس شان کے نہیں۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔۔

حلیمہ بیگم اور دادی ایک دوسرے سے نظریں چرا کر رہ گئی۔۔۔

مرحاضہ کٹر محمد سے مل کے اپنے روم میں آئی تو سامنے کا منظر دیکھ کر حیران رہ گئی۔۔۔ وہ اسکے ٹیبل پر مزے سے ٹانگ پر ٹانگ چڑھ آئے ہاتھ میں فائل پکڑے ہوئے تھا۔۔۔

کون ہو تم اور میرے روم میں کیا کر رہے ہوں۔۔۔ کہی تم پاگل تو نہیں ہو۔۔۔ لیکن شکل سے تو نہیں لگ رہے۔۔۔ پر کیا پتا ہو بھی۔۔۔ مرحانا اسٹاپ بولے جا رہی تھی۔۔۔

وہ وہاں سے اٹھا اور اس کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔

مرحاس کے ایک دم آگئے آنے سے فوراً پیچھے ہٹی۔۔۔

کککک۔۔ کون ہو تم۔۔ نرس نرس۔۔ مرھاڈر کے مارے حلق کے بل چلا رہی تھی۔۔

نرس کے آتے ہی وہ کچھ فیصلے پر کھڑا ہو گیا۔۔

جی ڈاکٹر مرھا۔۔ کیا بات ہے آپ اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہیں۔۔

تم لوگوں کو پتا نہیں چلتا کیسے یہ وارڈ سے باہر آیا۔۔ کون ہے یہ اور میرے روم میں کیا کر رہا ہے۔۔ اگر یہ مجھے کوئی نقصان پہنچا دے تو پھر۔۔ مرھا چلانے والے انداز میں بول رہی تھی۔۔

ڈاکٹر مرھا یہ۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی مرھا مزید بولی۔۔

میں آج ہی ڈاکٹر محمد سے بات کرتی ہوں۔۔ اور آپ کی چھوٹی کرواتی ہوں۔۔

مرھا کی بات پر وہ خود بولا۔۔

ڈاکٹر مرھا میں سوچ رہا تھا کہ کیوں نا آپ کی ہی چھوٹی کروادی جائے۔۔ وہ بڑے مزے سے بول رہا تھا۔۔

مرحانے غصے سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ تم کون ہوتے ہو مجھے یہاں سے نکالنے والے۔۔۔ مرحاسپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

میں ڈاکٹر عائز آپ سے سینئر۔۔۔ اور یہ میرا روم ہے جو میری غیر موجودگی میں آپ کو دیا گیا۔۔۔ اور جس کو آپ نے اپنی ملکیت ہی سمجھ لیا ہے۔۔۔ عائز کے لہجے میں تلخی واضح تھی۔۔۔

اور مرحاتو اسکی بات پر سانس لینا ہی بھول گئی۔۔۔

ڈاکٹر مرحا مجھے لگتا ہے آپ کو یہاں ڈاکٹر بن کر نہیں بلکہ مریض بن کر آنا چاہیے تھا کیونکہ مجھے لگتا ہے ان سے زیادہ آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔۔۔ آپ کو تو کسی کی پہچان تک نہیں ہے۔۔۔

مرحاحا موش کھڑی تھی۔۔۔ غلطی تو اس نے کی تھی بینا اس سے کچھ پوچھے وہ کیسے بد تمیزی کرنے لگی تھی۔۔۔

سوری۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ آپ میرے سینئر ہیں۔۔۔

اس کا کیا مطلب سمجھو جس کا آپ کو پتا ہو صرف آپ اس سے ہی تمیز سے بات کرتی ہیں۔۔۔؟؟ عائز نے آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

نہیں میرا مطلب وہ نہیں تھا۔۔۔

جو بھی آپ کی بات کا مطلب تھا مجھے اس کی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ لیکن آئندہ آپ کسی بھی میل یا فی میل نرس سے ایسے بات نہیں کریں گی۔۔۔ اس ہو اسپتال میں ہر انسان دوسرے سے بہت ادب سے بات کرتا ہے۔۔۔ اور آپ بھی اب اس ہو اسپتال کا حصہ ہیں۔۔۔ اس لیے نیکسٹ ٹائم خیال رکھیے گا۔۔۔ کہتے ہوئے روم سے نکل گیا۔۔۔ اور نرس بھی ڈری سہمی سی چلی گئی۔۔۔

مرحہ اسکی دھمکی پر دانت پس کر رہ گئی۔۔۔

اماں بہت بھوک لگ رہی ہے پلینز جلدی سے کھانا لادو۔۔۔ وہ اپنا بیگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں تو نے تو ماں کو نوکرانی سمجھ رکھا ہے اور اس گھر کو ہوٹل۔۔۔ صبح جاتے ہوئے اماں ناشتہ دے دو دیر ہو رہی ہے۔۔۔ شام کو گھر آتے ہی اماں کھانا دے دو بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ کچھ شرم ہے تجھے۔۔۔ گھر کا کوئی کام تو نہیں کرتی نکمی کہی کی۔۔۔ حلیمہ بیگم آج بہت غصے میں تھی۔۔۔

آرہ جو آرام سے منہ پر کچھ لگا کر بیٹھی ہوئی تھی اماں کی بات پر ہنسنے لگی۔۔۔

کیا ہوا ہے آج اماں کو۔۔۔؟؟ پھر میری شامت کیوں لائی ہوئی ہے۔۔۔ وہ آرہ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

تمہارا رشتہ آیا تھا آج۔۔۔ وہ آنکھیں بند کیے بتا رہی تھی۔۔۔

اسکی بات سن کر وہ فوراً اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔
اچھا پھر کیا کہا انہوں نے اور تم نے مجھے فون کر کے کیوں نہیں بلایا۔۔۔

ارے اگلی بات تو سن لو۔۔۔ آ رہ اپنی آنکھوں پے لگائے الو کے پیس اٹھاتے ہوئے بولی۔۔۔ پر اس سے پہلے وہ
بتاتی حلیمہ بیگم بولنے لگی۔۔۔

تمہیں بولانے سے کیا فائدہ ہوتا۔۔۔ میں نے انھے بتایا کہ میری بیٹی ڈاکٹر ہے۔۔۔ تو وہ بہت خوش ہوئے کہنے لگے
ہمیں کوئی اعتراض نہیں رشتہ پکا سمجھے۔۔۔ لیکن جب میں نے یہ بتایا کہ ہماری بیٹی پاگلوں کی ڈاکٹر ہے تو کہتے ہم
اسکے ساتھ اپنے معصوم بیٹے کا رشتہ نہیں کر سکتے یقیناً تھوڑی بہت تو وہ خود بھی پاگل ہوگی۔۔۔ اور فوراً اٹھ کر چلے
گئے۔۔۔ لیکن انھے کون بتائیں کے تم تھوڑی بہت نہیں بلکہ بالکل پاگل ہو۔۔۔

اور اسے تو انکی بات سے آگ لگ گئی۔۔۔ اماں میں تمہیں بتا رہی ہوں۔۔۔ تم مجھے ایزی لے رہی ہو۔۔۔ ایک
دن شہزادہ آئے گا مجھ سے شادی کرنے۔۔۔

ہاں ہاں وہ بھی یقیناً تیرے ہسپتال کے مریضوں میں سے۔۔۔ دادی بھی کہا پیچھے رہنے والی تھیں اسلیے فوراً بولی۔۔۔

اور وہ پیرٹھ کر اندر کی طرف چل دی۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟ داؤد رمشا کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔۔۔

وہ جو اپنے دھیان میں پھولوں کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ اسکی آواز پر چونکی۔۔۔

اور آنکھیں صاف کر کے اسے دیکھا۔۔۔

رمشا تم رورہی ہو۔۔۔؟؟ داؤد نے اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر پوچھا۔۔۔

میں آپکو بتانا مناسب نہیں سمجھتی۔۔۔ رمشا سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مت بتاؤ۔۔۔ لیکن پلیز رو یا تو مت کرو۔۔۔ تم بہت بو جھی بو جھی لاگتی ہو۔۔۔ وہ رونق جو ایک سال پہلے تمہارے چہرے پر ہوا کرتی تھی وہ بالکل نظر نہیں آتی۔۔۔ تم تو مجھے اپنا دوست کہتی تھی۔۔۔ پھر اب ایسا کیا ہوا ہے جو تم مجھ سے بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی۔۔۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے وقت بدل چکا ہے۔۔۔ سب رشتے ہمیشہ کے لیے نہیں بنتے۔۔۔ آپ سے ایک ریکویسٹ ہے۔۔۔

ہمم۔۔۔ بولوں۔۔۔

مجھے گھر چھوڑ آئے۔۔۔ مجھے یہاں مزید نہیں روکنا۔۔۔

کیا میں وجہ پوچھ سکتا ہوں۔۔۔ یہاں ناروکنے کی۔۔۔

نہیں آپ کچھ بھی نہیں پوچھ سکتے۔۔۔ رمشانے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

رمشا پلیز مجھے اس قدر اجنبی مت کرو۔۔۔ میں تو تمہارا کزن بھی ہوں یا۔۔۔

داؤد میں آپ کے گھر اسیلے آتی ہوں کہ پھوپھو اکیلی ہوتی ہے۔۔۔ پر اب آپ آگئے ہیں۔۔۔ میں یہاں مزید نہیں روک سکتی۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے قریب سے جانے لگی۔۔۔

اس سے پہلے وہ اندر کی طرف جاتی داؤد نے اسکا ہاتھ تھاما۔۔۔

داؤد کے ایک دم ہاتھ تھامنے سے رمشا فوراً پٹی۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں چھوڑے میرا ہاتھ۔۔۔ رمشا اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھوڑوانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے بولی۔۔۔

پہلے بتاؤ تم کسی سے محبت کرتی تھی۔۔۔؟ کیا وہ تمہیں چھوڑ گیا ہے۔۔۔؟ یہ سوال پوچھتے ہوئے اس کے دل میں ایک ڈر بھی تھا کہ کہی یہ بات سچ ہی نا ہو جائے۔۔۔

ہاں کرتی تھی محبت۔۔۔ بہت محبت کرتی ہوں میں اس سے جنون کی حد تک۔ اور ہاں چھوڑ کر گیا ہے وہ مجھے۔۔۔ بس یہی سننا چاہتے تھے آپ۔۔۔ آج اسکا ضبط ٹوٹ چکا تھا۔۔۔

اور اسکی بات پر داؤد نے ایک دم اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ اور وہاں سے چلا گیا۔۔۔

ایک انسان کے لیے سب سے بڑی اذیت ہی یہ ہوتی ہے کہ اسکا محبوب اسکے سامنے کسی اور کے چلے جانے پے
روئے۔۔۔ رمشا محبت ہی تو تھی اسکی۔۔۔ بچپن سے محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔

آجائے ڈاکٹر مرحا۔۔۔

جی۔۔۔

ان سے ملی ہیں۔۔۔؟؟ یہ ڈاکٹر عائزہ ہیں۔۔۔ میں نے آپکو انکا بتایا تھا نا۔۔۔؟؟ سحر نے اسے یاد دہانی کرائی۔۔۔

اس سے پہلے وہ جواب دیتی۔۔۔ عائزہ فوراً بولا۔۔۔

بہت اچھی ملاقات ہوئی ہے۔۔۔ یقیناً ہماری پہلی ملاقات یہ نہیں بھولے گی۔۔۔ کیوں ڈاکٹر مرحا۔۔۔ عائزہ نے
اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

جی۔۔۔ مرحا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسکا قتل کر دے۔۔۔

ارے واہ پھر کیسے لگا آپ کو۔۔۔؟؟ ویسے میرا تو عائرز بہت اچھا دوست ہے۔۔۔

جس قدر مجھے یہ زہر لگا ہے۔۔۔ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ دوست بھی دیکھ کر نہیں بنایا۔۔۔ کھڑوس کہی کا۔۔۔ وہ دل میں ہی سوچ کر رہ گئی۔۔۔

کیا ہوا کیا سوچنے لگی۔۔۔؟؟ سحر نے اسے کھوئے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اسکی آواز پر مرچا چونکی۔۔۔

کچھ نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ آج ڈاکٹر ابرار نہیں آئے۔۔۔ مرحانے بات بدلی۔۔۔

نہیں آج تو وہ نہیں آئے۔۔۔ ویسے تمہاری کافی دوستی ہو گئی ہے کچھ دنوں میں اس کے ساتھ۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ انکے پاس میری فائل ہے بس وہی لینی تھی۔۔۔

سہی۔۔۔ یار ویسے میں سوچ رہی تھی کہ آپکو تم کہا کرو اب اتنا عجیب لگتا ہے آپ کہنا۔۔۔ اگر آپ کہو تو میں آپ کو تم کہہ سکتی ہوں۔۔۔؟؟ سحر نے پوچھا۔۔۔
عائزہ دونوں کی باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا۔۔۔

ارے ڈاکٹر سحر ذرا دھیان سے۔۔۔ ڈاکٹر مرزا کو کوئی بات بری لگ گئی نا تو ڈاکٹر محمد سے کہہ کر آپ کی چھٹی بھی کروا سکتی ہیں۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو عائزہ۔۔۔ اتنی اچھی ہے مرزا۔۔۔ سب سے اتنا پیار کرتی ہیں۔۔۔

مجھے دیر ہو رہی ہے میں چلتی ہوں۔۔۔ اور آپ مجھے تم کہہ سکتی ہیں۔۔۔ مجھے برا نہیں لگے گا۔۔۔ اور میں واقعی کسی کی چھٹی تو کرواؤں گی۔۔۔ لیکن ابھی نہیں۔۔۔ کہتے ہوئے چل دی۔۔۔ اور عائزہ اسکی دھمکی پر مسکرا دیا۔۔۔



دیکھ لے بی جی ام میں آج آپ کے کہنے پر انگوٹھی لے آئی۔۔۔ چلے اب آئوہ کو بولائیں تاکہ میں یہ اسے پہنا سکوں۔۔۔ رافیہ بیگم نے خوش دلی سے کہا۔۔۔

رافیہ کی بات پر بی جی نے حلیمہ کی طرف دیکھا جو نظریں جھکائیں بیٹھی تھی۔۔۔

جالے کے آؤرہ کو۔۔۔

جی بی جی۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اندر آئی تو آؤرہ بیٹھی بڑے مزے سے نیل پالش لگا رہی تھی۔۔۔

اٹھ اور تیار ہو کر باہر آ۔۔۔ حلیمہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟

کیوں کا کیا مطلب ہے رافیہ آئی ہے تجھے انگوٹھی پہنانے۔۔۔

اماں جب میں تمہے انکار کر چکی ہوں۔۔۔ تو پھر کیا مقصد ہے ان سب کا۔۔۔ آؤرہ چیخنے والے انداز میں بولی۔۔۔

آؤرہ اپنی آواز نیچی رکھ۔۔۔ اور خاموشی سے باہر آجا۔۔۔ میں تیری کوئی بھی فضول بات نہیں سنوگی۔۔۔ اور فوراً
کمرے سے چلی گئی۔۔۔

اماں تم جو مرضی کر لو میں شان شادی نہیں کرو گی۔۔۔ آڑہ بڑ بڑاتے ہوئے حلیمہ کے پیچھے لپکی۔۔۔

ارے آگئی میری بیٹی۔۔۔ چلو جلدی سے میں اپنی ہونے والی بہو کو انگوٹھی پہنادوں۔۔۔ رافیہ محبت سے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

چچی پلیز۔۔۔ مجھے یہ انگوٹھی نہیں پہننی۔۔۔ آڑہ کے لہجے میں تلخی واضح تھی۔۔۔

پر کیوں بیٹا۔۔۔؟؟ رافیہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

آڑہ اپنی بکواس بند کر اور جلدی سے انگوٹھی پہن۔۔۔ حلیمہ گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

اماں نہیں پہنوں گی میں یہ انگوٹھی۔۔۔ مجھے نہیں کرنی شان سے شادی۔۔۔

لیکن کیوں نہیں کرنی۔۔۔ رافیہ کے لہجے میں اب کی بار سختی تھی۔۔۔

چچی آپ کے بیٹے میں ہے ہی کیا۔۔۔ صرف چند ہزار ہی تو کماتا ہے۔۔۔ اس میں وہ میرے اخراجات کیسے اٹھائیں گے۔۔۔ میں نہیں چاہتی کہ جیسی شادی سے پہلے زندگی گزر رہی ہے شادی کے بعد بھی ایسے ہی گزرے۔۔۔ اس لیے میں شان سے شادی نہیں کر سکتی۔۔۔ میری طرف سے صاف انکار ہے اور کوئی مجھ سے زبردستی بھی نہیں کر سکتا۔۔۔

آرہ میرا بیٹا تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔

چچی صرف محبت ہی نہیں چاہیے ہوتی۔۔۔ زندگی میں اور بھی بہت کچھ ضروری ہوتا ہے۔۔۔ اور مرد کا کیا ہے آج مجھ سے ہے تو کل کسی اور سے ہو جائے گی۔۔۔ آرہ بے حسی کے سارے ریکارڈ توڑے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

میرا بیٹا دو دو جا بڑ کر لے گا۔۔۔ رافیہ بیگم نے آخری کوشش کی۔۔۔

آرہ بس بہت ہو گیا۔۔۔ فضول مت بول۔۔۔ اور آرام سے بیٹھ جا۔۔۔

اماں اگر تم مجھ سے زبردستی کرو گی تو میں بتا رہی ہوں۔۔۔ میں اپنی جان لے لو گی کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

آج آخری دن ہے میرا اس گھر اب میں نہیں آؤ گی۔۔۔ بہت دکھ ہوا۔۔۔ کاش تم اپنی بیٹی کی اچھی تربیت کرتی۔۔۔ تاکہ وہ کسی کے بیٹا کا ایسے دل ناکھاتی۔۔۔ مجھے تو یہ ڈر لگ رہا ہے کہ میں اپنے بیٹے کو کیا جواب دوں گی۔۔۔

رافیہ تو میری بات سن۔۔۔ بی جی فوراً بولی۔۔۔

مجھے اب کچھ نہیں سننا بی جی۔۔۔ آڑہ نے بہت کچھ سنا دیا ہے اس کے بعد اور سننے کی ہمت نہیں ہے مجھ میں۔۔۔ اب میں چلتی ہوں۔۔۔ اس امید کے ساتھ کہ دوبارہ کبھی اس گھر میں قدم نہیں رکھو گی۔۔۔ اللہ حافظ۔۔۔

کیا کیہ تیری بیٹی نے حلیمہ۔۔۔ اب کیا کہو گی میں اپنے بیٹے کو۔۔۔ اور میرا پوتا وہ تو اس کمبخت سے بڑا پیار کرتا ہے۔۔۔ اسکا تو دل ٹوٹ جائے گا۔۔۔

بی جی مجھے بتائیں میں کیا کروں جو ان اولاد ہے میں تو مار بھی نہیں سکتی اگر اس نے اپنے ساتھ کچھ کر لیا تو پھر۔۔۔ حلیمہ دکھ سے بولی۔۔۔

حلیمہ کی بات پر نبی جی خاموش ہو گئی۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ حلیمہ ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ آڑہ ایسی ہی ہے۔۔۔

کیا میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔؟؟

جی جی بیٹا آپ آسکتی ہیں۔۔۔ میں آپکا ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔۔ آپ کے بابا کی کال آئی تھی۔۔۔ وہ بتا رہے تھے کہ آپ ڈرائیور کے ساتھ آرہی ہیں۔۔۔ ڈاکٹر محمد نے اس سے کہا۔۔۔

جی۔۔۔ اس نے بیٹھتے ہوئے مختصر جواب دیا۔۔۔

تو کیا نام ہے میری گڑیا کا۔۔۔ ڈاکٹر محمد نے دوستانہ انداز میں پوچھا۔۔۔

پریشے۔۔۔

ماشاء اللہ بہت پیارا نام ہے۔۔۔

کونسی کلاس میں ہیں۔۔۔؟؟ اب وہ باقاعدہ اس سے سوال کر رہے تھے۔۔۔

آیف ایس سی۔۔۔

ہممم۔۔۔ مطلب ڈاکٹر بننا ہے۔۔۔؟؟

نہیں۔۔۔ اس نے ناگواری سے جواب دیا۔۔۔

تو پھر۔۔۔

مجھے نہیں پڑھنا آگے۔۔۔

کلاس کی ٹوپر پنچی جب یہ کہے تو ضرور کوئی نا کوئی بات ہوتی ہے۔۔۔ اب آپ بتائیں گی وجہ یا میں اپنا تجربہ استعمال کروں۔۔۔ ڈاکٹر نے بڑے ہی شائستہ انداز میں پوچھا۔۔۔

انکی بات پر پریشے چونکی۔۔۔ پھر ایک دم تلخ لہجے میں بولی۔۔۔

آپ کو بابا نے فیس دے دی ہے یا نہیں۔۔؟ اگر نہیں تو دے دیے گئے۔۔ میں اب چلتی ہوں۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

بیٹھ جائے۔۔ ڈاکٹر محمد نے بیٹا اسکی بات کا جواب دیے۔۔ اسے دوبارہ بیٹھنے کا کہا۔۔

پریشے خاموشی سے پھر بیٹھ گئی۔۔

کون تھا وہ۔۔؟ انہوں نے اگلا سوال کیا۔۔

کوئی بھی نہیں تھا۔۔ میں بس اپنے مارکس اچھے نا آنے کی وجہ سے ڈپر لیس ہوں۔۔

بیٹھا ایک بات کہو۔۔؟؟

جی۔۔

جو انسان مارکس کی وجہ سے ڈپر یس ہوتا ہے نا۔۔ وہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر روتا نہیں ہے۔۔۔ خود کو بار بار بے دردی سے مارنے کی کوشش نہیں کرتا۔۔۔ خاص طور پر جب وہ یہ بھی جانتا ہو کہ اسکی توتیاری ہی نہیں تھی۔۔۔ آپ کی آنکھوں کے گرد کے حلقے ہے نا وہ بیٹا کسی کے دیے گئے دکھ کی وجہ ہیں۔۔۔ چلے بتائیں کون تھا وہ۔۔۔ اور یہ تسلی رکھے آپ کے بابا کو کچھ نہیں پتا چلے گا۔۔۔

میرا کلاس فیلو تھا۔۔۔ پریشے نے مختصر جواب دیا۔۔۔

آپ بھی پسند کرتا تھا۔۔۔؟؟

جی شاید۔۔۔ یا پھر نہیں۔۔۔ اگر وہ مجھ سے محبت کرتا تو وہ مجھے کیوں چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ آپ نہیں جانتے میں کس قدر محبت کرتی ہوں اس سے۔۔۔ میرا دل کرتا ہے کہ اب میں مر جاؤں۔۔۔ میرا اس کے بغیر جینا مشکل ہو چکا ہے۔۔۔ اسکے آنسو اسکے گال بھگیو چکے تھے۔۔۔

ماما بابا سے پیار ہے۔۔۔؟؟

جی بہت زیادہ۔۔۔

کب سے کرتی ہیں۔۔۔؟؟

بچپن سے۔۔۔ ماما بابا سے تو محبت پیدا ہوتے ہی ہو جاتی ہے۔۔۔

اور اس سے کتنا عرصہ ہوا محبت ہوئے۔۔۔

ایک سال۔۔۔

مطلب آپ ایک سال کی محبت کے لیے اپنی سولہ سال کی محبت کو بھول رہی ہیں۔۔۔

ڈاکٹر محمد کے جواب پر پریشہ نے نظریں جھکالی۔۔۔

بیٹا آپ جانتی ہیں۔۔۔ آپ کے بابا آپکا بتاتے ہوئے رونے لگے۔۔۔ مجھے کہتے ہیں ہماری یہ ایک بیٹی ہے۔۔۔ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے میں تو باپ ہوں نا۔۔۔ پر یہ تو اپنی ماں کو بھی کچھ نہیں بتا رہی۔۔۔ اسکی یہ حالت ہم سے دیکھی نہیں جا رہی۔۔۔ پریشہ بیٹا اسکا کچھ نہیں جائے گا آپ کے مرنے سے۔۔۔ ان فیکٹ اسے تو پتا بھی نہیں ہوگا کہ آپ نے اس کے لیے اپنی جان لے لی ہے۔۔۔ اور اگر کبھی پتا چلا بھی تو کیا ہوگا۔۔۔ وہ ہنسے گا کے واہ ایک لڑکی نے میری محبت میں جان دے دی۔۔۔ پر دو لوگ جیتے جی مر جائے گئے۔۔۔ اور وہ ہیں جن سے آپ سولہ سال سے محبت کر رہی ہیں۔۔۔ بیٹا انکے لیے جیے۔۔۔ وہ تو دھوکہ نہیں دے گئے۔۔۔ وہ تو کسی دوسرے کے لیے آپکو نہیں چھوڑے گئے۔۔۔ اس لیے خود کو مضبوط بنائیں اور کچھ بن کے دکھائیں۔۔۔ تاکہ ایک وقت آئے تو اس انسان کو چھتا وا ہو۔۔۔ کہ میں نے کس قدر قیمتی لڑکی چھوڑ دی۔۔۔ اور ایک آخری بات۔۔۔ جو آپ کا ہے۔۔۔ وہی آپکو ملے گا۔۔۔ چاہے جس سے بھی محبت کر لے لیکن جس کو اللہ نے آپ کی قسمت میں لکھا ہے ہمسفر تو وہی

بنے گا۔۔۔ اسلیے میرا بیٹا خود کو تھکانے سے بہتر ہے۔۔۔ نمازیں پڑھا کریں اللہ کے راستے پر چلیں۔۔۔ ایک بار اللہ کی محبت مل گئی نا تو دنیاوی حرام محبتوں کو بھول جائیں گی۔۔۔ ڈاکٹر محمد اپنی بات مکمل کر چکے تھے۔۔۔

پریشے ابھی بھی انھے غور سے دیکھ رہی تھی۔۔۔ جیسے انکا ایک ایک لفظ اسے سکون دے رہا ہو۔۔۔

اب اگلی بار آئے گی تو یہ آنکھوں کے گرد حلقے نا ہو۔۔۔ اور چہرہ بالکل کھلا کھلا ہو۔۔۔ آپ کے بابا اگلی بار مجھ سے روتے ہوئے بات نا کریں۔۔۔۔

میں پوری کوشش کروں گی خود کو سمجھانے کی۔۔۔ پریشے نے پورا امید ہو کر کہا۔۔۔

بیٹا ہم خود کو خود ہی سمجھا ل سکتے ہیں کوئی اور نہیں۔۔۔ اور آپ جب کوشش کریں تو اللہ بھی آپکا ساتھ دے گا۔۔۔

انشا اللہ۔

کیسی ہیں ڈاکٹر مرحا۔۔۔؟؟

میں ٹھیک آپ کیسے ہیں۔۔۔؟؟

میں بھی ٹھیک۔۔۔ سنا ہے کل آپ مجھے مس کر رہی تھیں۔۔۔؟؟ ابرار نے شرارت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

نہیں ایسے کچھ نہیں ہے ایکپولی اس دن آپ کے پاس میرے مریض کی فائل رہ گئی تھی بس اسلیے پوچھا تھا۔۔۔ مرحانے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

اوو میں بھی کہو بھلا آپ کیوں مجھے مس کریں گی۔۔۔

مرحانے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

ویسے ڈاکٹر مرحا آپ سے ایک بات پوچھو۔۔۔

جی پوچھے۔۔۔؟؟؟

آپ کی ہنگمنٹ ہوئی ہے۔۔۔؟؟

ابرار کے سوال پر وہ چونکی۔۔۔

نہیں ڈاکٹر۔۔۔

مرحاکا جواب سن کر عازنہ اندر داخل ہوا۔۔۔

ویسے ڈاکٹر ابرار میں نے سنا ہے کہ جو لڑکی ماہر نفسیات بنتی ہے اسکے لیے رشتے نہیں آتے۔۔۔ کیونکہ لوگوں کو لگتا ہے کہ پڑھ پڑھ کر وہ خود بھی تھوڑی پاگل ہو جاتی ہے اور اس میں کوئی شک بھی نہیں ہوتا۔۔۔ کیوں ڈاکٹر مرحا۔۔۔ آخری بات عازنہ نے اسے متوجہ کرتے ہوئی کہی۔۔۔

عازنہ کی بات سے تو مرحا کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔۔۔

آپ بالکل غلط کہہ رہے ہیں ہزار رشتے آرہے ہیں میرے لیے۔۔۔ پر میں فلحال شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ ویسے آپ نے بالکل ٹھیک کہا کہ پڑھ پڑھ کر وہ خود پاگل ہو جاتے ہیں لیکن یہ بات لڑکوں کے لیے کہی گئی ہیں ہم لڑکیوں کے لیے نہیں۔۔۔

تو آپکو لگتا ہے ڈاکٹر محمد اور ابرار پاگل ہیں۔۔۔؟؟ عائزہ سے زینج کرتا ہوا بولا۔۔۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا یہ آپ کہہ رہے ہیں۔۔۔ اور مجھے وہ نہیں آپ لگتے ہیں تھوڑے کھسکے ہوئے۔۔۔

اور اسکے جواب پر ڈاکٹر ابرار نے جان دار قہقہہ لگایا۔۔۔

جس پر عائزہ سے گھور کر رہ گیا۔۔۔

اور مرحا بڑے مزے سے وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

اور عائزہ اب اس سے اسکی بات کا بدلہ لینے کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔

ماموں اور عائزہ نظر نہیں آرہے۔۔۔ آج داؤد بہت ہمت کرتے ہوئے رمشا سے ملنے آیا تھا۔۔۔

بابا اپنے دوست سے ملنے گئے ہیں اور بھائی ہو سپٹل۔۔۔ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے وہ وہاں رکی نہیں۔۔۔

رمشا۔۔۔؟؟

داؤد کی آواز پر وہ رکی پر مڑی نہیں۔۔۔

اس دن کے لیے سوری۔۔۔ مجھے تمہارا ہاتھ نہیں پکڑنا چاہیے تھا۔۔۔ بلکہ مجھے تم سے کچھ بھی نہیں پوچھنا چاہئے تھا۔۔۔ داؤد شرمندہ ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

میں بھول چکی ہوں اس دن جو کچھ کہا اور ہوا۔۔۔ آپ بس کسی کو کچھ مت بتائیے گا۔۔۔

تم ایسا سوچ بھی کیسے سکتی ہو کہ میں کسی کو کچھ بتاؤں گا۔۔۔ لیکن ایک بات کہو۔۔۔؟؟

جی کہے۔۔۔ رمشانے نارمل انداز میں کہا۔۔۔

اس کو بھول کیوں نہیں جاتی۔۔۔ وہ بے وفا تھا جو تم سے چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔ وہ تمہارے قابل نہیں تھا۔۔۔ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جاؤ۔۔۔ کوئی ہے جو تمہارا انتظار کر رہا ہے۔۔۔ تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔

داؤد کی بات پر اس نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔

میرا خیال میں آپکو میری زندگی میں داخل اندازی کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ اور وہ بے وفا تھا یا وفا کرنے والا میں بہتر جانتی ہوں۔۔۔ آپکو اس کے بارے میں کچھ بھی کہنے کی اجازت نہیں دیتی۔۔۔ کہتے ہوئے اندر چلی گئی۔۔۔

اور داؤد اسکی بے رخی پر حیران رہ گیا۔۔۔

آرہ شانی بھائی کا فون آرہا ہے بات کر لو ان سے۔۔۔ مرحانے اسکا فون پکڑتے ہوئے کہا۔۔۔

مجھے نہیں کرنی اس سے بات۔۔۔ تھوڑی سی لفٹ کیا کروادی پیچھے ہی پڑ گیا ہے میرے۔۔۔

تم کس قدر بے حس ہو کسی کے جذبات کے ساتھ کھلتے ہوئے تمہے بلکل بھی شرم نہیں آرہی۔۔۔

مرحاً تم میرے معملے سے دور ہی رہو تو بہتر ہے۔۔۔ اور وہ بھی کوئی معصوم نہیں ہے کس قدر دل پھینک ہے۔۔۔ آڑہ چٹ کر بولی۔۔۔

کیوں رہو میں دور تم جانتی بھی ہو کہ امی اور دادی کتنی پریشان ہیں۔۔۔ اور چچا ہمارا کتنا کرتے ہیں۔۔۔ ابا کے جانے کے بعد کتنے احسان ہے انکے ہم پر۔۔۔

تو میں کیا کرو اپنی زندگی برباد کر دوں۔۔۔ صرف اسلیے کے انکے احسان ہیں ہم پر۔۔۔

کیوں برباد ہوگی تمہاری زندگی۔۔۔؟؟ شان بھائی تم سے بہت پیار کرتے ہیں۔۔۔ خوش رہو گی تم اسکے ساتھ۔۔۔

تو پھر تم کر لو اس سے شادی۔۔۔ تم رہ لو اس کے ساتھ خوش۔۔۔ آڑہ نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

اور اسکی بات پر تو مر حاکو کرنٹ لگا۔۔۔

ہاں کر لیتی اگر وہ تم سے پسندنا کرتے۔۔۔ اگر وہ یہ نا کہتے کہ مجھے صرف اور صرف آڑہ سے شادی کرنی ہے تو میں یہ

بھی کر لیتی۔۔۔ کیونکہ میں تم جیسی نہیں ہوں۔۔۔ بے شرم۔۔۔

بس مرحابت سن لی تمہاری۔۔۔ اب ایک اور لفظ نہیں۔۔۔ یہ ناہو کہ میں یہ بھول جاؤں کہ تم میری بڑی بہن ہو۔۔۔ اسلیے بہتر ہے جاؤ یہاں سے۔۔۔

ترس آرہا ہے مجھے تم پر آڑہ۔۔۔ بہت پچھتاؤ گی۔۔۔ بد دعا لگے گی تمہے۔۔۔ یاد رکھنا تم۔۔۔

یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔۔ کہتے ہوئے آڑہ باہر کی طرف چل دی۔۔۔



بات سنو ڈاکٹر۔۔۔؟؟؟ مرحابت سے چیک کر کے مڑی ہی تھی کہ اس نے آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔؟؟؟ مرحابت نے محبت سے جواب دیا۔۔۔

مجھے یہ انگوٹھی تو دے دو۔۔۔؟؟؟ وہ اسکی انگوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔۔۔

کیوں۔۔۔؟؟؟ مرحابت نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

وہ ہے نا امل جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں۔۔۔ اسے دوں گا جب میری شادی ہوگی اس کے ساتھ۔۔۔ وہ تیس سال کا ایک خوب صورت لڑکا تھا کسی لڑکی کے عشق میں پاگل ہو گیا تھا۔۔۔

اچھا سے دیں گے۔۔۔؟؟ مر حاکو اسکی باتیں مزہ دے رہی تھی تو اس نے کچھ پل اس کے ساتھ گزارنے کا سوچا۔۔۔

کیسی ہے وہ۔۔۔؟؟

بہت پیاری بہت حسین۔۔۔ اسکی آنکھیں بالکل تمہارے جیسی تھی گہری۔۔۔ اور اسکے ہونٹ بالکل گلاب جیسے تھے۔۔۔ اور اسکے جو بال تھے نہ وہ مجھے بہت پسند تھے۔۔۔ جب وہ مجھے کہتی تھی نہ۔۔۔ ارحم بات سنے تو میں بہت خوش ہوتا تھا۔۔۔ وہ دل کھول کر اسکی تعریف کر رہا تھا۔۔۔

اب وہ کہا ہے یہاں کیوں نہیں آتی آپ سے ملنے۔۔۔؟؟

اس نے مجھے چھوڑ کر کسی اور سے شادی کر لی۔۔۔ پر وہ میری ہے۔۔۔ وہ مجھ سے شادی کریں گی۔۔۔ میں جب یہاں سے جاؤ گا نہ تو اس سے شادی کروں گا۔۔۔ وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔ سنا وہ مجھ سے بہت پیار کرتی ہے۔۔۔ وہ صرف میری ہے اہل صرف میری ہے کوئی جدا نہیں کر سکتا ہم دونوں کو۔۔۔ اسے پاگل پن کا دورہ پڑنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔

مرحاجو بڑے مزے سے اسکے پاس بیٹھی تھی فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ اور واپس جانے لگی۔۔۔

اس سے پہلے وہ جاتی۔۔۔ اس نے مر حاکا ہاتھ پکڑا۔۔۔ یہ انگوٹھی دے کر جاؤ۔۔۔ یہ میری امل کی ہے۔۔۔ اتارو
یہ۔۔۔ وہ چیخنے والے انداز میں بولا۔۔۔

میل نرس نے مر حاکا زبردستی اس سے ہاتھ چھوڑا یا اور مر حاکا انگوٹھی اسکے حوالے کر کے بھگ گئی۔۔۔

میل نرس نے فوراً اسکو نشے والا ٹیکالگایا جس سے کچھ دیر بعد ہی وہ امل امل کرتا نیند کی وادیوں میں کھو گیا۔۔۔

یہ دیکھو آج میں کیسا رشتہ لائی ہوں۔۔۔ حیران رہ جاؤ گی۔۔۔ رشتے والی حلیمہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے
بولی۔۔۔

یہ کونسی انئی بات ہے تو تو ہر روز ہی کوئی نہ کوئی اچھا رشتہ لے کر آتی ہے پر ہوتا وہی کوئی چوکیدار تو کوئی گن
مین۔۔۔ دادی نے طنز کیا۔۔۔

ارے بی جی۔۔۔ آج ایسا نہیں ہے۔۔۔ یہ ایک ہی ہے اپنے ماں باپ کا۔۔۔ اپنے باپ کا آفس چلاتا ہے۔۔۔ اتنی بڑی کوٹھی ہے انکی بہت امیر ہیں۔۔۔ آپ کی سوچ سے بھی زیادہ۔۔۔ اور لڑکا آپ دیکھوں گی تو حیران رہ جاؤ گی۔۔۔ اس قدر پیارا ہے ماشاء اللہ۔۔۔

ہم نے اتنے امیر لوگوں میں شادی نہیں کرنی۔۔۔ اپنے جیسے لوگوں میں ہی کرنی ہے۔۔۔ زیادہ امیر لوگ غریب کی بیٹی کو خوش نہیں رکھتے۔۔۔ دادی نے اپنے تجربے کے لحاظ سے کہا۔۔۔

بی جی یہ پہلے کی باتیں ہیں۔۔۔ اب ایسا نہیں ہوتا اور ویسے بھی آپ کہا غریب ہو۔۔۔ اچھا خاصا پیسہ تو آتا ہے بچیوں کے ابا کی دوکانوں سے۔۔۔ ہاے میں بھی کیا بات لے کر بیٹھ گئی۔۔۔ یہ دیکھوں اسکی تصویر ارمان نام ہے لڑکے کا۔۔۔ بہت ہی اچھا ہے۔۔۔

حلیمہ نے پہلے بی جی کو تصویر دکھائی اور پھر خود دیکھی۔۔۔

ہے تو ماشاء اللہ پیارا۔۔۔ اس سے پہلے اور دادی کچھ کہتی وہ فوراً بولی۔۔۔

ٹھیک ہے پھر میں آج ان سے بات کرتی ہوں میں نے سوچا تھا کہ پہلے تم لوگوں سے پوچھو پھر ہی ان سے پوچھو گی۔۔۔ اور ہاں ایک تصویر میں کل لینے آؤ گی۔۔۔ یہاں سے لے کر انکے گھر ہی جاؤ گی۔۔۔

ہاں ہاں ٹھیک ہے۔۔۔

حلیمہ تو ابھی بھی یہی بیٹھی ہے۔۔۔ اٹھ اور چائے بسکٹ لاکتے دنوں بعد آئی ہے اور آج تو کتنا اچھا رشتہ لے کر آئی ہے یہ۔۔۔

جی بی جی۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

حلیمہ کے جاتے ہی وہ بی جی کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ویسے بی جی مجھے لگتا ہے جس دن میں کوئی اچھا رشتہ لاتی ہوں۔۔۔ اس دن ہی مجھے چائے کے ساتھ بسکٹ دیتی ہے یہ حلیمہ۔۔۔

ارے تجھے اسکی عادت کا نہیں پتا۔۔۔ تھوڑی کنجوس ہے۔۔۔ میں تو کہتی ہوں کہ جب بھی بشیرہ آئے اسے کھانا کھلا کر بھجا کر۔۔۔ بی جی صفائی سے جھوٹ بول رہی تھیں۔۔۔

اچھا بی جی کچھ پیسے ہی دے دو۔۔۔ رکشے کا کرایہ۔۔۔

ارے جب اگلی بار آئے گی لڑکے والوں کو لے کر تب دوں گی۔۔ ابھی نہیں ہے میرے پاس۔۔ ابھی پیسے آئے نہیں ہے نہ۔۔۔۔

آپ سے تو اچھی حلیمہ ہے جو ہر بار مجھے آپ سے چوری پیسے دے تو دیتی ہے۔۔ بشیرہ بڑبڑائی۔۔

آپ نے بلا یا سر۔۔۔؟؟ مر جانے اندر داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔۔۔

جی جی آئیں ڈاکٹر مرحا۔۔ آپکا ہی ویٹ کر رہا تھا۔۔ ڈاکٹر نے محمد محبت سے کہا۔۔

جی سر کہے۔۔۔

آپ کی ایک شکایت آئی ہے۔۔۔

سر میری۔۔۔؟؟ لیکن کیوں۔۔۔؟؟

ارحم کے پاس کیوں بیٹھی آپ۔۔۔؟؟ آپ جانتی بھی ہیں۔۔۔ کہ وہ آپکو کوئی بھی نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔ ایسے مریض کے پاس زیادہ دیر کھڑا ہونا ٹھیک نہیں ہے اور آپ اسکے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

ڈاکٹر میں جانتی تھی۔۔۔ لیکن پتا نہیں نہ چاہتے ہوئے بھی میں اس کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔ ایم سوری۔۔۔ مرحا شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

کوئی بات نہیں پر آئندہ ایسے مریض کے پاس بیٹھنے سے احتیاط کیجیے گا۔۔۔ ایسے مریض کچھ بھی کر سکتے ہیں۔۔۔ کیونکہ جب انھے پاگل پن کا دورہ پڑتا ہے تو وہ خود پر قابو نہیں پاسکتے۔۔۔ اور جو بھی چیز انھے نظر آتی ہے اسے نقصان پہنچاتے ہیں۔۔۔ اور آپ ایک اچھی ڈاکٹر ہیں اور آپکو ان باتوں کا پتا ہونا چاہئے۔۔۔

جی۔۔۔ مرحا بس یہی کہہ سکی۔۔۔

ڈاکٹر مرحا ارحم ایک بہت ہی اچھی فیملی سے بیلونگ کرتا تھا۔۔۔ بہت لاڈلہ بیٹا تھا اپنے ماں باپ کا۔۔۔ بہت ہی معصوم اور سمجھدار۔۔۔ اور یہ ایک پڑھا لکھا لڑکا ہے۔۔۔ یونیورسٹی میں ارحم کو اپنی کلاس فیلو سے محبت ہو گئی۔۔۔ اور وہ کہتی تھی کہ اسے بھی تھی لیکن جب ارحم کی محبت حد سے بڑھنے لگی تو اس لڑکی کی محبت ختم ہونے لگی۔۔۔ ارحم نے اس سے شادی کرنے کا کہا۔۔۔ لیکن اس نے ارحم سے شادی کرنے سے صاف انکار

کر دیا۔۔۔ بس پھر اسکے انکار پر ارحم ڈپریشن میں چلا گیا۔۔۔ اس لڑکی نے شادی کر لی۔۔۔ اور جب یہ بات ارحم کو پتا چلی تو اس بات کا اسے گہرا صدمہ پہنچا۔۔۔ اور وہ صدمہ اسے یہاں تک لے آیا۔۔۔ اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ خاموش ہو گئے۔۔۔

اور مرحانکے بات پر بس یہی سوچ کر رہ گئی۔۔۔ کہ کوئی لڑکی کیسے اس قدر اچھے لڑکے کو چھوڑ سکتی ہے۔۔۔ لیکن پھر اسے اپنی بہن کا خیال آیا۔۔۔ وہ بھی تو یہی کر رہی ہے شان بھائی کے ساتھ۔۔۔

کیا ہوا ڈاکٹر مرحا۔۔۔؟ کیا سوچ رہی ہیں۔۔۔؟ ڈاکٹر محمد نے اسے کھوئے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ بس ایسے ہی کے کیا لڑکیاں بھی ایسا کر سکتی ہیں۔۔۔؟

ڈاکٹر مرحا۔۔۔ آج کل کے دور میں صرف لڑکے ہی لڑکی کو دھوکہ نہیں دیتے بلکہ بہت سی لڑکیاں بھی یہی کر رہی ہیں۔۔۔ بس اللہ سب کو ہدایت دے۔۔۔

آمین۔۔۔ ایک بات پوچھو آپ سے۔۔۔؟

جی ڈاکٹر مرحا پوچھے۔۔۔

آپکو کس نے بتایا تھا کہ میں ارحم کے پاس بیٹھی تھی۔۔۔

وہ تو مجھے ڈاکٹر عائز نے بتایا تھا۔۔۔ وہ کہہ رہے تھے کہ میں آپکو تھوڑا سا ڈانٹوں تاکہ آپ آئندہ ایسا نہ کریں۔۔۔ پر مجھے پتا ہے آپ ایک سمجھدار لڑکی ہے۔۔۔ نیکسٹ ٹائم خیال رکھے گی۔۔۔

جی ضرور۔۔۔

یہ تو کیا بک رہی ہے۔۔۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔ اگر تجھے شان سے شادی نہیں کرنی تو میں تیری شادی کسی اور سے بھی نہیں کروں گی۔۔۔ اور یہ رشتہ تیرے لیے نہیں مرہا کے لیے آیا ہے۔۔۔ اور میں اسی کی شادی کرو گی۔۔۔ سنا تو نے۔۔۔ حلیمہ بیگم چیخنے والے انداز میں بولی۔۔۔

اماں میں اسی لڑکے سے شادی کروں گی۔۔۔ بس مجھے یہ پسند آ گیا ہے۔۔۔ مرہا کی جگہ تم میری تصویر بھجھو۔۔۔ میں نے ہمیشہ ایسے ہی لڑکے کے خواب دیکھے ہیں۔۔۔

آرہ مجھے تنگ مت کر۔۔۔ کیوں اب اپنی بہن کی خوشیوں کی دشمن بن رہی ہے۔۔۔

اماں تمہیں اسکی خوشی کا خیال ہے میری نہیں کیا میں تمہاری بیٹی نہیں ہوں۔۔۔

بیٹی ہے تو کچھ نہیں کہہ رہی ورنہ جس قدر تو میری عزت خراب کر رہی ہے۔۔۔ اب تک تو اٹھا کر باہر پھینک چکی ہوتی۔۔۔ تو جانتی بھی ہے۔۔۔ رافیہ نے بھائی کو بھی ہمارے گھر آنے سے روک دیا ہے۔۔۔ اور بی جی کس قدر دکھی ہے تیرے انکار پر۔۔۔ لیکن پھر بھی میں خاموش ہوں۔۔۔ اور کیا چاہتی ہے۔۔۔

اماں تمہیں سب کی خوشیوں کا خیال ہے پر میری نہیں۔۔۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ مجھے اس سے شادی کرنی ہے تو بس اس سے ہی کرنی ہے۔۔۔ تم میرے رشتے کی بات چلاؤ۔۔۔ مر حاکے لیے کوئی اور ڈھونڈ لینا۔۔۔

آرہ تو کیوں ایسی حرکتے کر رہی ہے۔۔۔ کیوں تو اس قدر خود غرض ہے۔۔۔ صرف اور صرف اپنے بارے میں سوچتی ہے۔۔۔ اور باقی رشتوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے تیرے نزدیک۔۔۔

ہاں نہیں ہے کوئی اہمیت بس یہی سننا چاہتی تھی۔۔۔

تجھے تو اللہ ہی عقل دے۔۔۔ حلیمہ بیگم دکھ سے بولی۔۔۔

#❤️❤️❤️❤️❤️❤️

ملا گیا سکون میری شکایت ڈاکٹر محمد کو لگا کر۔۔۔ آپ کو کیا لگا وہ میری انسلٹ کریں گئے۔۔۔ میری اس چھوٹی سی حرکت پر مجھے ہو سہیل سے نکال دے گئے۔۔۔ پر ایسا کچھ بھی نہیں ہوا آپ کی سب امیدوں پر پانی پھیر گیا۔۔۔ مر حادھاڑنے والے انداز میں بول رہی تھی۔۔۔

دیکھے ڈاکٹر مر حادھاڑنے والے انداز میں سوچا۔۔۔ اگر میں آپ سے خود کوئی بات کہتا تو آپ کو برا لگتا اس لیے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ ڈاکٹر محمد کو بتا دوں تاکہ وہ خود آپ کو سمجھا دے۔۔۔ عازن بہت سنجیدگی سے کہہ رہا تھا۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ جیسے لوگوں کو۔۔۔ آپ مجھ سے جیلس ہو رہے ہیں کہ ڈاکٹر محمد میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔ اور مجھے اب آپ سے بھی زیادہ اہمیت دے رہے ہیں۔۔۔ آپ سے بس یہ بات ہضم نہیں ہو رہی۔۔۔ مر حادھاڑنے والے انداز میں بول رہی تھی۔۔۔

میں سچ کہتا ہوں آپ اپنا علاج کروائے بہت ہی فضول سوچتی ہیں آپ۔۔۔ اور ویسے بھی مجھے کیا ضرورت ہے آپ سے جیلس ہونے کی۔۔۔ میں یہاں اپنی ڈیوٹی کرتا ہوں۔۔۔ اور چلا جاتا ہوں۔۔۔ میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہوتا کہ فضول لوگوں سے جیلس ہوں۔۔۔ آخری بات عازن نے اسے تپانے کی لیے کہی۔۔۔

اور وہ عازن کی بات پر تپ بھی گئی۔۔۔ اور سامنے پڑی پانی کی بوتل ایک جھٹکے میں اٹھا کر اسکے اوپر انڈیل دی۔۔۔

عائز اس کی اس حرکت کی لیے تیار نہیں تھا۔۔۔ پانی سے اس کی ساری شرٹ بھیک چکی تھی۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے ڈاکٹر مرحا۔۔۔ عائز نے چیخ کر کہا۔۔۔ غصے سے اسکی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

یہ بد تمیزی نہیں بلکہ اسکا جواب ہے جو بد تمیزی آپ نے میرے ساتھ کی۔۔۔ مزے سے کہتی ہوئی روم سے نکل گئی۔۔۔

یہ آپ نے اچھا نہیں کیا ڈاکٹر مرحا اسکی تو آپ کو سزا ملے گی اور وہ بھی بہت جلد۔۔۔ ویٹ اینڈ واچ۔۔۔ عائز اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے بڑبڑایا۔۔۔

کیسے ہیں بھائی صاحب۔۔۔؟؟؟

میں ٹھیک تم سناؤ کیسی ہو۔۔۔ اور آج بھائی کی یاد کیسے آگئی۔۔۔ رحمن صاحب نے محبت بھرے لہجے میں پوچھا۔۔۔

بس بھائی صاحب گھر کی مصروفیات کی وجہ سے نہیں آیا جاتا۔۔۔ پر آج میں آپ سے کچھ مانگنے آئی ہوں۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔ بولو کیا چاہیے میری بہن کو۔۔۔

بھائی صاحب میں داؤد کے لیے آپ کی رمشا کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں۔۔۔ اس یقین کے ساتھ کہ آپ مجھے اپنے گھر سے خالی ہاتھ نہیں بھیجے گئے۔۔۔ شمنیہ بیگم نے پرامید انداز میں کہا۔۔۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن۔۔۔ مجھے کچھ وقت سوچنے کے لیے دو۔۔۔ اور رمشا سے بھی پوچھنے دو۔۔۔ وہ کیا چاہتی ہے۔۔۔

بھائی مجھے یقین ہے اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔۔۔ اور ویسے بھی گھر کے رشتہ ہو تو اس کے لیے سوچنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ کیا آپ کو یہ لگتا ہے کہ میرا داؤد رمشا کے قابل نہیں ہے۔۔۔

ارے نہیں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ وہ تو بہت اچھا بچہ ہے۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر جلدی سے ہاں کریں۔۔۔

پر شمنیہ۔۔۔ اس سے پہلے رحمن صاحب مزید کچھ کہتے۔۔۔ شمنیہ نے انکی بات کاٹی۔۔۔

بھائی صاحب اب اور کچھ نہیں کہیے گا۔۔۔ جلدی سے اب آپ نورین کو بولائیں تاکہ وہ ہم دونوں کا منہ میٹھا کرواے اور اب میں کچھ دن بعد ہی شادی کی تاریخ لینے آؤگی۔۔۔ میں چاہتی ہوں کہ اب داؤد کی شادی جلدی سے دیکھ لو۔۔۔ زندگی کا کیا بھروسہ۔۔۔

کیا ہو گیا ہے کیسی باتیں کرتی ہو۔۔۔ کچھ نہیں ہو گا تمہے۔۔۔ اللہ پے یقین رکھو۔۔۔ اور جاؤ نورین کچن میں ہی ہوگی۔۔۔ اسے کہو میٹھائی لائے۔۔۔

جی بھائی صاحب کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اور رحمن صاحب اب یہ سوچ رہے تھے کہ کہی رمشا انکار ہی بنا کر دیے۔۔۔ انہوں نے اس سے پوچھا بھی نہیں۔۔۔ یہ تو اسکی پوری زندگی کا سوال ہے۔۔۔ اور انہوں نے اسکی زندگی کا فیصلہ اس سے پوچھے بیٹا ہی کر دیا۔۔۔

بی جی آنکھیں کھولے کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ حلیمہ بے سود پڑی بی جی کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

آڑھ مر حا جلدی آؤد یکھو بی جی کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔

حلیمہ کی آواز سن کر دونوں بی جی کے کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

کیا ہوا اماں دادی کو۔۔۔

پتا نہیں کیا ہو گیا ہے۔۔۔ میں چائے دینے آئی تو بی جی میری آواز کا جواب ہی نہیں دے رہی تھی۔۔۔ دیکھ مر حا کیا ہوا ہے بی جی کو۔۔۔

اماں بی جی کی نبض چل رہی ہے جلدی سے انھیں ہسپتال لے چلتے ہیں۔۔۔

ہاں ہاں میں باہر رکشہ دیکھتی ہوں۔۔۔ تم دونوں بی جی کو اٹھا کر باہر لے آؤ۔۔۔

بی جی اماں ٹھیک ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد تینوں دادی کو لے کر ہسپتال آگئی۔۔۔ مر حانے فوراً نشان کو فون کر دیا۔۔۔

وہ بھی سب ہو سہٹل پہنچ گئے۔۔۔

کیا ہوا دادی کو۔۔۔؟؟ شان نے آڑہ سے پوچھا۔۔۔

مجھے کیا پتا میں ڈاکٹر نہیں ہوں۔۔۔ اسے نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔۔۔

شان کو اسکے اس طرح جواب دینے پر دکھ ہوا تھا۔۔۔

ڈاکٹر امیر جنسی روم سے نکلے۔۔۔ تو سب انکی طرف لپکے۔۔۔

آپ میں سے آڑہ کون ہے۔۔۔؟؟

جی میں ہوں۔۔۔ آڑہ نے جواب دیا۔۔۔

انکی کنڈیشن ٹھیک نہیں ہے وہ بار بار آپکا نام پکار رہی ہیں۔۔۔ آپ ایک بار ان سے مل لے۔۔۔

میرا نام لیکن کیوں۔۔۔؟؟

یہ ہم نہیں جانتے انکا بی بی بہت ہائی ہے۔۔۔ اور شاید آپ کی انکے پاس جانے سے وہ کچھ بہتر محسوس کریں۔۔۔

جا آ رہ جلدی جا۔۔۔ حلیمہ بیگم فوراً بولی۔۔۔

جی اماں۔۔۔ کہتے ہوئے ڈاکٹر کے ساتھ چل دی۔۔۔

اندر داخل ہوئی تو فوراً دادی کے قریب پہنچی۔۔۔

دادی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ دیکھے آپ مجھے بلا رہی تھی۔۔۔ میں آگئی۔۔۔

آ رہ۔۔۔۔۔؟؟ دادی بامشکل بول پائی۔۔۔

جی دادی کہے۔۔۔ آ رہ نے انکا ہاتھ تھاما۔۔۔

آ رہ میرے پاس وقت بہت کم ہے۔۔۔ مجھے لگتا ہے اب میں نہیں بچتی۔۔۔

دادی کیا ہو گیا ہے کچھ نہیں ہوتا آپ کو۔۔۔ حوصلہ رکھے۔۔۔

میری بات مانے گی تو۔۔۔ میری آخری خواہش سمجھ کر۔۔۔

دادی میں آپ کی ہر بات مانو گی پر آپ یہ مت کہے کہ آخری خواہش سمجھ کر۔۔۔ آڑہ کی آنکھیں بھر آئی تھی۔۔۔۔۔

تو آج ہی شان سے نکاح کر لے۔۔۔

دادی کی بات پر آڑہ نے انکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔ دادی آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔

دیکھ آڑہ اگر تو نے میری بات نہیں مانی۔۔۔ تو میرے مرنے کے بعد میرے قریب مت آنا۔۔۔

دادی یہ آپ۔۔۔ آڑہ بات ادھوری چھوڑ کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔

کہا جا رہی ہے تو۔۔۔؟؟ اور اماں نے کیا کہا ہے۔۔۔ آڑہ کو باہر کی طرف جاتے دیکھ کر حلیمہ نے فوراً پوچھا۔۔۔

گھر جا رہی ہوں۔۔۔ اور اماں تم جانتی ہو وہ اپنے بیمار ہونے کا فائدہ اٹھا کر میرا نکاح شان سے کروانا چاہتی ہیں۔۔۔ پر میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔۔۔ میں اموشنل بلیک میل نہیں ہوں گی۔۔۔

آرہ کی بات پر تو حلیمہ کو بھی حیرانگی ہوئی۔۔۔

آرہ دو قدم بڑھی ہی تھی کہ حلیمہ بیگم اونچی آواز میں بولی۔۔۔

اور اگر تو نے انکی بات نہیں مانی اور اگر سچ میں انکو کچھ ہو گیا تو کیا خود کو کبھی معاف کر پائے گی۔۔۔

حلیمہ کی بات سے آرہ وہی روکی پر مڑی نہیں۔۔۔ ایک عجیب سے خوف اس کے دل میں پیدا ہوا۔۔۔ میں مر گئی تو تو میرے قریب نہیں آئے گی۔۔۔ اسے دادی کے کہے الفاظ یاد آئے۔۔۔

پھر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی واپس حلیمہ بیگم کی طرف آئی۔۔۔

ڈاکٹر حلیمہ کے پاس آیا۔۔۔

جی ڈاکٹر کیسی ہیں بی جی۔۔۔

دیکھیں انکی حالت نہیں سمجھل رہی ہم اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں بس آپ سب دعا کریں۔۔۔ ڈاکٹر کی بات سن کر حلیمہ نے رونا شروع کر دیا۔۔۔

اماں کچھ نہیں ہو گا دادی کو۔۔۔ ٹھیک ہو جائے گی تم ہمت رکھو۔۔۔ مر جانے حوصلہ دیا۔۔۔

اگر بی جی کو کچھ ہو گیا۔۔۔ تو میں سب خاندان والوں سے کیا کہو گی کہ بی جی کا میں خیال نہیں رہ سکی۔۔۔

اوہو اماں۔۔۔ اس عمر میں انسان یکدم بیمار ہو سکتا ہے۔۔۔ یہ کوئی بڑی بات تو نہیں ہے۔۔۔ تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔۔ آڑہ چیڑ کر بولی۔۔۔

تیری وجہ سے ہی ہیں وہ یہاں۔۔۔ ورنہ بی جی تو اپنا بہت خیال رکھتی تھی۔۔۔ اور جب سے تو نے شان سے شادی سے انکار کیا ہے وہ بیچاری تو خاموش ہی ہو گئی ہے۔۔۔

چچی پلینز۔۔۔ آڑہ کو کیوں ڈانٹ رہی ہیں۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ایسے غصہ مت کریں۔۔۔ شان نے فوراً سمجھایا۔۔۔

یہ سب تمہارا کیا ہے۔۔۔ نام میرے گھر رشتہ بھجتے اور نابات آج یہاں تک پہنچتی۔۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

اپنی زبان کو لگام دے۔۔۔ شان سے بد تمیزی بلکل برداشت نہیں کرو گی۔۔۔ نہیں کرنا اس نکاح تو مت کر۔۔۔ مرنے دے بی جی کو۔۔۔ تجھے تو سکون مل جائے گا۔۔۔

اماں تمہیں لگتا ہے بی جی کو کچھ ہو گا تو صرف اور صرف میری وجہ سے۔۔۔ میں نے اس سے شادی سے انکار کیا کر دیا آپ سب تو میرے پیچھے ہی پڑ گئے۔۔۔ اگر اماں تمہیں یہ لگتا ہے نا کہ میرے شان سے نکاح کرتے ہی بی جی ٹھیک ہو جائے گی تو ٹھیک ہے پھر مجھے منظور ہے۔۔۔ بولاؤں مولوی کو کرواؤں میرا نکاح شان سے۔۔۔ پر یاد رکھنا میں اس کے ساتھ زیادہ عرصہ نہیں رہو گی۔۔۔

آڑہ کے جواب پر تو شان کے اندر ایک خوشی کی لہر دوڑی۔۔۔ اسے تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ اس کے کانوں نے جو کچھ سنا کیا وہ سچ ہے۔۔۔

ٹھیک مت رہنا۔۔۔ لیکن پہلے تو نکاح تو کر۔۔۔ پھر حلیمہ بیگم شان کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ جاشان جلدی سے مولوی صاحب کو لے کر آنیک کام میں دیر نہیں کرنی چاہئے۔۔۔ ویسے بھی کیا پتا بی جی یہ سن کر ٹھیک ہو جائے۔۔۔

جی چچی میں ابھی لایا۔۔۔ شان کے تو خوشی کے مارے پاؤں زمین پے ہی نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

اور آڑہ کا دل کر رہا تھا کہ خود کشی کر لے تاکہ سب سے جان تو چھوٹے۔۔۔

کچھ دیر بعد ہی شان مولوی کو ہو اسپتال لے آیا تھا۔۔۔

اور آڑہ کا تو مولوی کو دیکھ کر حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔

کس بچی کا نکاح ہے۔۔۔؟؟ مولوی صاحب نے پوچھا۔۔۔

مولوی صاحب آڑہ نام ہے میری بیٹی کا۔۔۔ جس کا نکاح شان کے ساتھ ہے۔۔۔

رافیہ بیگم اور احمد صاحب بس حیرانگی سے اپنے سامنے ہونے والے منظر کو دیکھ رہے تھے۔۔۔

نکاح شروع کریں مولوی صاحب۔۔۔ حلیمہ بیگم مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

اور بی جی آکسیجن مار کس منہ پر لگائے۔۔۔ خاموشی سے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔

مولوی صاحب نے نکاح پڑھانا شروع کر دیا تھا۔۔۔ اور آرزو خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔ لیکن آنکھوں سے غصہ صاف ظاہر ہو رہا تھا۔۔۔

آرزو فاطمہ آپکا نکاح شان احمد سے کیا جاتا ہے کیا آپ کو قبول ہے۔۔۔

قبول ہے۔۔۔ آرزو بیٹنا ہچکچائے سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

مولوی صاحب نے پھر سے نکاح کے الفاظ دہرائے۔۔۔

جب ایک دفعہ کہہ دیا ہے کہ قبول ہے پھر دوبارہ پوچھنے کا کیا تک ہے۔۔۔

آڑہ کے جواب پر تو سب کو دھچکا لگا۔۔۔

آڑہ یہ کیسے بات کر رہی ہو۔۔۔ مولوی صاحب سے۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا بہن جی بیچی گھبرائی ہوئی ہے۔۔۔ شاید اس لیے ایسا بول رہی ہے۔۔۔ مولوی صاحب کو شان پہلے ہی سب کچھ بتا چکا تھا اس لیے وہ خاموش ہو گئے۔۔۔

کچھ دیر بعد نکاح ہو چکا تھا اب سب ایک دوسرے کو مبارک دے رہے تھے۔۔۔

شان نے ایک نظر دشمن جان کو دیکھا جو اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

تم سے نکاح کر تو لیا ہے پر یاد رکھنا میں تمہارا وہ حال کرو گی کہ تم خود مجھے طلاق دینے پر مجبور ہو جاؤ گئے۔۔۔ شان احمد۔۔۔ آڑہ اسے گھورتے ہوئے دل میں آگے کی پلاننگ کر رہی تھی۔۔۔

بی جی۔۔۔؟؟ حلیمہ نے بی جی کو آواز دی۔۔۔

حلیبہ کی آواز پر انہوں نے آنکھیں کھولی۔۔۔

بی جی۔۔۔ جلدی سے ٹھیک ہو جائے۔۔۔ دیکھیں اب تو آئرنہ نے آپ کی کہنے پر شان سے نکاح بھی کر لیا ہے۔۔۔

ہاں تو ڈاکٹر سے کہہ کے مجھے چھٹی دے دیے۔۔۔ میں نہیں اب اور رہنے کی یہاں۔۔۔ بی جی نون اسٹاپ بول رہی تھی۔۔۔

بی جی کو ایک دم ایسے بولتے دیکھ کر حلیمہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔ بی جی آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ مطلب وہ سب۔۔۔؟؟ حلیمہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

یہ سب چھوڑ یہ بتا میری ایکٹنگ کیسی لگی۔۔۔؟؟ جو تجھ سے کبھی نہیں ہو پانا تھا وہ میں نے ایک دن میں ہی کر دیکھا یا۔۔۔

بی جی اگر یہ بات آڑہ کو پتا چلی تو وہ ہنگامہ کھڑا کر دے گی۔۔۔

اسے بتائیں گا کون تو یا میں۔۔۔؟؟ بی جی نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اب وہ کیوں بتاتی اسکی تو خود کی دلی خواہش پوری ہو گئی تھی۔۔۔

اور ہاں اس ڈاکٹر کو بھی کچھ پیسے دے دیں۔۔۔ بیچارے نے میرا بہت ساتھ دیا۔۔۔ بی جی فوراً ڈاکٹر کا خیال آنے پر بولی۔۔۔

بی جی۔۔۔ حلیمہ بس یہی کہہ سکی۔۔۔

بی جی کو دو دن بعد گھر لے آئے تھے۔۔۔

کیسی طبیعت ہے اب بی جی آپ کی۔۔۔؟؟

ٹھیک ہوں رافیہ۔۔۔ شکر ہے میں نے اپنے پوتے کی شادی دیکھ لی ورنہ تو لگتا تھا ایسے ہی اس دنیا سے چلی جاتی۔۔۔

بی جی ایسا کیوں سوچتی ہیں۔۔۔ اللہ آپ کو ہمارے سر پر ہمیشہ سلامت رکھے۔۔۔

دادی ابھی بس نکاح ہوا ہے رخصتی تو نہیں ہوئی۔۔۔ مرحدادی کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے وہ بھی آج ہو جائے گی۔۔۔ ابھی جاتے ہوئے شان آڑہ کو اپنے ساتھ لے جائے۔۔۔ بس پھر ہو گئی
رخصتی۔۔۔

بی جی آپ کے کہنے پر آڑہ نے شان سے نکاح تو کر لیا ہے پر مجھے نہیں لگتا کہ اب وہ ہمارے ساتھ جائے
گی۔۔۔ رافیہ نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔۔۔

جائے گی ضرور جائے گی۔۔۔

جامر حال سے جا کر کہہ کے تیار ہو جائے۔۔۔ کچھ دیر بعد اسکی رخصتی ہے۔۔۔

بی جی دادی۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

بی جی ویسے میں سوچ رہی تھی کہ اگر کچھ دن روک جاتے۔۔۔ اسکے بعد ہم دھوم دھام سے بارات لے کر آئے
گئے اور اسے لے کر جائے گئے۔۔۔

میری زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔۔۔ اسلیے یہ کام بھی جتنی جلدی ہو جائے اتنا ہی اچھا ہے۔۔۔

بی جی کی بات پر رافیہ خاموش ہو گئی۔۔۔۔۔

آرہ دادی کہہ رہی ہیں تیار ہو جاؤ۔۔۔ تمہیں چچی اور شان بھائی کے ساتھ جانا ہے۔۔۔

مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ آرہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

کیوں نہیں جانا اب تو نکاح ہو گیا ہے۔۔۔ اب تو تمہاری رخصتی شان بھائی کے ساتھ ہی ہو گی۔۔۔

وہ کوئی نکاح تھا زبردستی کی گئی ہے میرے ساتھ۔۔۔ اور دادی جن کو لگ رہا تھا وہ نہیں بچے گی۔۔۔ پر میرا شان کے ساتھ نکاح ہوتے ہی ایسے ٹھیک ہو گئی جیسے کبھی کچھ تھا ہی نہیں۔۔۔ ہونا ہو مجھے اب یہ سب دادی کی پلاننگ لگ رہی ہے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ دادی اس عمر میں ڈرامے کیوں کریں گی۔۔۔ وہ سچ میں بیمار تھیں۔۔۔ شاید واقعی تمہارا نکاح شان بھائی کے ساتھ ہونے سے وہ خوش ہو گئی۔۔۔ اور انکی طبیعت پہلے جیسے ہو گئی۔۔۔ دل میں تو مرھا کو بھی یہی لگ رہا تھا کہ دادی نے سچ میں یہ ڈرامہ کیا ہے صرف آرہ اور شان کا نکاح کروانے کے لئے۔۔۔

جو بھی ہے پر ایسے کیسے جاسکتی ہوں میں اس کے ساتھ۔۔۔ میرے کتنے خواب تھے۔۔۔ سوچا تھا کہ میری شادی دھوم دھام سے ہوگی۔۔۔ لیکن میں جانتی ہوں۔۔۔ یہ سب چچی ہی چاہتی ہوں گی۔۔۔ بھوکے ہے۔۔۔ وہ تو یہی چاہے گی۔۔۔ میں خاموشی سے انکے ساتھ چلی جاؤں۔۔۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے۔۔۔ چچی نے دادی سے کہا تھا پردادی نے مانا کر دیا۔۔۔ مرحالے دفعہ میں بولی۔۔۔

یہ سب دیکھا وا ہے۔۔۔ تم نہیں جانتی چچی کو۔۔۔ میسنی ہے پوری۔۔۔ دیکھنا ایسا حال کرو گی نامیں انکا کے سوچ ہے تمہاری۔۔۔

کچھ شرم کرو۔۔۔ تم انکے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔۔۔ اماں کی طرح سمجھانا نھے۔۔۔

سمجھ ہی نالو۔۔۔ آڑہ نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

اچھا اب تیار ہو جاؤ۔۔۔ دیر ہو رہی ہے۔۔۔

کس بات کی دیر یہ لوگ کونسا مجھے کہی باہر لے کر جا رہے ہیں جو فلائٹ مس ہو جائے گی۔۔۔ ساتھ والی قالونی میں ہی تو جانا ہے۔۔۔۔

توبہ ہے ویسے تم سے تو آڑہ۔۔۔

ہاں ہاں کر لو توبہ تمہاری تو موجے لگ گئی اب کرنا اس ارمان سے شادی۔۔۔ میری زندگی تو برباد ہو گئی ہے۔۔۔ اس خالی جیب والے سے شادی کر کے۔۔۔

مرحبا بیٹا جواب دیے کمرے سے چلی گئی۔۔۔ وہ جانتی تھی فلحال اس کے ساتھ کوئی بات کرنے کا مطلب تھا کہ ایک نئی لڑائی جو وہ نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔

بیٹا احتجاج کیے آڑہ شان اور رافیہ بیگم کے ساتھ انکے گھر آ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد آسیہ کمرے میں آئی جہاں آڑہ آرام سے صوفے پر بیٹھی فون یوز کر رہی تھی۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔؟؟ آسیہ نے محبت سے اسکا حال پوچھا۔۔۔

تم سے تو بہت پیاری ہوں الحمد للہ۔۔۔ آڑہ اتر کر بولی۔۔۔

اور اسکے جواب پر آسیہ شرمندہ ہو کر رہ گئی۔۔۔

وہ امی پوچھ رہیں تھی کہ تمہارا کھانا لے آؤ۔۔۔

نہیں فلحال میں نے کھانا نہیں کھانا۔۔۔ اس ٹائم میں جوس پیتی ہوں اور وہ بھی انار کا۔۔۔ جاؤ میرے لئے جوس بنا کر لاؤ۔۔۔ گھر انار تو آتے ہی ہونگے۔۔۔

آسیہ کا دل تو چاہا تھا کہ آڑہ کو ایک زوردار تھپڑ لگائے پر وہ اسکے لاڈلے بھائی کی محبت تھی اسلیے وہ خاموشی سے کمرے سے چلی گئی۔۔۔۔

شان کمرے میں آیا تو نظر سامنے لیٹی دشمن جان پر پڑی جو آنکھیں موندیں شاید نیند کی وادیوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔ ہر مرد کی طرح اسکی بھی یہی خواہش تھی کہ اسکی بیوی اسکے آنے کا انتظار کریں۔۔۔ خاص طور پر آج کی رات۔۔۔ پر وہ جانتا تھا کہ آڑہ ایسا کبھی نہیں کریں گی۔۔۔ وہ اس کی شاید ہی کبھی کوئی وش پوری کریں۔۔۔ پھر سر جھٹک کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ سمپل ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس اسکی دوسری سائیڈ پر لیٹنے آیا۔۔۔

کدھر۔۔۔؟؟ آڑہ نے آنکھیں کھول کر پوچھا۔۔۔

کیا مطلب ہے کدھر۔۔۔؟؟ سونے لگا ہوں۔۔۔

ہاں تو سو میں نے کب روکا ہے۔۔۔ پر یہاں نہیں کیونکہ مجھے اکیلے سونے کی عادت ہے۔۔۔ اسیلے اپنا تکیہ اٹھاؤ اور صوفے پر سو۔۔۔

پہلے کی بات اور تھی۔۔۔ لیکن اب تمہاری شادی ہو چکی ہے اور اب ہم ایک بیڈ پر ہی سوئے گئے۔۔۔ شان نے بڑے آرام سے کہا۔۔۔

شادی نہیں زبردستی کہو۔۔۔

کوئی زبردستی۔۔۔ تم نے اپنی مرضی سے نکاح کیا ہے۔۔۔

تو کیا کرتی اگر سچ میں دادی کو کچھ ہو جاتا تو سب نے مجھے ہی برا بھلا کہنا تھا۔۔۔ خیر اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ میری تو زندگی برباد ہو گئی نا۔۔۔ آڑہ سرد لہجے میں بولی۔۔۔

میں تم سے بحث نہیں کرنا چاہتا۔۔۔

ہاں تو مت کرو مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا۔۔۔ لیکن تم یہاں نہیں سو گئے۔۔۔ اور اگر تم اس بیڈ پر لیٹے تو میں باہر چلی جاؤں گی۔۔۔ سوچ لو۔۔۔

شان اسکی بات پر دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔ اور اپنا تکیہ اٹھا کر صوفے پے لیٹ گیا۔۔۔
اسے چاہا کہ بھی آڑہ پے غصہ نہیں آ رہا تھا۔۔۔ اسے آڑہ کی کوئی بات بھی بری نہیں لگ رہی تھی۔۔۔ شاید محبت ہوتی ہی ایسی ہے جس میں محبوب کی کوئی بھی برائی عاشق کو برائی لگتی ہی نہیں ہے۔۔۔

ڈاکٹر مرحا۔۔۔؟؟ عائز نے آواز دی۔۔۔

جی۔۔۔ مرحا نے مختصر جواب دیا۔۔۔

آپ کی ڈیوٹی آج سیل میں ہے۔۔۔

لیکن میری کیوں۔۔۔؟؟ وہاں تو میل ڈاکٹر ہی جاتے ہیں۔۔۔ مرحا جانتی تھی کہ سیل میں صرف وہی پیشینٹ ہوتے ہیں جو مکمل طور پر پاگل ہو۔۔۔ اور جن کا علاج ناممکن ہو۔۔۔ وہ تو کسی کو بھی کوئی بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔۔۔

کیونکہ ڈاکٹر محمد نے کہا ہے وہاں ایک نیو پیشینٹ آئی ہے۔۔۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ آپ جائے اور ان سے ملے۔۔۔

لیکن میں۔۔۔ مرحا نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔ کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

جی آپ ہی۔۔۔ جائے دیر ہو رہی ہیں۔۔۔ آپ کی ڈیوٹی سٹارٹ ہو چکی ہے۔۔۔

جی۔۔۔ کہتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی آگئے بڑھ گئی۔۔۔

جائے جائے ڈاکٹر مرحا۔۔۔ اب مزہ آئے گا۔۔۔ آپ کو کیا لگا تھا کہ عائرز حمن بھول جائے گا۔۔۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ میں بدلہ لینے والوں میں سے ہوں۔۔۔ بھولنے والوں میں سے نہیں۔۔۔ مرحا کے جاتے ہی وہ خود کلامی کرنے لگا۔۔۔

مرحانے ڈرتے ڈرتے سیل میں قدم رکھا۔۔۔ جہاں فلحال آٹھ دس پیشنٹ تھے۔۔۔ جن میں سوائے ایک پیشنٹ کے باقی سب سو رہے تھے۔۔۔ شاید انہیں نشہ آورا انجکشن لگا یا تھا۔۔۔ اور جس عورت کی عائرز نے اسے فائل دی تھی۔۔۔ وہ آرام سے بیٹھی اپنے ہاتھوں سے کھیل رہی تھی۔۔۔

کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟ مرحا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ اس سے کیا پوچھے سیل میں کوئی میل یا فی میل نرس نہیں تھے۔۔۔

اس نے مرحا کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ وہ بس اسے گھور رہی تھی۔۔۔

کیا نام ہے آپکا۔۔۔؟؟ مرحا ہاتھ میں پنسل گھومتے ہوئے بولی۔۔۔

میرا نام حور۔۔۔ جنت کی حور۔۔۔ اس نے کھوئے ہوئے انداز میں جواب دیا۔۔۔

اچھا کہا سے آئی ہیں آپ۔۔۔؟؟

جنت سے۔۔۔ کہتے ہوئے مرحا کا ہاتھ پکڑا۔۔۔

میرا ہاتھ چھوڑو۔۔۔ مرحا نے تھوک نکلا۔۔۔ خوف سے اسکی جان جا رہی تھی۔۔۔

تجھے تو میں نہیں چھوڑو گی۔۔۔ تو وہی ہے نا جس نے مجھے اور میری بیٹی کو جنت سے نکالا۔۔۔ اب دیکھ میں تیرا کیا حال کرتی ہوں۔۔۔

دیکھو میرا ہاتھ چھوڑو مجھے جانے دو۔۔۔ مرحا نے التجہ کی۔۔۔

اس نے یکدم مرحا کے ہاتھ سے پنسل چھیننی اور اس کو مارنے کے لیے مرحا کی گردن کے قریب آئی۔۔۔

مرحاً کولگاب وہ گئی۔۔۔ اس نے خوف سے آنکھیں میچ لی۔۔۔
اس سے پہلے وہ مرحا کی گردن میں پنسل گھساتی۔۔۔ ابرار نے فوراً اسکے ہاتھ سے پنسل چھینی۔۔۔ ابرار کے
ساتھ آئے دو میل اور فی میل نرسز نے اسے قابو کیا۔۔۔

ڈاکٹر مرحا آپ ٹھیک ہیں۔۔۔ ابرار نے اسکو دونوں ہاتھوں سے تھاما جو تقریباً گرنے ہی والی تھی۔۔۔

مہ۔۔۔ میں۔۔۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔ مرحا کی آواز اٹک رہی تھی۔۔۔

چلے باہر۔۔۔ ابرار اسکا ہاتھ تھام کر سیل سے باہر لایا۔۔۔

مجھے گھر جانا ہے ابھی اور اسی وقت۔۔۔

جی جی آپ چلی جائے۔۔۔ پر کچھ دیر تک ابھی آپ بہت گھبرائی ہوئی ہیں۔۔۔

میں فلحال ایک پل کے لیے بھی نہیں روک سکتی کہتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

کیا کر رہی ہے میری بیٹی۔۔۔؟؟ رحمن صاحب رومشا کے روم میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔۔۔

کچھ نہیں بابا بس ایسے ہی۔۔۔ آپ کیوں آئے۔۔۔ کوئی کام تھا تو مجھے بلا لیتے۔۔۔

بس تم سے کچھ بات کرنی تھی۔۔۔ کافی دن سے سوچ رہا ہوں پر ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

کیا ہوا بابا کیا بات کرنی تھی۔۔۔

بیٹا کچھ دن پہلے شہنشاہ آئی تھی شاید تمہیں یاد ہو۔۔۔

جی مجھے یاد ہے۔۔۔ کیا کچھ کہا ہے انہوں۔۔۔ رمشانے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

بیٹا اس نے تمہارا رشتہ داؤد کے لیے مانگا ہے۔۔۔

رحمن صاحب کی بات پر رمشا کو لگا کسی نے اسکے سر پر آسمان دے مارا ہو۔۔۔

تو آپ نے کیا کہا۔۔۔ رمشانے سوالیہ نظروں سے رحمن صاحب کو دیکھا۔۔۔

رمشا اس نے اتنے مان سے کچھ مانگا کہ مجھ سے انکار نہیں ہوا۔۔۔ اور میں نے تم سے بیٹا پوچھے ہاں کر دی۔۔۔

بابا آپ ایسا کیسے۔۔۔ رمشانے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

رمشا اگر تمہیں کوئی اور پسند ہے تو میں انکار کر دوں گا۔۔۔ مجھے تمہاری خوشی سے بڑھ کر کچھ بھی نہیں ہے۔۔۔

لیکن وہ سمجھ گئی تھی جو اس کے بابا چاہتے تھے۔۔۔ وہ انکار بھی کرتی تو کس کے لیے۔۔۔ وہ تو اسے چھوڑ گیا تھا جس سے اس نے شادی کے خواب دیکھے تھے وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔

کیا سوچ رہی ہوں۔۔۔ رحمن صاحب اسے کھوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

انکی آواز پر رمشا چونکی۔۔۔

کچھ نہیں بابا۔۔۔ مجھے آپ کی فیصلے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ آنکھیں تھی جو اس کا ساتھ نہیں دے رہی تھی۔۔۔

جیتی رہو۔۔۔ مجھے یقین تھا میری بیٹی میری بات کا مان ضرور رکھے گی۔۔۔ انہوں نے مسکرا کر رمشا کی پیشانی کو چوما اور روم سے چلے گئے۔۔۔

انکے جانے کے بعد ایک سیلاب تھا جو اسکی آنکھوں سے روا ہوا۔۔۔



یارع ازیہ تم نے ڈاکٹر مر حاکے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔ اگر ان کے ساتھ کچھ ہو جاتا تو پھر۔۔۔؟؟ یہ تو اچھا ہوا کے میں وقت پر پہنچ گیا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ ابرار نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

یار ابرار تم اسکی سائیڈ لے رہے ہو۔۔۔ تم جانتے بھی ہو اس نے میرے ساتھ کیا کیا تھا۔۔۔

پہلے تم نے جان بوجھ کر انکی شکایت ڈاکٹر محمد کو لگائی۔۔۔ پھر ہی انہوں نے ریکٹ کیا ورنہ وہ ایسی نہیں ہیں۔۔۔ لیکن تم نے تو حد ہی کر دی۔۔۔ اوپر سے تم نے سب میل اور فی میل نرسز کو بھی وہاں سے جانے کا کہہ دیا تھا۔۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ نیو پشینٹ ایسا کریں گی۔۔۔

عائز کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ کیا تم نہیں جانتے کہ سیل کا ہر پیشنٹ خطرے سے خالی نہیں ہے وہ کبھی بھی کسی کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔۔۔ تم ڈاکٹر مرہا کی حالت دیکھ لیتے نا تو تمہیں پتا لگتا۔۔۔ وہ تو بیہوش ہی ہونے والی تھی اگر میں انھے سیل سے باہر نالاتا۔۔۔ اور انکی چہرے سے لگ رہا تھا جیسے کاٹو تو خون ہی نہیں۔۔۔

اچھا بس بھی کر دو ایسا بھی کچھ نہیں کیا میں نے۔۔۔ اور ویسے بھی وہ ڈاکٹر ہیں۔۔۔ انہیں ان خطروں کا پتا ہونا چاہیے۔۔۔ عائز نے کندھے اچکا کر کہا۔۔۔

عائز تم ابھی بھی اپنے کیے پر شرمندہ نہیں ہو۔۔۔ اگر سچ میں انھے کچھ ہو جاتا تو کیا تم خود کو معاف کر پاتے۔۔۔؟؟ تم جانتے ہو۔۔۔ انکے قتل کا سارا گناہ تمہارے سر ہوتا۔۔۔

اب رار کیا فضول باتیں کر رہے ہو۔۔۔ ڈاکٹر مرہا کو کچھ نہیں ہو وا وہ ٹھیک ہیں۔۔۔

یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ وہ ٹھیک ہے۔۔۔ اب جب وہ ہو سپٹل آئے گی تو تم ان سے معافی مانگو گئے۔۔۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا۔۔۔ عائز نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر میں ڈاکٹر محمد کو بتا دوں گا۔۔۔ پھر تم جانو اور وہ جانے۔۔۔ ابرار بھی اپنی بات سے کہا پیچھے ہٹنے والا تھا۔۔۔

تم میرے دوست ہو یا ڈاکٹر مر حاکے۔۔۔؟؟ عائرز چپڑ کر بولا۔۔۔

دوست میں تمہارا ہوں لیکن تم اگر غلط کرو گئے تو میں تمہارا ساتھ نہیں دوں گا۔ اب میری ڈیوٹی کا ٹائم سٹارٹ ہو گیا میں جا رہا ہوں۔۔۔ لیکن میری بات پر غور ضرور کرنا۔۔۔ کہتے ہوئے چلا گیا۔۔۔

وہ جس قدر خوفزدہ ہو گئی ہو گی اب وہ دوبار اس ہوسپٹل میں قدم نہیں رکھتی۔۔۔ عائرز سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

مرحاکیا ہوا ہے آج تو ہوسپٹل بھی نہیں گئی اور ابھی تک کمرے سے بھی نہیں نکلی۔۔۔

اماں میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔۔ مجھے بخار ہے۔۔۔

وہ تو تیری شکل سے ہی لگ رہا ہے۔۔۔ کل سے تو ہو اسپٹل سے آکر کمرے میں بند ہے۔۔۔ اور اب تجھے بخار بھی ہو گیا۔۔۔ کیا کوئی بات ہوئی ہے ہو اسپٹل میں۔۔۔ حلیمہ نے فکر مندی سے پوچھا۔۔۔

نہیں اماں کوئی بات نہیں ہوئی بس شاید موسم کی وجہ سے ہو۔۔۔ تم فکر نہیں کرو ابھی دوائی کھاؤں گی تو ٹھیک ہو جاؤ گی وہ سچ نہیں بتانا چاہتی تھی کہ کبھی وہ پریشان نا ہو جائے۔۔۔

انشا اللہ۔۔۔ اچھا وہ کل تجھے دیکھنے والے آرہے ہیں۔۔۔

کون ہے وہ۔۔۔؟؟

ارے وہی ارمان تھا جس کا نام۔۔۔ حلیمہ نے اسے یاد دہانی کرائی۔۔۔

اماں میں اس لڑکے سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔ مرحانے سنجیدگی کہا۔۔۔

پر کیوں نہیں کریں گی۔۔۔

اماں اگر میں نے اس سے شادی کر لی تو آئزہ مجھ سے نفرت کریں گی۔۔۔ اور میں ایسا نہیں چاہتی۔۔۔

مرحاضہ بھلا تجھ سے نفرت کیوں کریں گی۔۔۔

اماں تم یہ بات جانتی ہو کہ آڑہ اس کے ساتھ رشتہ کرنا چاہتی تھی۔۔ اور اگر اس نے شان بھائی سے شادی کر بھی لی تو اسکی مین وجہ صرف دادی کی طبیعت تھی۔۔۔ تم خود بتاؤ اگر کبھی مجھے ارمان کے ساتھ اس کے گھر جانا پڑ گیا۔۔ تو کیا وہ مجھے پسند کریں گی۔۔۔

ہاں یہ تو ٹھیک کہہ رہی ہے۔۔۔ لیکن شاید وہ شان کے ساتھ ٹھیک ہو جائے اور یہ بات بھول جائے۔۔۔

نہیں وہ ایسی لڑکی نہیں ہے جو پرانی باتیں بھول جائے۔۔۔ وہ تو بال کی خال اتارتی ہے۔۔۔

لیکن پھر بھی کہو گی کہ ایک بار سوچ لے۔۔۔ حلیمہ بیگم نے مشورہ دیا۔۔۔

بہت سوچا ہے تبھی انکار کر رہی ہوں۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی بھی رشتہ آئے میں آرام سے ہاں کر لو گی۔۔۔

ٹھیک ہے جیسے تیری مرضی۔۔۔

شان پانچ دن ہو گئے ہیں آڑہ کو اس گھر میں آئے۔۔۔ لیکن مجال ہے جو وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی ہو۔۔۔ اور تم بھی اسے کچھ نہیں کہتے ہمارا کوئی کام ناکریں پر تمہارے لیے ناشتہ یا کھانا تو بنا سکتی ہے۔۔۔ رافیہ اسے چائے پکڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

امی میں آج اس سے بات کرتا ہوں آپ ٹینشن مت لے۔۔۔ اس نے شادی اپنی مرضی سے کی ہے مجھے تو لگا تھا میرے جانے کے بعد یہ باہر نکلتی ہوگی۔۔۔ اور آپکا ہاتھ بھی بٹاتی ہوگی۔۔۔ لیکن آپ کی باتوں نے تو مجھے حیران کر دیا۔۔۔ آپ روکے میں اسے ابھی باہر لے کر آتا ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

شکر ہے میرا بیٹا جو روکا غلام نہیں بنا۔۔۔ اچھا ہے اس کی بے عزتی کریں تاکہ اسے عقل آئے۔۔۔

امی آپ کس دنیا میں رہ رہی ہیں۔۔۔ آپکا بیٹا بہت تیز ہے بیوی کی برائی برداشت نہیں ہوئی تبھی اٹھ کر گئے ہیں۔۔۔ اور آپ سے کہہ گیا کہ میں اسے پوچھتا ہوں۔۔۔

آسیہ تم اپنے بھائی کو ایسا سمجھتی ہو۔۔۔ مجھے پتا ہے میرا بیٹا کس قدر سمجھدار ہے۔۔۔ محبت اپنی جگہ پر وہ اسے کھینچ کر رکھے گا۔۔۔

امی یہ نہیں وہ بھائی کو کھینچ کر رکھے گی۔۔۔ اتنے معصوم نہیں ہے جتنا آپ سمجھ رہی ہیں۔۔۔ آپ خود سوچے جب بھائی صبح آفس جاتے ہیں تو وہ میڈم سورہی ہوتی ہے۔۔۔ اور جب آتے ہیں تو تب بھی وہ کمرے میں ہوتی ہے اور ابھی بھی انھے کسی بات کا نہیں پتا۔۔۔ امی آپ معصوم ہیں اور بھائی کی باتوں میں آجاتی ہیں۔۔۔

رافیہ بیگم نے آسیہ کی بات سن تولی پر کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

شان اندر آیا تو آڑہ سامنے کھڑی اپنی زلفے سنوار رہی تھی۔۔۔ بیناد وپٹہ کے وہ شان کو بہکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔ کھانا ہے مجھے۔۔۔ آڑہ نے شان کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

آڑہ کی آواز پر چونکا۔۔۔

نہیں میں تمہیں کیوں کھانے لگا۔۔ تم بھلا کوئی کھانے کی چیز ہو۔۔ ویسے بینادو پٹے کے دل پر بجلیاں گرا رہی
ہو۔۔ شان نے خمار بھرے لہجے میں کہا۔۔

مجھ سے کوئی بھی فضول بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔ آڑہ نے تنبیہ کی۔۔

چلو بات نہیں کرتے اور کچھ کر لیتے ہیں کہتے ہوئے اسکے قریب آیا۔۔۔

اسکے قریب آنے پر آڑہ دو قدم پیچھے ہوئی۔۔ دیکھو شان اپنی حد میں رہو۔۔ اور دور ہٹو۔۔ مجھے نفرت ہے تم سے۔۔ اور میرے قریب آنے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔

ارے میری جان۔۔ نفرت کا کیا ہے ابھی محبت میں بدل دیتے ہیں۔۔ شان نے ایک جھٹکے سے اسے خود کے قریب کیا اور محبت سے اس کے رخسار کو اپنے ہونٹوں سے چھوا۔۔ اس سے پہلے وہ کوئی اور گستاخی کرتا آڑہ نے فوراً اسے خود سے دور کیا۔۔۔

گھٹیا انسان۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی مجھے چھونے کی۔۔۔
میں تمہارے ساتھ اب ایک پل کے لیے بھی نہیں رہو گی۔۔ آڑہ چیخنے والے انداز میں بولی۔۔۔

اپنے شوہر کو گھٹیا کہہ رہی ہو۔۔ کتنی بری بات ہے حالانکہ میں نے تو ابھی کچھ کیا ہی نہیں۔۔ وہ جتنے زور سے بولی تھی شان کی آواز میں اس قدر ہی شائستگی تھی۔۔۔

اسلیے گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں تاکہ تم کوئی اور حرکت نہ کرو۔۔۔

ارے ایسے کیسے جانے دوں۔۔۔ دادی کیا کہہ گی کہ میں تمہارا خیال نہیں رکھ رہا۔۔۔ اور ویسے بھی کیا کہو گی۔۔۔ کہ کیوں چھوڑ کر آئی ہو اپنا سسرال۔۔۔

جو بھی کہو تمہیں اس سے کیا۔۔۔ پر میں تمہارے ساتھ نہیں رہو گی۔۔۔

میری جان ٹھیک ہے جاؤ۔۔۔ میں بھی دادی کو فون کرو گا اور کہو گا پوچھے کیوں آئی ہے یہ اپنا گھر چھوڑ کر۔۔۔ اور اگر تم نے سچ نہیں بتایا تو میں بتاؤ گا۔۔۔ کہ دادی آپ کی پوتی کو میں نے ایک کس کی تھی تو اسکا منہ بن گیا کہ ایک کیوں کی ہے۔۔۔ اور وہ بھی صرف رخسار پر۔۔۔ شان نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔۔۔

اور آڑھ تو اسکی باتوں سے غصے میں لال ہو چکی تھی۔۔۔ بیٹا کچھ جواب دیے پیر پٹھ کر کمرے سے چلی گئی۔۔۔

اور شان نے اسکے جاتے ہی ہنسنے لگا گیا۔۔۔ چلو شکر ہے تم کمرے سے باہر تو نکلی۔۔۔



آج دو دن بدمر حاہو سپٹل آئی تھی۔۔۔ پر فلحال وہ کسی سے بھی بات نہیں کر رہی تھی۔۔۔

ڈاکٹر عائزہ آپ کو شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ جو آپ نے کیا وہ آپ کا ظرف تھا۔۔۔ آپ نے اپنا بدلہ لے لیا۔۔۔ حساب برابر ہو گیا۔۔۔

آپ پلیز ڈاکٹر محمد کو مت بتائیے گا انہیں اچھا نہیں لگے گا۔۔۔

ڈاکٹر عائزہ میں معاف کرنے والوں میں سے ہوں بدلہ لینے والوں میں سے نہیں۔۔۔ یہ آپ لوگو کا کام ہوتا ہے۔۔۔ دل میں بات رکھنا۔۔۔ پر میری نیچر میں کسی سے نفرت کرنا نہیں ہے۔۔۔ میں سب کی عزت کرتی ہوں چاہے کوئی میرا دشمن ہی کیوں نا ہو۔۔۔ آخری بات مرحانے اسکے قریب سے گزرتے ہوئے کہی تھی

اور عائزہ کو اسکی اس قدر سنجیدہ باتوں پر حیرانگی ہوئی۔۔۔

بھائی صاحب بس بھی کر دے اب مان بھی جائے اگلے ماہ کا پہلا ہفتہ شادی کے لیے بالکل مناسب ہے شہنیدہ کافی دیر سے رحمن صاحب کو منانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

دیکھو شہنشاہ یہ بہت جلدی ہے اتنی جلدی شادی کی تیاریاں کیسے ہونگی۔۔۔

بھائی سب ہو جائے گا۔۔۔ اور مجھے پتا ہے آپ لیٹ کیوں کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ لیکن میں آپ کو بتا دو جہیز کے نام پر میں ایک سوئی تک نہیں لوں گی۔۔۔

لیکن مجھے تو اپنی بیٹی کو کچھ دینا ہے نہ۔۔۔

اور اگر میں ہی انکار کر رہی ہوں تو پھر کیا بات رہ جاتی ہے۔۔۔ وہ میری بیٹی ہے۔۔۔ اور میرے گھر کی ہر چیز کی مالک اب رمشا ہی تو ہے۔۔۔ بس اب آپ ڈیٹ فکس کر دے جو میں کہہ رہی ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن عازز کو تو آجانے دو۔۔۔

لے آپ نے نام لیا اور وہ آگیا۔۔۔ سامنے سے عازز کو آتا دیکھ کر فوراً بولی۔۔۔

کیسی ہیں پھوپھو۔۔۔

ٹھیک ہوں میری جان۔۔۔ اچھا ہوا تم آگے ورنہ بھائی آج پھر مجھے شادی کی تاریخ نہیں دینے والے تھے۔۔۔

جی پھوپھو۔۔۔ عائر بس یہی کہہ سکا۔۔

مجھے اماں کے گھر جانا ہے۔۔ آؤرہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔

ہاں تو ٹھیک ہے نہ میں چھوڑ آؤگا اپنی جان کو جب وہ حکم کریں۔۔ شان نے محبت سے کہا۔۔

صبح۔۔۔

ٹھیک ہے میں آفس جانے سے پہلے تمہیں چھوڑ آؤگا۔۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ تم مجھ سے پہلے نہیں اٹھتی۔۔

تو کیوں میں اٹھوں تم سے پہلے۔۔ میں تمہاری نو کر تھوڑی ہوں جو تم اٹھو اور تمہارے لیے چائے لے کر کھڑی ہوں کہ لے صاحب جی آپ کی چائے۔۔۔ آؤرہ مزے سے اکیٹنگ کرتے ہوئے بولی۔۔

اسکے جواب پر شان ہنس دیا۔۔۔ میری جان نوکرانی نہیں لیکن بیوی تو ہونہ۔۔۔ ویسے بھی میں خود بھی چاہتا ہوں کہ تم لیٹ ہی اٹھا کرو۔۔۔ آفس جاتے ہوئے تھوڑا فریش ہو کر جاتا ہوں۔۔۔ شان نے اپنے ہونٹوں پر انگلی پھیر کر کہا جس کا مطلب وہ خوب سمجھ گئی تھی۔۔۔

کیا کرتے ہو میرے ساتھ۔۔۔؟؟ آڑہ کو خود بھی سمجھ نہیں آئی تھی اس نے اس قدر بے تکا سوال کیوں کیا۔۔۔

اب ایسے بتاؤ گا تو سمجھ نہیں آئے گی۔۔۔ کر کے بتانا پڑے گا۔۔۔ شان معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

خبردار میرے قریب بھی آئے تو۔۔۔ اس دن میں نے پتا نہیں کیوں معاف کر دیا پر آج نہیں کروں گی۔۔۔ آڑہ نے دھمکی دی۔۔۔

انف میری جان آپ کی یہ دھمکیاں۔۔۔ جان لے لے گی میری۔۔۔

ویسے تم شروع سے اس قدر بے شرم تھے۔۔۔

ارے کہا یا یہ تو تم سے شادی کے بعد اتنا بے شرم ہو گیا ہوں۔۔۔ ورنہ تو میں موویز میں بھی ایسے ویسے سین نہیں دیکھتا تھا۔۔۔

کیا مطلب ہے کہ شادی کے بعد۔۔۔؟؟ آؤرہ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اب تم خودی بتاؤ جب آپ کی بیوی بینا دوپٹے کے گھوڑے گدھے بیچ کر سوئی پڑی ہوگی۔۔۔ تو میرا جیسا کوئی بھی معصوم شوہر تھوڑی تو بے شرمی والی حرکت کر ہی سکتا ہے۔۔۔

میں تمہاری جان لے لوگی بے ہودہ انسان۔۔۔

جان تم ہی تو ہو میری۔۔۔ اور خود کی جان میں تمہیں لینے نہیں دوں گا۔۔۔ کہتے ہوئے بیڈ کی طرف آیا۔۔۔

خبردار میرے بیڈ پے لیٹے تو۔۔۔ ورنہ میں اٹھ کر چلی جاؤ گی باہر۔۔۔

اس سے پہلے وہ اسے کچھ کہتا لائٹ چلی گئی۔۔۔

انف یہ لائٹ۔۔۔ آؤرہ غصہ میں بولی۔۔۔

اور شان تو دل میں لائٹ جانے کا شکر ادا کر رہا تھا۔۔۔

ہاے ہم غریب لوگوں کے گھر تو یو پی ایس بھی نہیں ہے۔۔۔ اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔

کیا ایک موم بتی بھی نہیں ہے تمہارے گھر۔۔۔؟؟ آڑہ چیڑ کر بولی۔۔۔

نہیں کیونکہ اب لائٹ جانا بند ہو گئی تھی اسلیے میں لے کر ہی نہیں آتا۔۔۔ چلو کوئی بات نہیں میں فون کی لائٹ ان کر دیتا ہوں۔۔۔۔ کہتے ہوئے لائٹ ان کی۔۔۔۔ اور باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

تم کہا جا رہے ہو۔۔۔؟؟

باہر آج میرا صوفے پے سونے کا موڈ نہیں ہے اسلیے باہر جا رہا ہوں۔۔۔ شان کندھے اچکا کر بولا۔۔۔

جب تک لائٹ نہیں آجاتی تم کمرے میں ہی سو جاؤ۔۔۔ آڑہ کا انداز اب کی بار کچھ نرم تھا۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن پھر میں نے بیڈ پر تمہارے ساتھ سونا ہے۔۔۔ اگر میری شرط منظور ہے تو ٹھیک ورنہ میں جا رہا ہوں۔۔۔ شان جانتا تھا کہ وہ اندھیرے سے ڈرتی ہے اس لیے وہ اسے روکنے کیلئے اسکی بات ضرور مانے گی۔۔۔

مجھے منظور ہے۔۔۔ لیکن جب تک لائٹ نہیں آتی صرف تب تک۔۔۔ اسکے بعد تم صوفے پر سو یہاں باہر مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔

آج تو اللہ کریں ساری رات ہی لائٹ نا آئے۔۔۔ شان بڑبڑایا۔۔۔

تم نے کچھ کہا۔۔۔

نہیں میری جان۔۔۔ میں تو کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔

اور مجھ سے دور ہو کر لیٹو۔۔۔

یار اب میرا چھوٹا سا بیڈ ہے تھوڑا دور ہو تو ٹھانیچے گروں گا۔۔۔ شان معصومیت سے بولا۔۔۔

شان کی بات پر آڑہ دانت پیس کر رہ گئی۔۔۔

ابھی وہ لیٹی ہی تھی کہ شان نے اسکے پیٹ پر اپنا بازو رکھا۔۔۔

شان کی حرکت پر آڑہ فوراً اٹھ کر بیٹھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ شان نے ہنسی دبا کر پوچھا۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔

کونسی بد تمیزی میری جان۔۔۔

تم اتنے بچے نہیں ہو جو تمہیں ناپتا ہو۔۔۔ اٹھو یہاں سے نہیں سنا مجھے تمہارے ساتھ چلو صوفے پر۔۔۔

نہیں میں پھر باہر ہی جا کر سوں گا۔۔۔

شان کی بات پر آڑہ نے خود پر ضبط کیا۔۔۔ نہیں تم باہر نہیں جاؤ گئے۔۔۔

پھر جیسے میں سو رہا ہوں مجھے سونے دو۔۔۔ ورنہ جیسے تمہاری مرضی۔۔۔

افف کہا پھنس گئی۔۔۔

ہممم۔۔۔ بولو پھر جاؤں۔۔۔؟؟ شان نے آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

نہیں۔۔۔

گڈ۔۔۔ چلو اب خاموشی سے سو جاؤ۔۔۔ بہت نیند آرہی ہے مجھے۔۔۔

آرہ کابس نہیں چل رہا تھا کہ آج وہ شان کا گلاب دے۔۔۔

شان نے ایک جھٹکے سے اسے خود کے قریب کیا۔۔۔ آرہ شان کے اس قدر قریب تھی کہ شان اسکی گرم سانس اپنے چہرے پر محسوس کر سکتی تھی۔۔۔ اور شان کا ہاتھ اپنی کمر پر۔۔۔

شان۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی شان نے اسے ہونٹوں پر اپنی انگلی رکھی۔۔۔

اب ایک اور لفظ نہیں۔۔۔ اس بار انگلی رکھ کر چپ کروا آیا ہے اگلی بار اپنے خوبصورت ہونٹوں سے کرواؤ گا اسلیے
ایک دم چپ۔۔۔ کہتے ہوئے آنکھیں موند لی۔۔۔

آرہ نے بھی مجبوراً ہتھیار ڈال کر آنکھیں بند کی۔۔۔



تھنکس ڈاکٹر ابرار آپ نے اس دن۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی ابرار نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

میں نے کچھ نہیں کیا اور جو کچھ ہوا میں سب بھول چکا ہوں پلیز اب بھی بھول جائیں اور اب مجھے تھنکس کہہ کر
شرمندہ مت کیجئے۔۔۔ آپ سے عازر نے معافی مانگی تھی۔۔۔

جی۔۔۔

چلو شکر ہے۔۔۔ ورنہ وہ ایسا ہے نہیں کے اپنی غلطی کی فوراً معافی مانگ لے۔۔۔

اب مرحا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اسکی بات کا کیا جواب دے۔۔۔ بس وہی یہی سوچنے لگی کہ کس قدر اچھے انسان ہیں ڈاکٹر ابرار۔۔۔ اور ایک وہ ہے جسے ہر وقت کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیے ہوتا ہے۔۔۔ اسے تنگ کرنے کا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ ابرار نے اسے کھوائے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

نہیں کچھ نہیں۔۔۔ بس ایسے ہی۔۔۔

خوش خوش رہا کریں۔۔۔ آپ کو پتا ہے اگر ہم فریش ہونگے خوش ہونگے تو ہی ہم اپنے پیشنٹ کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔۔۔ اگر ہم ہی ڈپر یس ہو تو کیسے پیشنٹ کو چیک کرے گئے۔۔۔

جی ڈاکٹر ابرار آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔۔ میں تو ویسے ہی ہر وقت خوش رہتی ہوں۔۔۔

اچھی بات ہے۔۔۔ پھر کچھ یاد آنے پر بولا۔۔۔ ڈاکٹر مرحا آپ کو ڈاکٹر محمد بولار ہے تھے۔۔۔ مجھے بتانا یاد نہیں رہا۔۔۔ اب یاد آیا تو سوچا بتا دوں۔۔۔ ابرار نے اطلاع دی۔۔۔

جی ٹھیک ہے میں پھر انکی بات سن کر آتی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے آگئے بڑھ گئی۔۔۔

میں اندر آسکتی ہوں۔۔۔؟؟؟

جی ڈاکٹر مرحا آپ سکتی ہیں۔۔۔ ڈاکٹر محمد نے خوش دلی سے جواب دیا۔۔۔

مرحہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی انکے سامنے آئی۔۔۔

ان سے ملے یہ ڈاکٹر عائز کے فادر اور میرے بہت اچھے دوست رحمن صاحب ہیں۔۔۔ ڈاکٹر محمد سامنے بیٹھے
رحمن صاحب کا تعارف کرواتے ہوئے بولے۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ کیسی ہیں بیٹا آپ۔۔۔ رحمن صاحب نے محبت سے پوچھا۔۔۔

جی ٹھیک ہوں الحمد للہ۔۔۔

رحمن ماشاء اللہ ہماری ڈاکٹر مرہا بہت ہی ذہین ہیں۔۔۔ بہت اچھے سے ڈیل کرتی ہیں پیشنٹس کو۔۔۔

بہت اچھی بات ہے۔۔۔ اللہ آپ کی نصیب اچھے کریں۔۔۔ رحمن صاحب نے دل سے دعا دی۔۔۔

رشتہ تو کوئی آنہیں رہا نصیب کہا سے اچھے ہوں گئے۔۔۔ مرہادل میں ہی سوچ کر رہ گئی۔۔۔

ڈاکٹر مرزا آپ دو دن کیوں نہیں آئی سب خیر تھی۔۔۔

ڈاکٹر محمد کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔

جی وہ میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔ دل تو اسکا چاہا تھا کہ ڈاکٹر محمد کے سامنے اس کے والد کو بتائیں کہ کس کی وجہ سے اسکی طبیعت خراب ہوئی تھی۔۔۔ لیکن پھر اسے اپنا دیا ہوا لیکچر یاد آ گیا۔۔۔

اللہ آپ کو صحت آتا کریں۔۔۔

جی۔۔۔ میں جاؤں۔۔۔؟؟

جی جی آپ جاسکتی ہیں۔۔۔ ڈاکٹر محمد نے مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

مرحہ کے جاتے ہی رحمن صاحب ڈاکٹر محمد کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔

بہت اچھی بیٹی ہے اور کس قدر سادہ بھی۔۔۔

یہ تو ہے۔۔۔ بہت ہی سادہ طبیعت کی مالک ہیں۔۔۔

اور انکی بات پر رحمن کسی سوچ میں پڑھ گئے۔۔۔

کیا لاؤ کھانے کے لیے۔۔۔؟؟ اور ویسے تو نے اچھا نہیں کیا تجھے صبح اس سے پوچھنا تو چاہیے تھا کہ وہ اندر کیوں نہیں آ رہا۔۔۔ حلیمہ اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اماں کیا ہے۔۔۔ میں کیوں پوچھتی آنا ہوتا تو آ جاتا۔۔۔ اب نہیں آیا تو دیر ہو رہی ہو گی۔۔۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں تھی اس سے پوچھنے کی۔۔۔ اور فلحال میرا دل نہیں کر رہا کچھ بھی کھانے کو۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ ویسے سب تیرا ساتھ وہاں ٹھیک ہے نہ۔۔۔

ارے اس سے کیا پوچھتی ہے۔۔۔ رافیہ سے پوچھ کے یہ انکے ساتھ ٹھیک ہے۔۔۔ دادی فوراً بولی۔۔۔

دادی آپ تو چپ ہی رہے یہ سب آپ کی وجہ سے ہو رہا ہے۔۔ آپ نے ہی مجھے پھنسا آیا ہے۔۔ آڑہ چیر کر بولی۔۔۔

ہائے میں بیچاری تو بستر مرگ پر پڑی تھی مجھے کہا دنیا کی ہوش تھی۔۔ اور تو مجھ پر سب ڈال رہی ہے۔۔۔

دادی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔؟؟ آپ نے ہی مجھے کہا تھا کہ شان سے شادی کر۔۔ اور اگر میں نے ایسا نہ کیا تو آپ مجھے مرنے کے بعد اپنے قریب نہیں آنے دے گی۔۔ آڑہ نے یاد دہانی کرائی۔۔۔

مجھے لگتا ہے حلیمہ تیری بیٹی پاگل ہو گئی ہے۔۔۔ بھلا میں اس سے یہ بات کیوں کہو گی۔۔۔ دادی بڑی صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

دادی اتنی جلدی تو سیاست دان اپنا بیان نہیں بدلتا جتنی جلدی آپ نے اپنا بیان بدل دیا۔۔۔

دیکھ جب سے میں ہو اسپتال سے آئی ہوں تب سے مجھے کوئی پیچھلی بات یاد نہیں۔۔۔ اور ویسے بھی تو اتنی اچھی کہا جو میرے کہنے پر شان سے شادی کر لے یہ تو تیرا اپنا دل تھا جو تو فوراً مان گئی۔۔۔

اگر میرا دل ہوتا تو میں کب سے ہاں کر دیتی آپ کے ہو اسپتال جانے کا انتظار نہ کرتی۔۔۔

اچھا چلو جو ہونہ تھا وہ ہو گیا۔۔۔ پرانی باتیں بھول جا۔۔۔ یہ بتا کے رہے گی یا آج ہی جانا ہے۔۔۔ حلیمہ نے بات بدلی۔۔۔

مجھے آج نہیں جانا میں کچھ دن یہی رہوں گی۔۔۔

کیوں یہاں کسی کی شادی ہو رہی ہے جو تو اتنے دن رہے گی۔۔۔

دادی یہ میرا گھر ہے میں جتنے دن مرضی رہوں۔۔۔ آڑھ کندھے اچکا کر بولی۔۔۔

اس سے پہلے دادی کوئی جواب دیتی سامنے سے شان آتا نظر آیا۔۔۔

ارے وہاں میرا بیٹا آیا ہے۔۔۔

اور شان کو دیکھ کر تو آڑھ کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔۔

کیسی ہیں دادی۔۔۔؟؟ شان نے انکے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔ جا حلیمہ میرے پوتے کے لیے اچھی سی چائے بنا کر لا۔۔۔ پھر اچھا سا کھانا بھی بنا۔۔۔

جی بی جی کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

دادی بس چائے پیوگا کھانا نہیں کھانا۔۔۔ میں آڑہ کو لینے آیا تھا۔۔۔

اسکی بات پر تو آڑہ کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی۔۔۔

میں نے تمہیں کہا بھی تھا کہ مجھے کچھ دن یہی رہنا ہے پھر لینے آنے کی وجہ۔۔۔

وومیں۔۔۔ اس پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتا دادی نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

اس کا دل نہیں لگتا ہوگا تیرے بغیر اسلیے لینے آگیا۔۔۔ اور ویسے بھی تو نے یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔۔۔

دادی اروحہ کو جب عارف بھائی لینے آتے ہیں تب تو آپ یہ نہیں کہتی۔۔۔ اور اب میری بار۔۔۔

ارے وہ بیچاری سے تو وہ محبت ہی نہیں کرتا۔۔۔ میں کہتی ہوں تو وہ فوراً مان جاتا ہے کہ رکھو اسے یہاں۔۔۔ پر یہ
کہا مانے گا۔۔۔ ویسے بھی اسکا تو ایک بیٹا ہے۔۔۔ اور اسکی وجہ سے میں اسے یہاں رکھتی ہوں۔۔۔ جب تجھے بھی
اللہ اولاد دے گا۔۔۔ تو تجھے بھی رکھا کرو گی۔۔۔

دادی کی بات پر جہاں آڑہ کا پارا ہائی ہوا تھا تو وہی شان کو اپنی مسکراہٹ پر قابو پانا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

دادی میں باہر بانیک سے چابی نکلنا بھول گیا۔۔۔ ابھی لے کر آتا ہوں۔۔۔ کہہ کر فوراً باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

دیکھ رہی ہے ماشاء اللہ کس قدر شرمیلا ہے میرا پوتا۔۔۔ بہت ہی شرم والا ہے۔۔۔ لیکن تجھے شرم نہیں آتی۔۔۔

دادی یہ آپ کی سامنے ہی شرمیلا بن رہا ہے ورنہ آپ نہیں جانتی اس کو اور اس کی شرافت کو۔۔۔ آڑھ منہ بنا کر بولی۔۔۔

ہاں بہی مجھے کیسے پتا ہو گا تو اسکی بیوی ہے تو بہی بہتر جانتی ہو گی۔۔۔ اور کہتے ہیں نہ جیسی لڑکی ہوتی ہے ویسے ہی اسکو شوہر ملتا ہے۔۔۔

دادی اب میں یہاں آیا ہی نہیں کروں گی۔۔۔ آپ بولاؤ گی تب بھی نہیں۔۔۔ بیشک وہاں میرا ساتھ جیسا بھی سلوک ہو۔۔۔

بہت اچھی بات ہے میں تو بہت خوش ہوں گی تو نہ ہی آیا کر یہاں۔۔ اور تو کونسا میرے بچپن کی سہیلی ہے جسے میں ملنے کے لیے بولاؤں گی۔۔۔ اور اتنا تو مجھے یقین ہے کہ تو رافیہ کو ساس کی کمی محسوس نہیں ہونے دے رہی ہوگی۔۔۔

دادی کی بات پر وہ پیرٹھ کر اندر چلی گئی۔۔۔

ایک تو یہ لڑکی پتا نہیں کیا کرتی ہوگی میری معصوم پوتے کے ساتھ۔۔۔ غلطی ہوگئی جو میں نے اسے اپنی گوڑتی دے دی تھی۔۔۔ یہ تو میرے سے بھی چار ہاتھ آگئے ہے۔۔۔ آؤرہ کہ جاتے ہی دادی خود کالمی کرنے لگی۔۔۔



یہ آپ کا کارڈ۔۔۔ عائز نے مر حاکور مشاکی شادی کارڈ پکڑا یا۔۔۔

یہ کس کا شادی کارڈ ہے۔۔۔؟؟ مر حانے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

میری سسٹر کی شادی ہے۔۔۔ سب کو انوائٹ کر رہا تھا تو سوچا آپ کو بھی کر دوں۔۔۔ عائر نے ایسے کہا جیسے اس پر احسان کر رہا ہو۔۔۔

تھنکس۔۔۔ لیکن میں نہیں آسکتی۔۔۔ میں ان لوگوں کی شادی پے نہیں جاتی جن سے میرا تعلق نہ ہو۔۔۔ مرحا کے لہجے میں تلخی واضح تھی۔۔۔

ڈاکٹر مر حاپلیز چلے آپ بھی۔۔۔ ہم سب بھی جا رہے ہیں۔۔۔ آپ بھی چلے۔۔۔ اب تو آپکا تعلق بن ہی گیا ہے ڈاکٹر عائر سے۔۔۔ ابرار نے خوش دلی سے کہا۔۔۔

ڈاکٹر ابرار لیکن میں۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی عائر نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

اگر ڈاکٹر مر حا نہیں چاہتی تو آپ انہیں فورس مت کریں ڈاکٹر ابرار۔۔۔

نہیں میں چلو گی۔۔۔ آپ کی بات میں کیسے ٹال سکتی ہوں ڈاکٹر ابرار۔۔۔ میں ضرور جاؤں گی۔۔۔

مجھے پتا تھا آپ میرا کہا کبھی نہیں ٹالے گی۔۔۔ تھنکس۔۔۔

جیسا بھی چاہتی تھی پر تم شادی کبھی کرنے کا نہیں سوچا تھا۔۔۔

یہ تو پھر تمہاری خوش قسمتی ہے۔۔۔ ورنہ مجھ جیسا شوہر پانے کے لیے لڑکیاں تہجد پڑھتی ہیں۔۔۔ شان نے فخر یہ انداز میں کہا۔۔۔

یقیناً وہ مرحا کی پیشینٹ ہو گئی۔۔۔ آڑہ کندھے اچکا کر بولی۔۔۔

تمہاری غلط فہمی ہے۔۔۔ ویسے مجھے اروحہ بتا رہی تھی کہ تمہیں امیر اور رونٹک لڑکے پسند تھے۔۔۔ اور یقیناً شادی بھی ایسے ہی لڑکی سے کرنا چاہتی تھی۔۔۔

جب پتا ہے تو پھر پوچھ کیوں رہے ہو۔۔۔ آڑہ چیر کر بولی۔۔۔

وہ تو میں بس اسلیے پوچھ رہا ہوں کہ یہ سب تو مجھ میں بھی ہیں۔۔۔ لیکن پھر تم مجھے پسند کیوں نہیں کرتی۔۔۔ حلا نکہ شادی سے پہلے مجھے لگتا تھا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔ لیکن جب امی کو تم نے انکار کیا تو مجھے بہت حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔

پہلے تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کہا سے امیر ہو۔۔ گاڑی تک تو ہے نہیں۔۔ اور میں تم سے کوئی محبت نہیں کرتی تھی۔۔ تم سے کرن سمجھ کر ہنس کر بات کیا کر لی تھی تم تو پاگل کی طرح میرے پیچھے ہی پڑ گئے۔۔

یار گاڑی کا کیا ہے۔۔ وہ بھی مجھے آفس سے ایک دو ماہ تک مل جائے گی۔۔ اور امیر دل کا ہونا چاہیے جو کے میں بہت زیادہ ہوں۔۔۔

میرا دماغ مت خراب کرو۔۔ مجھے تم پے پہلے ہی بہت غصہ ہے۔۔ آڑہ نے تلخی سے کہا۔۔

میں کیا کروں مجھے صوفے پر سونے کی عادت ہو گئی ہے۔۔ اب تمہارے بغیر تو مجھے بیڈ پر سونا پڑتا سیلیے لے آیا۔۔

تمہاری وجہ سے میں مرحا سے بھی نہیں مل پائی۔۔

اچھا دو دن بعد پھر چھوڑ آؤ گا۔۔ لیکن ایک مسئلہ ہے۔۔۔

کونسا مسئلہ۔۔؟؟ آڑہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔

یہی کے دادی نے کہا تھا کہ جب تمہاری اولاد ہوگی تب وہ بھی تمہیں اپنے پاس رکھا کریں گی۔۔ میں سوچ رہا۔۔ اس سے پہلے شان مزید کچھ کہتا۔۔ آڑہ نے تکیہ اسکی طرف اچھلا جو شان نے بہت ہی مہارت سے کچھ کیا۔۔

خبردار جو تم نے ایسا کچھ سوچا۔۔ میں تم سے جان چھوڑانے کے چکر میں ہوں اور تم مجھے نئی مصیبت میں ڈالنا چاہتے ہو۔۔

ارے میری جان مجھ سے جان چھوڑانا اب تمہارے بس کی بات نہیں ہے۔۔ اور وہ مصیبت نہیں بلکہ ہمارے پیار کی نشانی ہوگی۔۔ شان نارمل انداز میں بولا۔۔

خواب دیکھنے سے کچھ نہیں ہوگا۔۔ آڑہ خود پر کمفرٹراڑھتے ہوئے بولی۔۔

یہ خواب جلد تعبیر میں بدلے گا میری جان۔۔

آڑہ مینا جواب دیے۔۔ کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔

انتظار کی گھڑیاں ختم ہو گئی تھی۔۔۔ آج رمشا اور داؤد کی شادی کا دن تھا۔۔۔ ہر طرف گہما گہمی تھی۔۔۔ سب بے انتہا خوش تھے سوائے رمشا کے۔۔۔ وہ لال جوڑے میں اپنے خواب اور کسی کی یادوں کو دل میں دفن کیے بیٹھی تھی۔۔۔ آنسو تھے کے بن برسات کی طرح برس رہے تھے۔۔۔ سب کو لگ رہا تھا کہ باپ اور بھائی سے بچھڑنے کی وجہ سے وہ اتنا رو رہی ہے۔۔۔ پر کون جانے وہ آج کسی اور سے بھی بچھڑ رہی ہے۔۔۔

مولوی صاحب آچکے تھے۔۔۔ نکاح کے الفاظ اسکی روح کو چھلانی کرنے کے لیے کافی تھے۔۔۔

عدن مجھے لگتا ہے جب میرا تم نکاح سے ہو رہا ہو گا تو میں خوشی کے مارے مولوی صاحب کے پوچھنے سے پہلے ہی قبول ہے کہہ دو گی۔۔۔

اور اگر میری جگہ کسی اور کا نکاح۔۔۔ اسکی بات پر رمشانے فوراً اسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔۔۔

میں مر جاؤں گی پر تمہارے علاوہ کسی سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔

کوئی کسی کے لیے نہیں مرتا میری جان۔۔۔

آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔ مولوی صاحب کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ اور اس کے خیال سے واپس آئی۔۔۔

اٹکتی ہوئی سانس سے رمشانے بامشکل جواب دیا۔۔۔

قبول ہے۔۔۔

رمشا کی رضامندی پر سب ایک دوسرے کو مبارک باد دیے رہے تھے۔۔۔

اور وہ دل میں اپنی بے وفائی کا ماتم مانا رہی تھی۔۔۔

یار تم لیٹ ہو گئے کتنی بری بات ہے۔۔۔ نکاح بھی ہو گیا۔۔۔ عائز نے بظاہر خفگی سے کہا۔۔۔

سوری بس تمہیں پتا ہے نہ ان لڑکیوں کی تیاری۔۔ ڈاکٹر مرحا تو تیار تھی جب میں انھے پک کرنے گیا۔۔ لیکن تمہیں سحر کا تو پتا ہی ہے۔۔۔ اس سے پہلے ابرار مزید کچھ کہتا۔۔ عائرز کی نظر مر حار پر پڑی جو سادہ بلیک ڈریس میں غضب ڈھار ہی تھی اوپر سے کھولے بال اور ہلکی ریڈ لپسٹک۔۔ عائرز کو نظر ہٹانا مشکل ہو رہا تھا اس نے تو جب سے دیکھا تھا مر حار کو گلاس لگائیں۔۔ ٹیل پونی کیے رف سی حالت میں دیکھا تھا پر آج تو وہ قیامت ڈھار ہی تھی۔۔۔

السلام علیکم انکل۔۔۔ مرہاکی آواز پر عائرہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔ جور حمن صاحب سے مخاطب تھی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ سب آئے ہیں۔۔۔ پر تھوڑا لیٹ ہو گئے... لیکن کوئی بات نہیں آپکا آنا ہی ہمارے لیے بہت خوشی کی بات ہے۔۔۔ کیوں عائرہ۔۔۔

جی بابا۔۔۔

چلو تم اپنے دوستوں کو کمپنی دو میں ابھی آیا۔۔۔ کہتے ہوئے چل دیے۔۔۔

رحمن صاحب کے جانے کے بعد سحر اسکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ارے عائرہ آج تو تم بڑے ہی ہنڈسم لگ رہے ہو۔۔۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ مرحانے اور تم نے سیم کلر پہنا ہے مجھے پتا ہوتا تو میں بھی بلیک ہی پہن کر آتی۔۔۔

اور اگر مجھے پتا ہوتا تو کبھی نہ پہن کے آتی مرحانے دل میں سوچا۔۔۔

چلو آجاؤ۔۔۔ کھانا لگ گیا ہے۔۔۔ کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ عائرہ نے بات بدلی۔۔۔

جی۔۔۔ کہتے ہوئے سب آگے بڑھ گئے۔۔



رخصتی کے بعد رمشا کو داؤد کے روم میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔ وہ خاموشی سے سر جھکائیں اپنے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔

عدن بتاؤ نہ مجھے منہ دیکھائی میں کیا گفٹ دو گئے۔۔۔

رمشا کیا ہو گیا ہے یا اتنی پلاننگ مت کیا کرو کتنی بار کہا ہے۔۔۔ ابھی جو لمحے ملتے ہیں انہیں خوبصورت بنایا کرو بس۔۔۔

عدن تو یہ وقت بھی تو آئے گا نہ جب میں دلہن بن کر بیٹھی ہو گی اور تمہارا بے صبری سے انتظار ہو رہا ہو گا کہ کب تم روم میں آؤ گئے۔۔۔ اور میری تعریف میں زمین آسمان ایک کر دو گئے۔۔۔

اف تمہاری یہ باتیں۔۔۔۔

دروازہ کھولنے کی آواز پر رمشانے چونک کر سامنے دیکھا۔۔ داؤد چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اسکے قریب آ کر بیٹھا۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔؟؟

ٹھیک۔۔۔ رمشانے مختصر جواب دیا۔۔۔

تم اس شادی سے خوش نہیں ہو یہ بات میں جانتا ہوں۔۔۔ لیکن میں پوری کوشش کرو گا کہ اگر تمہارے ہونٹوں پر مسکان نہیں لاسکتا تو تمہاری آنکھ میں آنسو بھی نہ آنے دوں۔۔۔ داؤد کا لہجہ محبت سے بھر پور تھا۔۔۔

رمشانے اب کی بار اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

کیا تم کچھ نہیں کہو گی۔۔۔ داؤد نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

میں آپ کو کچھ بتانا چاہتی ہوں۔۔۔ رمشا جھجکتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا۔۔؟؟

ر مشا خاموش ہو گئی۔۔۔ جیسے سب الفاظ دم توڑ گئے ہوں۔۔۔

بتاؤ کیا بتانا چاہتی ہو۔۔۔؟؟ داؤد نے سوالیہ نظروں سے اسکے جھوکے ہوئے چہرے کو دیکھا۔۔۔

اپنے اور عدن کے بارے میں۔۔۔۔

ہم بولو۔۔۔ وہ جانتا تھا یقیناً عدن وہی ہو گا جس سے ر مشا محبت کرتی تھی۔۔۔

آج سے دو سال پہلے میں اکیڈمی جایا کرتی تھی۔۔۔ وہاں سے واپس پر کبھی کبھار لائبریری بھی۔۔۔ ایک دن جب میں گئی تو وہاں عدن وہی بک پڑھ رہا تھا جو میں روز پڑھنے جاتی تھی۔۔۔ میری جب اس پر نظر پڑی۔۔۔ تو شاید پہلی نظر میں ہی اسے دل دے بیٹھی وہ اس قدر خوبصورت تھا۔۔۔ اور نہ صرف خوبصورت بلکہ جب میں نے اس سے بک مانگی تو اسکی آواز دل کو چھو گئی۔۔۔ میں نے زندگی میں اس قدر پرفیکٹ لڑکا کبھی نہیں دیکھا۔۔۔ اس میں بلا کی عاجزی تھی۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں اسکے ساتھ جا کر بیٹھنے لگی۔۔۔ وہ مجھ سے زیادہ باتیں نہیں کیا کرتا تھا۔۔۔ لیکن پھر بھی میں کوئی نہ کوئی بات کر کے اسے بولنے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔۔ پھر آہستہ آہستہ ہم میں کافی دوستی ہو گئی۔۔۔ وہ اور میں ایک ہی وقت پر لائبریری آنے لگے۔۔۔ اور پھر سارا سارا

دن فون پے باتیں۔۔۔ میں صرف بولتی تھی اور وہ سنتا تھا۔۔۔ مجھے بس یہ تھا کہ ایک بار وہ مجھ سے محبت کا اظہار کر دے تو میں فوراً بابا سے بات کروں۔۔۔ لیکن اس نے نہیں کیا۔۔۔ پھر مجھے خود ہی ہمت کر کے اسے کہنا پڑا۔۔۔ تو اس کا جواب یہ تھا کہ سوچ لو میرے ساتھ زندگی گزارنا بہت مشکل ہو گا۔۔۔ میں نے بھی کہا مجھے پرواہ نہیں ہے۔۔۔

داؤد بینا پلک جھپکے خاموشی سے اسکی بات سن رہا تھا۔۔۔

اس کا مجھے فون آیا۔۔۔ کہنا لگا مشامیری چھوٹی ختم ہو گئی ہے میں واپس جا رہا ہوں۔۔۔ مجھ سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کہا جا رہا ہے۔۔۔ میں نے تو کبھی اسکی جاب کے بارے میں پوچھا ہی نہیں تھا۔۔۔ پھر میں نے اس سے ملنے کا کہا۔۔۔

جس دن ہم آخری بار ملے تھے وہ ملاقات مجھے کبھی نہیں بھول سکتی میں نے اس سے ڈھیروں باتیں کی فیوچر پلاننگ کی۔۔۔ لیکن پھر بھی پوچھنا یاد نہیں رہا کہ وہ کہا جا رہا ہے کیا جاب کرتا ہے۔۔۔ لیکن جب وہ جانے لگا تو مجھے کہا میری لیے دعا کرنا کہ میں اپنے ملک کے لیے کچھ کر سکوں۔۔۔ میں اسکی بات پر ہنس دی۔۔۔ کیا ہو گیا ہے عدن تم تو ایسے کہہ رہے ہو جیسے باڈر پر جا رہے ہو۔۔۔ ہاں

باڈر پر ہی جا رہا ہوں۔۔۔ میں ایک فوجی ہوں اور میری ڈیوٹی اس بار آزاد کشمیر لگائی گئی ہے۔۔۔ پتا نہیں میں تمہارے نصیب میں لکھا ہوں یا نہیں۔۔۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا میں واپس نہیں بھی آیا۔۔۔ تو جہاں تمہارے

گھر والے تمہاری شادی کریں خاموشی سے کر لینا۔۔۔ میں تم سے دور رہنا چاہتا تھا پر یہ مجھ سے نہیں ہو پایا۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی میں تم سے محبت کر بیٹھا۔۔۔ اور آج جس افیت سے گزر رہا ہوں تم سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔ ایک طرف ملک سے وفاداری ہے۔۔۔ اور ایک طرف تم میری محبت ہو۔۔۔ لیکن کیا کروں اس ملک سے بڑھ کر کچھ نہیں ہوتا ایک فوجی کے لیے اپنی محبت بھی نہیں۔۔۔ تم سے زیادہ اسے میری ضرورت ہے۔۔۔ اس نے بات مکمل کی تو میں سکتے کے عالم میں بیٹھی اسکی بات سن رہی تھی اس وقت وہ بول رہا تھا اور میں سن رہی تھی۔۔۔ میں نے بس یہی پوچھا کہ تم واپس آؤ گئے۔۔۔؟ دیکھو مشا میں نہیں جانتا کہ میں واپس آؤ گا یا نہیں۔۔۔ لیکن میں تمہیں کوئی جھوٹی امید بھی نہیں دلا سکتا۔۔۔ ہاں اگر واپس آ گیا تو آتے ہی تم سے شادی کر لو گا۔۔۔ اور اگر نہیں آیا تو سمجھ لینا میں تمہارے علاوہ صرف موت کا ہو گیا۔۔۔ کہتے ہوئے وہاں سے جانے لگا میں نے اسے روکا تو بولا۔۔۔ اگر ایک پل کے لیے بھی رکا تو کمزور پڑ جاؤں گا۔۔۔ وہ چلا گیا تھا اور میں وہی بت بنی بیٹھی رہی۔۔۔ رمشا کی رونے سے آواز اٹک رہی تھی۔۔۔

تو کیا اس نے تم سے کوئی رابطہ نہیں کیا۔۔۔؟؟ داؤد خود بھی نہیں جانتا تھا کہ وہ کیوں ایسا سوال پوچھ رہا ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔ کچھ بعد دن میں نے ٹی وی پر نیوز سنی جس میں تین فوجیوں کے شہید ہونے کا بتا رہے تھے اور ان میں سے ایک عدن بھی تھا۔۔۔ میرا تو وہ دن قیامت کا تھا۔۔۔ داؤد آپ نے اس دن کہا تھا نہ کہ وہ بے وفا تھا۔۔۔ لیکن میں آپ کو بتاؤں اس سے زیادہ وفا والا کوئی ہوئی نہیں سکتا۔۔۔ اس سے زیادہ محبت کرنے والا کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ داؤد وہ ایک با وفا مرد تھا۔۔۔ ایسا مرد جس کے لیے نہ چاہتے ہوئے بھی دعا

نکلے۔۔۔ وہ دھوکے باز نہیں تھا۔۔۔ وہ میرا علاوہ صرف موت کا ہوا ہے۔۔۔ رمشاب کی بار بچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

داؤد نے اسے فوراً گلے لگا لیا۔۔۔ پلیز مت رو میرے لیے۔۔۔ میں عدن کو واپس نہیں لاسکتا۔۔۔ لیکن تمہیں خوش تو رکھ سکتا ہوں۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ عورت ایک بار جسے دل میں بسالے اسکے علاوہ کسی اور کو وہ جگہ نہیں دیتی۔۔۔ مجھے تم اپنے دل میں جگہ مت دو۔۔۔ میرے لیے یہی بہت ہے کہ تم میرے ساتھ ہو۔۔۔

داؤد مجھے معاف کر دے۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی داؤد نے اسکے منہ پر انگلی رکھی۔۔۔

اب کچھ مت کہنا محبت کرنا گناہ نہیں ہے۔۔۔ اور تمہاری محبت پاک تھی نہ۔۔۔

بلکل پاک۔۔۔ آپ جانتے اس نے تو کبھی میرا ہاتھ تک نہیں پکڑا۔۔۔ میری وہ محبت سے زیادہ عزت کیا کرتا تھا اور مجھے یہی بات اس سے محبت کرنے پر مجبور کر دیتی تھی۔۔۔

رات کافی ہو رہی ہے تم چینج کر لو۔۔۔ شاید داؤد میں بھی اب ہمت ختم ہو چکی تھی۔۔۔ وہ بھی تو اس سے محبت کرتا تھا وہ اسکی زندگی میں آتو گیا تھا پراسکی زندگی میں ابھی وہ کہی نہیں تھا۔۔۔ اور یہی بات اسکو تکلیف دینے کیلئے کافی تھی۔۔۔

بی جی آپ کہی جا رہی ہیں۔۔۔؟؟ بی جی کو پیننگ کرتے دیکھ کر حلیمہ نے پوچھا۔۔۔

ہاں حلیمہ میں کچھ دن کے لیے احمد کے گھر جا رہی ہوں شان مجھے لینے آ رہا ہے۔۔۔

لیکن کیوں بی جی۔۔۔؟؟

ارے تیری بیٹی کو سیدھا کرنے کی لیے۔۔۔ کل رافیہ سے بات ہوئی تھی میری۔۔۔ کہنے لگی ناک میں دم کر رکھا ہے۔۔۔ آڑہ نے۔۔۔ کمرے سے باہر تک نہیں نکلتی۔۔۔ اوپر سے اکثر بیچاری آسیہ کی بھی بے عزتی کر دیتی ہے۔۔۔ اس لیے سوچا ایک بار میں خود ہی جاؤں ذرا دیکھو کے کیا گل کھیلا رہی ہے۔۔۔

بی جی۔۔۔ اب میری بیٹی ایسی بھی نہیں ہے۔۔۔ مانا کے اسکی پسند سے شادی نہیں ہوئی لیکن وہ ایسی حرکتیں نہیں کر سکتی۔۔۔ حلیمہ ماں تھی۔۔۔ جیسی بھی ہے آڑہ ہے تو اسکی بیٹی۔۔۔ اور ماں اپنی بیٹی کی برائی کہا سن سکتی ہے۔۔۔

رہنے دے۔۔۔ تو ماں ہے نہ اسلیے بیٹی کے حرکتوں پر پردہ ڈال رہی ہے۔۔۔ لیکن وہ میری پوتی ہے۔۔۔ بڑے اچھے طریقے سے جانتی ہوں اسے۔۔۔ اور تو فکر نہ کر اسکی بہتری کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔

بی جی کے جواب حلیمہ شرمندہ سی ہوئی۔۔۔ بی جی میں تو بس یہی چاہتی ہوں کہ میری سیٹیاں اپنے گھر میں خوش رہے۔۔۔

ایسا ہی ہو گا بس تھوڑی عقل کی کچی ہیں۔۔۔ اسلیے ایسی حرکتیں کرتی ہیں۔۔۔ اور تو دیکھنا ہماری مرحاکا بھی بہت اچھی جگہ رشتہ ہو جائے گا۔۔۔ بی جی نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

اللہ کریں بی جی ایسا ہی ہو۔۔۔

اچھا روحہ کو بولا لے اپنے پاس جب تک میں وہاں ہوں وہ تیرے پاس آکر رہے۔۔۔ میں کچھ دن میں آ جاؤں گی۔۔۔ اور ہاں باہر دیکھ کہی شان تو نہیں آ گیا۔۔۔

بی جی۔۔۔ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔





عائز بیٹا مجھے تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔ اگر تم فری ہو تو کیا ہم بات کر سکتے ہیں۔۔۔ رحمن اس کے قریب بیٹھتے ہوئے بولے۔۔۔

جی بابا میں فری ہوں آپ کہے۔۔۔ عائز انکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔

دیکھو عائز مشاک کے جانے کے بعد گھر بہت ویران ہو گیا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی اب اس گھر کو ایک عدد لڑکی کی بہت ضرورت ہے۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ تم اب شادی کر لو۔۔۔ تاکہ ہمارے گھر میں بھی رونق آئے تم تو چلے جاتے ہو۔۔۔ لیکن تمہارے جانے کے بعد یہ گھر بالکل خالی سہ لگتا ہے۔۔۔

بابا لیکن۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا رحمن صاحب نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

میں جانتا ہوں کہ تم ابھی شادی نہیں کرنا چاہتے پر بیٹا کبھی تو کرنی ہے اور میں نے تو تمہارے لیے لڑکی بھی ڈھونڈ لی ہے۔۔۔

واہ بابا آپ تو بہت جلدی میں ہیں۔۔۔ اچھا بتائیں کون ہے وہ لڑکی۔۔۔

بتادوں۔۔۔؟؟ رحمن صاحب نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔

بابا آپ نہیں بھی بتائیں گئے میں تب بھی اس لڑکی سے شادی کر لوں گا۔۔

مجھے پتا ہے میرا بیٹا بہت فرما بردار ہے۔۔ لیکن میں تمہیں اسکے بارے میں ضرور بتاؤں گا۔۔

تو پھر بتائیں نہ۔۔۔ عائز نے اب کی بار بے صبری سے پوچھا۔۔۔

اسکا نام مرزا ہے اور تم اسے بہت اچھے سے جانتے ہو۔۔۔

رحمن صاحب کی بات پر تو اسے کرنٹ لگا۔۔

بابا آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ میں اس لڑکی سے شادی نہیں کر سکتا۔۔

لیکن کیوں عائز۔۔۔؟؟

بابامیری اور اسکی نیچر میں بہت فرق ہے۔۔۔ وہ میرے مزاج کی لڑکی نہیں ہے۔۔۔

عائز میرے نزدیک اگر دونوں میاں بیوی کی نیچر ایک دوسرے سے ڈفرنٹ ہو تو زندگی گزارنے کا زیادہ مزہ آتا ہے۔۔۔ اور وہ تو بہت اچھی ہے۔۔۔ اس قدر تمیز سے بات کرتی ہے اور تم دونوں ایک فیلڈ میں ہو۔۔۔ مجھے اس سے پرفیکٹ لڑکی تمہارے لیے نہیں ملے گی۔۔۔

بابا آپ میری شادی کسی اور سے کر دے پر پلینز اس سے نہیں بابامیری تو اس کے ساتھ ہو سہیل میں نہیں بنتی گھر میں کیا بنے گی۔۔۔

تم دیکھنا جتنی تمہاری اسکے ساتھ بنے گی۔۔۔ کس اور کے ساتھ نہیں۔۔۔ اور اب مجھے وہ تمہارے لیے پسند ہے۔۔۔ میں کوئی زور زبردستی نہیں کر رہا۔۔۔ جیسے تم کہو گئے مجھے منظور ہے۔۔۔ لیکن اگر بیٹی میرے کہنے پر ہاں کر سکتی ہے تو میرا بیٹا بھی کریں گا اس بات کا مجھے یقین ہے۔۔۔

آخری بات نے عائز کو مزید کچھ کہنے سے روک دیا۔۔۔ ٹھیک ہے بابا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

اسے یقین تھا کہ مر حاکبھی بھی اس کے لیے ہاں نہیں کریں گی۔۔۔

ڈاکٹر میری ایک بات سن لو۔۔ دیکھو تمہیں اللہ کا واسطہ۔۔ وہ ایک ستر سال کے بزرگ تھے۔۔۔ جو مرحا کے سامنے ہاتھ جوڑے بیٹھے تھے۔۔

جی باباجی کہے۔۔ اسے زیادہ دیر مریضوں کے پاس روکنے کی اجازت نہیں تھی پردل کہ ہاتھوں مجبور ہو کر اسے روکنا پڑا۔۔

میں پاگل نہیں ہوں بیٹا۔۔ میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ مجھے بس گھر جانے دو۔۔ اسکی آنکھیں آنسو سے تر تھیں۔۔

باباجی آپ ٹھیک نہیں ہے۔۔ اسلیے آپ کی بچے آپ کو یہاں چھوڑ کر گئے ہیں۔ پر انشاء اللہ آپ جلد ٹھیک ہو جائے گئے۔۔ ڈاکٹر سحر اپنے پیشنٹ کا بہت اچھا علاج کرتی ہیں۔۔

نہیں بیٹا میں ٹھیک ہوں۔۔ میرے بچے مجھے جان بوجھ کر چھوڑ کر گئے ہیں۔۔

لیکن باباجی وہ بھلا ایسا کیوں کریں گئے۔۔۔ وہ تو آپ کی اولاد ہے۔۔۔ وہ بھلا آپ کو اس جگہ کیوں چھوڑے گئے۔۔۔ مرہا کو حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔

میری بہوؤں کی وجہ سے۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ میں انکے ساتھ رہوں۔۔۔ اس لیے میرے بیٹوں کو انہوں نے کہا کہ انکی غیر موجودگی میں میں انھے مارنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔ اور گھر کی چیزوں کو توڑتا ہوں۔۔۔ روز روز کی باتیں سن کر میرے بیٹوں نے مجھے یہاں داخل کروا دیا۔۔۔ میں نے انکی بہت منت سماجت کی میں نے کچھ نہیں کیا میں بالکل ٹھیک ہوں مجھے مت چھوڑو۔۔۔ پر میری اولاد نے میری ایک نہیں سنی۔۔۔ آج میں یہاں ان پالگو کے بیچ میں بیٹھا ہوں۔۔۔ میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے یہاں سے بھیج دوں۔۔۔ اگر میں یہاں سے نہ گیا تو میں سچ میں پاگل ہو جاؤں گا۔۔۔

باباجی کی باتیں سن کر مرہا بھی خود پر قابو نہ رکھ پائی۔۔۔ اور زار و قطار رونے لگی۔۔۔

لیکن باباجی آپ نے کسی سے بات نہیں کی مطلب آپ کی بیٹی۔۔۔

بیٹا جب اولاد اللہ دے رہا ہوتا ہے تب ہم چاہتے کہ وہ ہماری مرضی سے ہو۔۔۔ میرے دو بیٹے ہیں۔۔۔ میری بیوی چاہتی تھی کہ ہمارے گھر بیٹی ہو جو ہماری اگلی عمر کا سہارا بنے۔۔۔ لیکن میں نے کہا بیٹیاں ہو تو انکے اخراجات ہی بہت ہوتے ہیں۔۔۔ اور ویسے بھی وہ تو بیاہ کر دوسرے گھر چلی جاتی ہیں لیکن بیٹے ہمیشہ ساتھ رہتے

ہیں۔۔۔ اسلیے بس جو اللہ نے ہمیں اولاد دے دی یہی بہت ہے۔۔۔ مجھے بیٹی نہیں چاہیے۔۔۔ پر آج پتا چل رہا ہے کہ کاش اس وقت میں یہ بات سمجھتا کہ اصل میں تو بیٹیاں ہی سہارا ہوتی ہے۔۔۔ اگر میری کوئی بیٹی ہوتی تو آج میں یہاں کبھی نہ ہوتا۔۔۔ باباجی ہچکیوں سے رونے لگے۔۔۔

باباجی لیکن آپ کی بہوئیں بھی تو کسی کی سیٹیاں ہیں۔۔۔ اگر وہ ہی آپ کو باپ سمجھ لیتی تب بھی آپ یہاں نہ ہوتے۔۔۔ لیکن آپ فکر مت کریں میں بات کرتی ہوں ڈاکٹر محمد سے۔۔۔ وہ آپ کی بیٹوں کو سمجھائیں گئے۔۔۔ اور مجھے یقین ہے آپ جلد ہی یہاں سے اپنے گھر چلے جائیں گے۔۔۔ مرحانے یقین دہانی کرائی۔۔۔

اللہ تمہیں بہت خوشیاں دے۔۔۔ تمہارے نصیب اچھے کریں۔۔۔ باباجی نے دل سے دعادی۔۔۔ اور آنسو تھے کہ روکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

اب آپ نہیں روئے گئے۔۔۔ کہتے ہوئے وہاں سے چل دی۔۔۔

آرہ۔۔۔؟؟؟ شان روم میں آیا تو اسے آواز دی۔۔۔

کیا ہے۔۔۔ آڑہ تمللا کر بولی۔۔۔

باہر آؤ تمہارے لیے سر پرانز ہے۔۔۔

کیسا سر پرانز۔۔۔؟؟

تم باہر تو آؤ۔۔۔ پھر ہی پتا چلے گا۔۔۔ اٹھو بھی شان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا۔۔۔

چھوڑو میرا ہاتھ۔۔۔ خود اٹھ سکتی ہوں۔۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔

ہاں تو تم اٹھ ہی نہیں رہی۔۔۔ تو پھر زبردستی ہی اٹھاؤں گا۔۔۔

ایسا کیا ہے جو تم میرے پیچھے پڑ۔۔۔ وہ جیسے ہی باہر آئی سامنے دادی کو دیکھ کر اسکے الفاظ زبان پر آنے سے پہلے ہی دم توڑ گئے۔۔۔

اب آئی ہے تو کمرے سے باہر۔۔۔؟؟ کب سے بھیجا ہے میں نے شان کو تجھے بولانے۔۔۔

وہ میں دادی کمرہ صاف کر رہی تھی۔۔۔ آڑہ نے صفائی سے جھوٹ بولا۔۔۔

اور اسکے جھوٹ پر رافیہ اور آسیہ نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

چلو اچھی بات ہے۔۔۔ آجا بیٹھ میرے پاس میں تیرے لیے ہی آئی ہوں۔۔۔

جی۔۔۔ کہتے ہوئے دادی کے پاس بیٹھ گئی۔۔۔

شان تو کہا جا رہا ہے۔۔۔ اسے اٹھ کر جاتا دیکھ کر دادی نے پوچھا۔۔۔

کہی نہیں دادی میں بس کپڑے چینج کر لوں۔۔۔ پھر آتا ہوں آپ کے پاس۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے جا۔۔۔ بلکہ تو بھی جا آڑہ اسے کپڑے نکال کر دے۔۔۔

دادی وہ خود نکال لے گا۔۔۔ آڑہ دانت پیس کر بولی۔۔۔

ارے شرم کرو وہ کیوں نکالے گا۔۔۔ تو بیوی ہے اسکی اٹھ چل کر خود دے۔۔۔

آرہ کو پتا تھا اگر اس نے انکار کیا تو دادی سب کے سامنے اسکی بے عزتی کر دے گی۔۔۔ اسلیے فوراً شان کے پیچھے گئی۔۔۔

اور دادی اس کی جانا دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔

تم لے کر آئے ہو نہ دادی کو۔۔۔ آرہ کمرے میں داخل ہوتے ہی شان پر برس پڑی۔۔۔

ہاں میں ہی لے کر آیا ہوں۔۔۔ پرانکے کہنے پر۔۔۔ لیکن تمہیں کیوں غصہ آرہا ہے۔۔۔ شان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

نہیں مجھے کیوں غصہ آنے لگا بھلا۔۔۔ آرہ نے فوراً خود کو نارمل کیا وہ نہیں چاہتی تھی کہ شان کو پتا چلے کہ دادی کے آنے سے وہ خوش نہیں ہے۔۔۔

چلو اب کپڑے ہی نکال دو۔۔۔ آج تمہارے دیے ہوئے کپڑے پہنوں گا۔۔۔

جی نہیں خود ہی نکالو۔۔۔ مجھے تنگ مت کیا کرو۔۔۔ کتنی بار کہا ہے میں تمہاری ملازمہ نہیں ہوں۔۔۔

اور میں نے بھی کتنی بار کہا ہے کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔ شان اسکے قریب آتے ہوئے بولا۔۔۔

دیکھو شان۔۔۔ میرے قریب آنے کی کوشش مت کیا کرو۔۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

میری جان اگر قریب آنے کی کوشش نہیں کرونگا۔۔۔ تو دادی کو انکی اگلی نسل کیسے دیکھنے کو ملے گی۔۔۔ شان کہ
اس قدر قریب آنے سے وہ دیوار کے ساتھ لگ گئی۔۔۔

شان میں چیخ مار دوں گی۔۔۔ اس لیے شرافت سے مجھ دور ہٹو۔۔۔ آڑہ نے دھمکی دی۔۔۔

ہاں تو مارو میں نے کب روکا ہے پھر دادی کو اسکی وجہ تم خود ہی بتاؤ گی۔۔۔ کہتے شان اسکی طرف جھکا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کرتا باہر سے دادی کی آواز آئی۔۔۔

دادی کی آواز پر شان فوراً پیچھے ہٹا۔۔۔ دادی تو شاید خود بھی پردادی نہیں بننا چاہتی۔۔۔ شان منہ بنا کر بولا۔۔۔

وہ چاہے یا نہ چاہے پر میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔ آڑہ اس کے پاس سے نکلتی ہوئی بولی۔۔۔





کیا ہوا ڈاک ٹرمر حاکم آپکا موڈ کیوں خراب ہے۔۔۔؟؟ ابرار نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔۔۔

ڈاکٹر محمد نے میری ڈیوٹی ڈاکٹر عائز کے ساتھ لگادی ہے۔۔۔ اور میں انکے ساتھ کام نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

او تو یہ بات ہے۔۔۔ خیر یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے عائز کے ساتھ ڈیوٹی کریں گی تو آپ کو اچھا لگے گا۔۔۔

پر مجھے نہیں کرنی۔۔۔ مرحانے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔۔

اچھا اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔

کیا آپ انکی جگہ اپنی ڈیوٹی نہیں لگوا سکتے۔۔۔ مرحانے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔۔

بینا وجہ کے میں کیسے لگوا سکتا ہوں۔۔۔

توجہ ڈھونڈیں۔۔۔

لیکن آپ کچھ دن عازم کے ساتھ ڈیوٹی کریں تو سہی۔۔ شاید ایک ساتھ وقت گزارنے سے آپ دونوں ایک دوسرے کو سمجھنے لگے۔۔

آپ تو ایسے کہہ رہے ہیں جیسے میں نے ان سے شادی۔۔ پھر ایک دم روکی۔۔

وہ میرا مطلب تھا۔۔ اب مرہا کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اپنی بات کی کیسے وضاحت دے۔۔

اور ابرار اسکی بات کو سمجھ کر مسکرا دیا تھا۔۔ کوئی بات نہیں کبھی کبھی ایسا ہو جاتا ہے۔۔ لیکن آپ دونوں کو ایک دوسرے سے شادی کرنی بھی نہیں چاہیے سارا دن لڑتے رہے گئے۔۔

ابرار کی بات پر مرہا شرمندہ سی ہوئی۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے اب میں چلتی ہوں۔۔ لیکن آپ میرے لئے کوشش ضرور کیجیے گا۔۔

آپ فکر مت کریں آپ کو ایک دو دن میں سرپرائز دوں گا۔۔

تھنکس۔۔۔ کہتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

صبح شان کے جانے کے بعد دادی کمرے میں آئی۔۔۔ وہ شان کے سامنے اسے کچھ نہیں کہنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اسکو ٹھیک کرنے آئی تھی بے عزت کرنے نہیں۔۔۔ جیسی بھی تھی دادی کو آڑہ سے بھی بہت پیار تھا اس کے سکھ دیکھ کر ہی انہوں نے شان سے اسکی شادی کروائی تھی تاکہ وہ نظر کے سامنے رہے پر شاید وہ یہ بات اسے کبھی نہیں بتائیں گی۔۔۔

آڑہ اٹھ جا ب تک تو سورج نے بھی ناشتہ کر لیا ہوگا لیکن تیرا بھی کوئی پتا نہیں۔۔۔

دادی کی آواز پر بھی وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی۔۔۔

تو اٹھتی ہے یا جوتا اٹھاؤں۔۔۔ ابھی کہتی ہے کہ میں اس گھر میں خوش نہیں ہوں اپنی مرضی سے اٹھتی ہے اپنی مرضی سے کھاتی ہے۔۔۔ اور یہ بھی نہیں پتا کہ شوہر کب گیا ہے گھر سے۔۔۔

دادی کیا ہے سونے دے مجھے۔۔۔ آڑہ چڑ کر بولی۔۔۔

روک میں جو تانا ٹھاتی ہوں۔۔۔ پھر دیکھتی ہوں کیسے سوتی ہے تو بے شرم۔۔۔

دادی کی بات پر وہ فوراً اٹھ کر بیٹھی۔۔۔ لے اٹھ گئی ہوں۔۔۔ بس خوش۔۔۔

ارے واہ الٹا مجھ پر احسان کر رہی ہے۔۔۔ دیکھ سب اپنے کاموں پر چلے گئے۔۔۔ لیکن تو ابھی تک نہیں اٹھی۔۔۔ جب میں نہیں تھی تب بھی اتنا ہی لیٹ اٹھتی تھی۔۔۔

نہیں دادی میں تو جلدی اٹھتی تھی۔۔۔ چچی کہا سونے دیتی ہیں سارے گھر کا کام مجھ سے ہی تو کرواتی ہیں۔۔۔ آج تو میری کچھ طبیعت ٹھیک نہیں تھی بس اسلیے۔۔۔ آڑہ صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

کہی کوئی خوش خبری تو نہیں۔۔۔ دادی اسکی پہلی باتوں کو انگور کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں دادی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ ایک تو یہ پرانے دور کی عورتیں خوش خبری کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔۔۔ کہتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

دادی اٹھ کر باہر کی طرف جانے لگی جب انکی نظر صوفے پر پڑی۔۔۔ جہاں چادر پڑی ہوئی تھی۔۔۔ جس کا صاف مطلب تھا کہ شان بیچارہ صوفے پر سوتا ہے۔۔۔

خوش خبری کہا سے آئے گی۔۔۔ جب وہ بیچارہ صوفے پے سوتا ہے۔۔۔ دادی بڑبڑائی۔۔۔

اماں ایک کپ چائے بنا دو آج بہت تھک چکی ہوں۔۔۔ مر حاسر پکڑے حلیمہ بیگم سے التجا کر رہی تھی۔۔۔

یہ تو تیری روز کی بات ہے کہ میں تھک گئی ہوں چائے بنا دو۔۔۔ کونسا دن ہے جس دن تو تھک کر نہیں آتی۔۔۔ حلیمہ تلملا کر بولی۔۔۔

اماں آج ڈاکٹر ابرار چھٹی پے تھے۔۔۔ اور دوسرے ڈاکٹر آج جلدی چلے گئے۔۔۔ اور انکے پینٹس کو بھی مجھے ہی دیکھنا تھا۔۔۔ مرحانے تفصیل بتائی۔۔۔

اچھا سن۔۔۔ تیرا آج بہت اچھا رشتہ آیا ہے۔۔۔

ارے اماں کوئی نئی بات بتاؤ۔۔۔ ہر بار ہی اچھا رشتہ آتا ہے اور پھر کبھی ہمیں پسند نہیں آتا تو کبھی انہیں۔۔۔

سن تو۔۔۔ وہ تیرے ہو سہیل سے آیا ہے۔۔۔ اور ہے بھی تیرے ساتھ ڈاکٹر۔۔۔

حلیمہ بیگم کی بات پر وہ فوراً سیدھی ہوئی۔۔۔ اماں میرے ہو سہیل سے۔۔۔؟؟ اور وہ بھی ڈاکٹر کا۔۔۔؟؟

ہاں نہ۔۔۔ وہ اپنی پھوپھو اور اپنے ابو کے ساتھ آیا تھا۔۔۔ ماشاء اللہ بہت اچھے لوگ تھے مجھے تو وہ لڑکا بہت پسند آیا۔۔۔ حلیمہ بیگم خوش دلی سے بول رہی تھی۔۔۔

میرے لئے کون رشتہ بھیج سکتا ہے۔۔۔ عازن تو کبھی نہیں۔۔۔ تو کیا ڈاکٹر ابرار۔۔۔ پھر فوراً سر جھٹک کر حلیمہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

اماں لڑکے کا نام کیا تھا۔۔۔؟؟ ہاے کبھی اس کا نام ابرار تو نہیں تھا۔۔۔؟؟ مرحانے سوالیہ نظروں سے حلیمہ بیگم کو دیکھا۔۔۔

ہو سکتا ہے یہی ہو۔۔۔ پر میں تجھے بتا رہی ہوں اس سے زیادہ اچھا رشتہ تجھے نہیں ملنے والا۔۔۔ وہ تو کہہ رہے تھے ابھی ہاں کریں لیکن لڑکا کہہ رہا تھا پہلے میں تم سے پوچھو پھر ہاں کروں۔۔۔ تو بتا تجھے کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔۔۔

نہیں اماں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔۔۔

چل ٹھیک ہے میں کرتی ہوں پھر صبح انہیں فون۔۔۔

مرحانے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ وہ بس یہ سوچ رہی تھی کہ کیا ڈاکٹر ابرار اسے یہ سر پر انرڈینا چاہتے تھے۔۔۔

شان یہاں جگہ کس قدر خالی لگتی ہے۔۔۔ میں نے تو رافیہ سے کہا تھا کہ ایک صوفہ یہاں رکھ دے۔۔۔ پر تیری ماں نے آج تک میری کوئی بات مانی ہے جو اب مانتی۔۔۔

دادی۔۔۔ یہاں صوفہ آگیا تو جگہ کم ہو جائے گی اس لیے امی یہاں نہیں رکھتی ورنہ اور کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ شان نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

زیادہ ماں کا حمایتی مت بن۔۔۔ وہ اپنا صوفہ یہاں رکھنا ہی نہیں چاہتی۔۔۔ تو ایسا کر اپنے کمرے والا یہاں رکھ دے۔۔۔ وہ بہت اچھا لگے گا۔۔۔ اور تمہارے کمرے میں کونسا کوئی آتا جاتا ہے جو بیٹھے گا۔۔۔

دادی کی بات پر تو آڑہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔ نہیں دادی وہ میرے کمرے کا صوفہ ہے میں نہیں دوں گی۔۔۔

ارے کیسے نہیں دے گی۔۔۔ جب میں کہہ رہی ہوں کہ یہاں صوفہ لگے گا تو یہی لگے گا۔۔۔ تو اٹھ شان اور جا کر نکال اپنے کمرے سے صوفہ۔۔۔ دادی نے حکم صادر کیا۔۔۔

جی دادی۔۔۔ دل میں تو شان بھی خوش ہو گیا تھا کہ اب اسکی صوفے پر سونے سے جان چھوٹ جائے گی۔۔۔ اور وہی آڑہ کا غصے سے برا حال تھا۔۔۔

دادی اماں گھر میں اکیلی ہیں۔۔۔ آپ گھر کب جا رہی ہیں۔۔۔؟؟

چلی جاؤں گی۔۔۔ تیری ماں تو میرے یہاں آنے سے خوش ہے۔۔۔ تجھے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔؟؟ دادی نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

ارے نہیں دادی مجھے بھلا کیوں کوئی مسئلہ ہونے لگا آپ رہے یہاں جتنا دل چاہے۔۔۔ آئزہ کندھے اچکا کر بولی۔۔۔

شباباش۔۔۔ چل اٹھ چل کر دیکھ وہ نکال بھی رہا ہے یا نہیں۔۔۔

جی دادی۔۔۔ کہتے ہوئے منہ بنا کر اٹھی۔۔۔



داؤد کمرے میں آیا تو وہ آرام سے بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔
یار تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی کہا بھی تھا کہ ماموں کی طرف جانا ہے۔۔۔ داؤد کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔۔

میں آپ کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔

ہاں تو میں نے فون کیا تھا نا کہ میں آ رہا ہوں اب تم تیار ہو جاؤ۔۔۔

رمشانے نظریں جھکالی۔۔۔

کیا بات ہے کیا تم پریشان ہو۔۔۔

مجھے لگتا ہے آپ مجھ سے ناراض ہے۔۔۔ رمشا جھجکتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے نہیں میری جان میں کیوں ناراض ہو گا تم سے۔۔۔

وہ اس رات جو کچھ میں نے بتایا۔۔۔ رمشا مزید کچھ نہ کہہ پائی۔۔۔

تم نے اس رات کچھ نہیں کہا۔۔۔ میں تو خوش نصیب ہوں مجھے تم جیسی بیوی ملی۔۔۔ کسی کی محبت کو ایمانداری

سے نبھانے والی۔۔۔ بس مجھے انتظار ہے کہ کس دن تمہیں مجھ سے محبت ہو جائے۔۔۔

رمشانے اسکی کی بات کوئی کا جواب نہیں دیا۔۔۔

اچھا چلو کچھ بات تو کرو۔۔۔ بے شک محبت نہ کرنا۔۔۔ لیکن مجھے اپنے دل میں تھوڑی جگہ تو دے سکتی ہونا۔۔۔ داؤد نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

میں کیا کروں داؤد میرے دل سے وہ نہیں نکلتا۔۔۔ رمشا بے بسی سے بولی۔۔۔

وقت کے ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ تم اسے خواب سمجھ کر بھول جاؤ گی۔۔۔ بس مجھے چھوڑنا مت۔۔۔ اور میری محبت کا یقین کرنا۔۔۔ داؤد نے محبت بھرے انداز میں کہا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ رمشا سر جھکا کر بولی۔۔۔

کس لیے۔۔۔؟؟ داؤد نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

مجھے سمجھنے کے لیے۔۔۔

ارے میری جان ایسے مت کہو۔۔۔ تمہیں میں نہیں سمجھوں گا تو کون سمجھے گا۔۔۔ چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ دیر ہو رہی ہے ماموں ویٹ کر ہونگے۔۔۔

جی اچھا کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

تم کدھر۔۔۔؟؟ میرے بیڈ پر نہیں سو گئے۔۔۔ آڑہ اس کو بیڈ کے قریب آتا دیکھ کر فوراً بولی۔۔۔

تو بتاؤ کہا لیٹو۔۔۔ صوفہ تو باہر ہے۔۔۔ اب باہر جا کر میں تو سو نہیں سکتا تو ظاہر ہی سی بات ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ ہی سونگا۔۔۔

تو وہ بھی باہر تمہاری وجہ سے ہی گیا ہے کیا تم دادی کو کہہ نہیں سکتے تھے۔۔۔ آڑہ چڑ کر بولی۔۔۔

ارے واہ میری جان۔۔۔ کیا کہتا میں دادی سے کے آپ کی پوتی مجھے اپنے ساتھ بیڈ پر نہیں سونے دیتی۔۔۔ اسلیے میں صوفہ باہر نہیں رکھو گا۔۔۔ شان نے طنزیہ کہا۔۔۔

جو بھی ہے لیکن میں تمہیں اپنے ساتھ نہیں سونے دوں گی۔۔۔ آڑہ نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر میں جاتا ہوں اور دادی کو کہہ دیتا ہوں کہ تم نہیں سونے دے رہی بیڈ پر۔۔ اسلیے میں اپنا صوفہ
واپس لینے آیا ہوں۔۔۔ پھر تم خود ہی وضاحت دینا۔۔۔ شان ہر بار کی طرح اب بھی آڑہ کو امتحان میں ڈال چکا
تھا۔۔۔

تم ایسا کیوں نہیں کرتے کہ زمین پر سو جاؤ۔۔ اور کہتے ہیں نیند بھی زمین پے سونے سے بہت اچھی آتی ہے۔۔ آؤرہ نے مشورہ دیا۔۔۔

تو یہ کام آپ خود کیوں نہیں کر لیتی۔۔ تم سوز میں پر میں تو نہیں سوتا۔۔ اور ویسے بھی تمہیں اپنی بیوٹی کی بہت ٹینشن ہوتی ہے۔۔۔

شان مجھے تنگ مت کرو۔۔ کہتے ہوئے کروٹ بدل کر لیٹ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد اسے شان کی انگلیاں اپنی گردن پر محسوس ہوئی۔۔ فوراً سیدھی ہوئی۔۔ اور اپنے برابر میں لیٹے شان کو دیکھا۔۔۔

کیوں لیٹے ہو میرے ساتھ۔۔۔؟؟ آؤرہ غصہ سے پھنکاری۔۔۔

میری جان ہو اسیلے۔۔۔ شان خمار لہجے میں بولا۔۔۔

میں تمہاری جان نہیں ہوں۔۔ اور کتنی بار کہا ہے مجھ سے اس طرح کے الفاظ استعمال مت کیا کرو۔۔۔

آرہ تم اس قدر خوب صورت کیوں ہو تم جانتی ہو مجھے تو چاہ کر بھی تم پر غصہ نہیں آتا۔۔۔ تمہارے ہونٹ تو ایسے لگتے ہیں جیسے کھلتا گلاب۔۔۔ میں تو چاہتا ہوں تم اپنی بیوٹی کا ہمیشہ ایسے ہی خیال رکھو۔۔۔ شان اسکی بات کو انور کرتا ہوا اسکی تعریف میں زمین آسمان ایک کرنے لگا۔۔۔

آرہ ایک لڑکی تھی ہر لڑکی کی طرح شوہر کی تعریف پر وہ بھی پگھلی تھی۔۔۔

اچھا بتاؤ تمہیں کیا کچھ دوں جو تم مجھے اپنے شوہر کے روپ میں قبول کر لو۔۔۔ شان بڑی صفائی سے اسے اپنی باتوں میں الجھا رہا تھا۔۔۔

اگر تم گاڑی لے لو۔۔۔ ہر دوسرے دن مجھے اچھی خاصی شوپنگ کرواؤ۔۔۔ میرے لیے کام والی رکھو تاکہ مجھے کوئی کام نہ کرنا پڑے۔۔۔ اور تم مجھے اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کا مت کہو۔۔۔ اور مجھے میری مرضی کا خرچہ دو۔۔۔ پھر تمہاری بات پر سوچا جاسکتا ہے۔۔۔

بس اتنی سی بات۔۔۔ نیکسٹ ویک میری پر موشن ہو رہی ہے۔۔۔ جس کی وجہ سے میرا سیلری پیکیج بھی بڑھے گا اور گاڑی بھی ملے گی۔۔۔ پھر تم جیسا چاہو گی ویسا ہی ہو گا۔۔۔ شان محبت سے اسکے چہرے پر انگلی گھوماتے ہوئے بولا۔۔۔

اچھا اب زیادہ فری نہ ہو۔۔ اور اٹھو یہاں سے مجھے نہیں سونا تمہارے ساتھ۔۔۔ آڑہ جو تھوڑی دیر پہلے بڑے نارمل انداز میں بات کر رہی تھی واپس اپنی ٹیون میں آگئی۔۔۔

یار اب ایسا بھی نہ کرو۔۔ دیکھو آڑہ میں تم سے کس قدر محبت کرتا ہوں۔۔۔ اور تم ہو کے مجھے خود سے دور کرتی ہو۔۔۔۔۔ مجھ سے نفرت کی تمہارے پاس کوئی وجہ بھی نہیں ہے لیکن پھر بھی تم میرے ساتھ ایسا سلوک کرتی ہو۔۔۔۔۔ ایک ماہ ہو گیا ہے ہماری شادی کو۔۔ لیکن ایک دن بھی میں تمہارے قریب نہیں آیا۔۔ اسلیے نہیں کے تم سے ڈرتا ہوں۔۔۔ بلکہ اس لیے کیونکہ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور تمہارے ساتھ زبردستی کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ تمہیں لگتا ہے ہر مرد ایسا کرتا ہے۔۔۔ نہیں کوئی مرد عورت کی دی ہوئی ذلت برداشت نہیں کرتا۔۔۔ لیکن میں کر رہا ہوں۔۔۔ میں ایک ماہ سے تمہیں ہر حال میں خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔۔۔ تم سے بات بات پر الجھتا ہوں تاکہ تم مجھ سے بات کر سکو۔۔۔ آڑہ مرد کو عورت کی اگر ضرورت ہوتی ہے تو کہی نہ کہی عورت کو بھی مرد کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔ لیکن شاید تمہیں میری ضرورت نہیں ہے۔۔۔ تمہیں صرف اور صرف اپنی انا سے محبت ہے۔۔۔ تم مجھ سے محبت کر ہی نہیں سکتی۔۔۔۔۔ تم جانتی ہو جب سے شادی ہوئی ہے کس قدر محنت کی ہے میں نے اس پر موشن کے لیے۔۔۔ صرف اور صرف اسلیے کے تمہاری خواہشیں پوری کر سکوں تمہیں خوش رکھ سکوں۔۔۔ میرا کیا ہے میں پہلے بھی تھوڑی سیلری میں اچھا خاصا گزارا کر رہا تھا اب بھی کر لیتا۔۔۔ لیکن شاید تم یہ کبھی نہیں سمجھو گی۔۔۔ آج شان پھٹ پڑا تھا وہ اسکی بے رخی برداشت کرتے کرتے تھک گیا تھا۔۔۔ فوراً اٹھا اور کمرے سے چلا گیا۔۔۔

آرہ کو تو اسکی باتوں نے چپ لگوا دی تھی۔۔۔ اور وہ جو کہہ کر گیا تھا سب سچ ہی تو تھا۔۔۔

کب تک کوئی برداشت کریں۔۔۔ اور مرد میں برداشت ہوتی بھی کہا ہے یہ تو عورت ہوتی ہے جو اسکی بے رخی کو ہمیشہ برداشت کرتی ہے۔۔۔ لیکن مرد تھک جاتا ہے وہ برداشت کے معاملے میں عورت سے بہت کمزور ہوتا ہے۔۔۔

ڈاکٹر ابرار آپ نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ اتنی بڑی بات چھپائی۔۔۔

میں آپ کو سر پر اُزدینا چاہتا تھا۔۔۔ اور ویسے بھی آپ کی رضامندی سے ہی تو ہوا ہے۔۔۔

جی۔۔۔ مر حاشر ماتے ہوئے بولی۔۔۔

ڈاکٹر مر حاشر آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟؟ ابرار نے اسے شرماتے دیکھ کر حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

آپ جانتے ہیں پھر بھی پوچھ رہے ہیں۔۔۔

نہیں میں نہیں جانتا آپ بتائیں۔۔۔ ابرار نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

وہ۔۔۔ میں۔۔۔ پھر ایک دم روکی۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے کہتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

کیا ہوا ڈوکٹر ابرار۔۔۔؟؟ یہ ڈاکٹر مر حاسکراتے ہوئے کیوں بھاگی ہیں۔۔۔ سحر اندر داخل ہوتے ہوئے ابرار کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

میں تو خود حیران ہوں۔۔۔ انہوں نے مجھے کہا تھا کہ عائز کی جگہ میں ان کے ساتھ ڈیوٹی کروں۔۔۔ اور عائز کو کچھ دن کے لیے اسلام آباد جانا تھا تو اس نے خود ہی انکار کر دیا۔۔۔ اور وہ یہ سمجھ رہی ہیں کہ میں نے عائز کی ڈیوٹی چیلنج کروائی ہے۔۔۔ لیکن وہ شرمائیوں رہی ہیں یہ نہیں پتا۔۔۔ ابرار کندھے اچکا کر بولا۔۔۔

مجھے بھی وہ آج کچھ عجیب سی لگ رہی ہیں۔۔۔ چلے پتا چل ہی جائے گا۔۔۔ ویسے میں نے ایک بات سنی ہے۔۔۔

کونسی بات۔۔۔؟؟

یہی کہ عائز نے ڈوکٹر مر حاکے گھر رشتہ بھیجا ہے۔۔۔

سحر یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔ عازر اور ڈوکٹر مرحا سے شادی امپوسیبیل۔۔۔

میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ اچھا مت یقین کرو۔۔۔ جب وہ اسلام آباد سے واپس آجائے گا تب پوچھ لینا۔۔۔

تو کیا ڈوکٹر مرحا نے ہاں کر دی۔۔۔

یہ نہیں پتا۔۔۔ اور میں نے پوچھنا مناسب نہیں سمجھا۔۔۔

ہمم۔۔۔ ابرار کو ابھی بھی سحر کی بات پر یقین نہیں آیا تھا۔۔۔

صبح آڑہ کی آنکھ جلدی کھولی۔۔۔ فوراً اٹھی اور فریش ہو کر باہر آئی۔۔۔ جہاں شان اور دادی ایک ساتھ بیٹھے ناشتہ کر رہے تھے۔۔۔ شان نے ایک نظر آڑہ کی طرف دیکھا اور پھر ناشتہ کرنے لگا۔

ارے ماشاء اللہ اٹھ گئی آج میری بیٹی بڑی بات ہے۔۔۔ آج تو بھی سورج کے ساتھ ہی اٹھ گئی۔۔۔ دادی اسے دیکھ کر بولی۔۔۔ جو اب آرام سے صوفے پر بیٹھی تھی۔۔۔

آسیہ چائے لادو۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ شان نے آسیہ کو آواز دی۔۔۔

ارے اب یہ کام اپنی بیوی سے کہا کر یہ کام اب اس کے کرنے والے ہیں۔۔۔ آسیہ کے نہیں۔۔۔

نہیں بی جی وہ بہن ہے وہ کر دے گی۔۔۔

بہن ہے تو کیا نو کرانی سمجھ رکھا ہے کہ بیوی کو سکون دوں اور بہن سے کام کرواؤ۔۔۔ چل اٹھ آؤرہ شان کے لیے چائے لے کر آ۔۔۔ دادی سخت لہجے میں بولی۔۔۔

بی جی دادی۔۔۔ کہتے منہ بنا کر اٹھی۔۔۔

اس کے چہرے کے تاصورات کو شان نے دیکھ لیا تھا۔۔۔

اچھا دادی میں چلتا ہوں مجھے دیر ہو رہی ہے چائے آفس جا کر پی لوں گا۔۔۔ کہتے ہوئے فوراً چلا گیا۔۔۔

اسکے جاتے ہی آؤرہ بھی اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔۔۔

تو کہا جا رہی ہے ادھر آبات سن میری۔۔۔

جی دادی۔۔۔ آڑہ نے بیزاری سے جواب دیا۔۔۔

تجھ میں آڑہ ذرا سی بھی شرم نہیں ہے۔۔۔ اس نے ساری رات باہر گزارنی ہے۔۔۔ صبح فجر کے وقت واپس آیا ہے۔۔۔ کیا تجھے خبر بھی ہے۔۔۔

دادی اسکی زندگی ہے وہ جو مرضی کریں۔۔۔ میں کیا کہہ سکتی ہوں۔۔۔

دیکھ آڑہ تو جو بھی کر لے۔۔۔ زندگی تو نے اس کے ساتھ ہی گزارنی ہے۔۔۔ چاہے اچھی گزار یا بری۔۔۔ لیکن میری یہ وصیت ہے کہ تو شان سے طلاق نہیں لے گی۔۔۔ آج دادی بڑی سنجیدگی سے اسے سمجھا رہی تھیں۔۔۔

تو دادی میں نے کیا کہا ہے۔۔۔ آڑہ ناگواری سے بولی۔۔۔

ہاں تو تو بہت معصوم ہے تو کسی کو کبھی کچھ کہہ ہی نہیں سکتی۔۔۔ ارواح کو بھی عارف نہیں پسند پر وہ اسکو اسکا حق دیتی ہے اسکے ساتھ تیری طرح بد لحاظی نہیں کرتی۔۔۔ لیکن تیری اتنی لمبی زبان ہے۔۔۔ اگر شان کی جگہ میں ہوتی نہ تو دو جوتے صبح لگاتی اور دو جوتے شام۔۔۔ پھر تو ایسے تیر کی طرح سیدھی ہوتی تھا۔۔۔

دادی آپ ہر روز مجھے ہی کہتی رہتی ہے کہ میں ایسا کروں میں ویسا کروں۔۔۔ لیکن آپ اسے نہیں کہتی کچھ کتنا عرصہ ہو گیا ہے ہماری شادی کو لیکن مجال ہے کہ وہ مجھے کہی گھومانے لے کر گیا ہو۔۔۔ میرے لیے کچھ لایا ہو۔۔۔ دادی میں اسے پسند نہیں کرتی لیکن میری بھی تو کچھ خواہشیں ہیں۔۔۔ پر آپ کو اسکی کیا پرواہ آپ کو تو بس میں ہی بری لگتی ہوں۔۔۔ ہر چیز میں میں ہی غلط لگتی ہوں۔۔۔ حالانکہ یہ شادی میں نے صرف اور صرف آپ کی وجہ سے کی ہے۔۔۔ آپ سب کو صرف شان سے ہمدردی ہے کہ میں اس کے ساتھ غلط کرتی ہوں۔۔۔ اور جو میرے ساتھ غلط ہوا ہے اسکا کیا۔۔۔

آرہ میری بات سن۔۔۔ اس سے پہلے دادی مزید کچھ کہتی آرہ نے انکی بات کاٹی۔۔۔

دادی مجھے کچھ نہیں سننا۔۔۔ آپ چاہتی ہیں نہ کہ میں شان کو اسکا حق دوں۔۔۔ تو ٹھیک ہے میں آپ کی یہ بھی خواہش پوری کر دوں گی۔۔۔ پر یاد رکھنا دادی میرے دل میں وہ اپنا مقام کبھی نہیں بنا پائے گا۔۔۔ کہتے ہوئے آنکھیں راگرتی ہوئی کمرے کی طرف بھاگی۔۔۔

یا اللہ یہ لڑکی۔۔۔۔۔ چل آج جذبات میں آکر کچھ تو اچھا کہہ کر گئی ہے۔۔۔ ایک بار تو اسکو حق تو دے۔۔۔ دل میں بھی وہ اپنی جگہ بنا ہی لے گا۔۔۔ دادی اسکے جاتے ہی خود کلامی کرنے لگی۔۔۔

عائزہ ابرار کے روم کے پاس سے گزارا۔۔۔ اندر سے مرزا اور ابرار کی ہنسنے کی آوازیں سن کر وہی روکا۔۔۔ میڈم نے شادی کے لیے تو فوراً ہاں کر دی اور اب ابرار کے ساتھ بیٹھی قہقہے لگا رہی ہے۔۔۔ عائزہ ابرار کے روم کی جانب مڑا۔۔۔ اور اندر داخل ہوا۔۔۔

جہاں عائزہ کو دیکھ کر مرزا کا منہ بنا تھا وہی ابرار کو اسے دیکھ کر حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔

عائزہ تم تو دو دن بعد آنے والے تھے۔۔۔ پر آج کیسے۔۔۔؟؟

ڈاکٹر ابرار میں کچھ کام سے گیا تھا وہ ہو گیا تو میں واپس آ گیا۔۔۔ میں وہاں رہنے نہیں گیا تھا۔۔۔ عائزہ سپاٹ لہجے میں بولا۔۔۔

ابرار کو اسکے انداز پر حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔ اس نے کبھی بھی اس سے ایسے بات نہیں کی تھی۔۔۔

پھر مرہا کی طرف متوجہ ہوا۔۔ ڈاکٹر مرہا میرے روم میں آئے مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔

جو بھی بات کرنی ہے یہی کریں۔۔۔ مرہانا گواری سے بولی۔۔۔

مرہا کے جواب پر تو عائزہ کو آگ لگ گئی۔۔۔ وہ مزید کچھ کہتا برابر فوراً بولا۔۔۔

ڈاکٹر عائزہ آپ جائے۔۔۔ ڈاکٹر مرہا آتی ہیں۔۔۔

عائزہ بیٹا جواب دیے روم سے چلا گیا۔۔۔

مرہا اسکے جاتے ہی ابرار کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ آپ نے کیوں کہا کہ میں آتی ہوں۔۔۔ مجھے نہیں جانا۔۔۔ اور
مجھ پر یہ حکم کیسے چلا رہے تھے۔۔۔ وہ چڑ کر بولی۔۔۔

ڈاکٹر مرہا غلط بات ہے۔۔۔ آپ کو عائزہ کے ساتھ ایسے بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔۔۔ اب آپ جائے وہ آپ کو
بول رہا ہے۔۔۔

لیکن میں نہیں جاؤں گی۔۔۔ مرحانے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

اگر آپ نہیں جائے گی تو وہ اور زیادہ غصہ کریں گا۔۔۔ اس لیے آپ جائے۔۔۔ ابرار نے اسکو سمجھایا۔۔۔

میں نہیں ڈرتی ان سے۔۔۔

پر میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ میرا بہت اچھا دوست ہے۔۔۔ اور میں آپ کی وجہ سے اسے کھونا نہیں چاہتا۔۔۔ سو پلیز
آپ جائے اور اسکی بات سنے۔۔۔

مرحان فوراً اٹھی اور پاؤں پٹختی ہوئی چلی گئی۔۔۔

فرمائیں۔۔۔ اندر آتے ہی مرحانے سرد مہری سے پوچھا۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔ عائر نے بھی اسی کے انداز میں بات کی۔۔۔

بات میں نے نہیں آپ نے کرنی ہے تو بتائیں کیا بات ہے۔۔۔

آپ کس خوشی میں قبھتھے لگا کر ڈاکٹر ابرار سے بات کر رہی تھی۔۔

آپ سے مطلب۔۔ میں آپ کو جو ابدے نہیں ہوں۔۔ کہتے ہوئے واپس جانے کو مڑی اس سے پہلے وہ جاتی عائر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر ایک جھٹکے سے دیوار کے ساتھ لگایا۔۔ مرحانے ایک دم خوف سے آنکھیں بند کی۔۔ اسکا چہرے دیکھ کر عائر کا سارا غصہ یکدم غائب ہو گیا۔۔ اسکے ہونٹ پر موجود تل عائر کی جان نکال رہا تھا۔۔ عائر نے فوراً نظر جھکالی اسے ڈر تھا کہ کہی وہ بہک نہ جائے۔۔

مرحانے آنکھیں کھول کر اسکی طرف دیکھا۔۔ چھوڑے میرا ہاتھ۔۔ مرحانے فوراً اپنی کلانی اس سے چھوڑائی۔۔

تم آئندہ ابرار سے بات نہیں کرو گی۔۔ مجھے تمہارا اس بات کرنا نہیں پسند۔۔ عائر اب آپ سے تم پر آ گیا تھا۔۔

میں کرونگی بات آپ نے جو کرنا ہے کر لے۔۔ اور ہو سکتا ہے کچھ عرصے تک وہ یہ بات آپ سے کہے کہ آپ مجھ سے بات مت کیا کریں۔۔ کیونکہ اب وہ مجھ پر حق رکھتے ہیں۔۔ مرحابڑے فخر یہ انداز میں بولی۔۔

کونسا حق رکھتا ہے وہ تم پر۔۔؟؟ کہی اس نے تمہیں اپنی بہن تو نہیں بنا لیا۔۔ عائر ہنسی دبا کر بولا۔۔

عائز کی بات پر تو وہ جل کر رہ گئی۔۔۔ بہت جلد آپ کو پتا چل جائے گا کہ انہوں نے مجھے اپنی کیا بنا لیا ہے۔۔۔ بات مکمل کرتے ہی وہ ایک پل کے لیے نہیں روکی۔۔۔

واہ بابا کیا لڑکی پسند کی ہے جو اپنے ہونے والے شوہر سے بد تمیزی سے بات کر رہی ہے اور اسکے دوست سے قہقہے لگا کر۔۔۔ لیکن اس نے میرے لیے ہاں کیسے کر دی یہ سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ اور یہ کونسے حق کی بات کر رہی تھی۔۔۔ عائز سوچ کر رہ گیا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔؟؟ شان دادی کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

کچھ نہیں بیٹا بس ایسے ہی بیٹھی ہوں۔۔۔ تو بتا کب آیا ہے۔۔۔

بس دادی ابھی آیا ہی ہوں۔۔۔ اور آتے کمرے میں نہیں گیا آپ کے پاس آ گیا۔۔۔

شان میں جب سے آئی ہوں دیکھ رہی ہوں تو ابھی تک آ رہ کو کہی باہر نہیں لے کر گیا۔۔۔ شادی کے شروع میں تو ہر نیا جوڑا روز سیر کرنے جاتے ہیں پر تو نہیں لے کر جاتا اسے۔۔۔

دادی وہ مجھ سے ٹھیک سے بات کرتی نہیں ہے لے کر کیسے کہی جاؤں۔۔۔ میرا تو خود بہت دل کرتا ہے کہ اسے باہر لے کر جاؤں۔۔۔ ہم ایک ساتھ وقت گزارے۔۔۔

شان وہ بچپن سے ہی بہت ضدی ہے۔۔۔ اپنی منوانے والی۔۔۔ پر شادی کے معاملے میں اسے میری ماننی پڑی۔۔۔ وہ دل کی بہت اچھی ہے۔۔۔ تو اسکو محبت دے گا۔۔۔ تو وہ ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ دادی نے سمجھایا۔۔۔

دادی آپ کو کیا لگتا ہے میں اس سے محبت نہیں کرتا۔۔۔

تو محبت کرتا ہے لیکن اسکا اظہار نہیں کرتا۔۔۔ پیار دینا پڑتا ہے۔۔۔ یہ جو لڑکیاں ہوتی ہیں نہ یہ بس چاہتی ہیں کہ ہمارا شوہر ہماری چھوٹی چھوٹی چیزوں کا خیال رکھے۔۔۔ اگر وہ ایک بار ناراض ہو تو ہزار بار منائے۔۔۔ ان کی ہر بات کو توجہ سے سنے۔۔۔

جب وہ بات نہیں کرتی تو میں کیسے اسکی بات سنوں۔۔۔ شان ناگواری سے بولا۔۔۔

اچھا تو اب جا اور اسے کہہ کے تیار ہو۔۔۔ ہم باہر جا رہے ہیں۔۔۔

پر دادی آج تو میں بہت تھک ہوا ہوں۔۔۔ کل لے جاؤں گا۔۔۔ اور ویسے بھی وہ نہیں مانے گی۔۔۔

جب باہر اس کے ساتھ وقت گزاریں گا تو تھکاوٹ بھی دور ہو جائے گی۔۔۔ اور نہیں بھی مانتی تب بھی زبردستی لے جا باہر جا کر وہ خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔

جی دادی۔۔۔

کیا جی۔۔۔ دادی چل اب اٹھ اور لے کے جا۔۔۔ اور اگر وہ ناگئی تو میں کل اسے اپنے ساتھ ایک مہینے کے لیے لے جاؤں گی۔۔۔ دادی نے دھمکی دی۔۔۔

نہیں نہیں دادی میں لے کر جاتا ہوں۔۔۔ بیشک مجھے اٹھا کر کیوں نالے کر کر جانا پڑے۔۔۔

واہ یہ ہوئی نابات۔۔۔ چل شاباش جا اب۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔



میری جان تیار ہو جاؤ۔۔۔ باہر چلتے ہیں۔۔۔ شان کمرے میں داخل ہوتے ہی آڑہ کی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ جو اپنے کپڑے الماری میں رکھ رہی تھی۔۔۔

آڑہ نے اسکی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور واپس اپنے کام میں لگ گئی۔۔۔

میں تم سے کچھ کہہ رہا ہوں میری جان۔۔۔ شان اسکے گرد بازو حائل کرتے ہوئے بولا۔۔۔

مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

لیکن شان کو اس بات پر حیرانگی ہوئی تھی کہ آج اس نے اسے دور ہٹنے کا نہیں کہا۔۔۔

ایسے ہی نہیں جانا۔۔۔ میں تولے کر جاؤں گا۔۔۔ اچھا رو کو میں تمہارے لیے خود ڈریس دیکھتا ہوں۔۔۔ اسے پیچھے کرتے ہوئے وہ خود الماری کے سامنے کھڑے ہو کر جائزہ لینے لگا۔۔۔

اور آڑہ خاموشی سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

پھر کچھ دیر بعد دو ڈریسسرز نکالے۔۔ اور آڑہ کی طرف متوجہ ہوا۔۔

بتاؤ ان میں سے تمہیں کونسا اچھا لگ رہا ہے۔۔ ویسے مجھے تو دونوں کلر بہت پسند ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ تم پر بلیک کلرز زیادہ سوٹ کرتا ہے۔۔ تو فیصلہ ہو گیا تم بلیک پہنو گی۔۔

پر میں جب کہی جا ہی نہیں رہی تو میں کیوں پہنو۔۔ آڑہ چڑ کر بولی۔۔

چلو تم خود نہیں پہنو گی تو ایک آسان حل ہے میرے پاس۔۔ میں خود اپنی جان کو پہنا دیتا ہوں۔۔ شان نے شرارت سے کہا۔۔

شان مجھے تنگ مت کرو۔۔ میری طبیعت نہیں ٹھیک۔۔ اب کی بار آڑہ کا انداز نارمل تھا۔۔

کیا ہوا تمہاری طبیعت کو۔۔ ادھر دیکھاؤں بخار تو نہیں ہو رہا۔۔ شان نے فکر مندی سے اسکی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔۔

نہیں بخار نہیں ہے۔۔ آڑہ نے مختصر جواب دیا۔۔

شان سمجھ گیا تھا اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔ بس اسکے ساتھ ناجانے کی وجہ سے ایسا کر رہی ہے۔۔۔

اچھا تو کوئی تو بات ہے نامیں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔۔۔

مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ اور اب ہٹو میرے راستے سے۔۔۔ کہتے ہوئے جانے لگی۔۔۔ اس پہلے وہ جاتی شان نے ایک جھٹکے سے اسے اٹھا کر کندھے پر ڈالا۔۔۔ آڑہ اسکی اس حرکت کے لیے تیار نہیں تھی۔۔۔ اس لیے خود کو سمبھال ناپائی۔۔۔

شان یہ تم کیا کر رہے ہو۔۔۔ اتارو مجھے نیچے۔۔۔ آڑہ نے چیختے ہوئے کہا۔۔۔

میری جان میری دادی کا حکم ہے۔۔۔ پورا تو کرنا ہی تھا۔۔۔ اس لیے چیخنا مت ورنہ سب قالونی والے باہر آ جائے گئے۔۔۔

شان تم میری جان کیوں نہیں چھوڑ دیتے۔۔۔

کیونکہ میں تم سے بے پناہ محبت کرتا ہوں اور تمہیں چھوڑنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔ کہتے ہوئے اسے نیچے اتارا۔۔۔

یار ویسے بہت کمزور ہو تھوڑا ویٹ گین کرو۔۔۔ شان ہنسی دبا کر بولا۔۔۔ اب وہ دونوں گھر کے باہر کھڑے تھے۔۔۔

شان مجھ سے زبردستی کرنے سے تمہیں کیا ملے گا۔۔۔

بہت کچھ میری جنگلی بلی۔۔۔ چلو اب بیٹھ جاؤ۔۔۔ میری بائیک آج کافی دن بعد خوش ہو جائے گی۔۔۔

آرہ کو پتا تھا اب اس کے ساتھ علاوہ اسکے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے۔۔۔ اور موسم بھی بہت پیارا تھا۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ خاموشی سے اسکے پیچھے بیٹھ گئی۔۔۔

شان نے پیچھے سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے کندھے پر رکھا۔۔۔ ذرا ادھیان سے بیٹھنا۔۔۔ کہی گرنا جاؤ۔۔۔ شان شرارت سے بولا۔۔۔

میں ٹھیک ہوں اگر تم نے اور کوئی بات کہی تو میں اتر جاؤں گی۔۔۔ آرہ نے دھمکی دی۔۔۔

ارے نہیں میری جان۔۔ تم اتر نامت آرام سے بیٹھو۔۔ کہتے ہوئے بانٹیک سٹارٹ کی۔۔ اور آگئے کی طرف بڑھ گئے۔۔

گھر واپسی پر انہیں کافی دیر ہو گئی تھی۔۔ شان آڑہ کو اسکی پسند کی جگہ پر لے کر گیا تھا۔۔ جس سے زیادہ نہیں پر کافی حد تک اسکا موڈ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔

مزہ آیا۔۔؟؟ شان کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولا۔۔

ہمم۔۔ آڑہ نے مختصر جواب دیا۔۔

چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔ اب میں ہر روز اپنی جان کو لے کر جاؤں گا۔۔ تاکہ میری جان کا موڈ فریش رہے۔۔ لیکن کل تم تیار ہو گی اور وہ بھی بہت زیادہ۔۔ جیسے تم شادی سے پہلے ہوتی تھی۔۔ شان محبت سے بولا۔۔

آڑہ اسے بیجا جواب دیے۔۔۔ واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔

کچھ دیر بعد وہ باہر آئی۔۔۔ تو شان ٹی وی دیکھ رہا تھا۔۔۔ شان نے گردن مڑ کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ جو وائٹ کلر کے ڈھیلے ڈھالے کپڑوں میں بہت اچھی لگ رہی تھی۔۔۔

شان اٹھا اور اسکے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔۔۔ جواب بالو میں کنگھا کر رہی تھی۔۔۔

ارے واہ تم اب پہلے سے بھی زیادہ پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ شان اسکو اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا۔۔۔ آؤ رہنے اسے پھر خود سے دور نہیں کیا تھا۔۔۔

تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔؟؟ شان کو اس کے انداز پر حیرانگی ہو رہی تھی۔۔۔

ہاں ٹھیک ہوں۔۔۔ آؤ رہنے ناگواری سے جواب دیا۔۔۔

لگ نہیں رہا میں تمہارے اتنے قریب ہوں اور تم نے مجھے خود سے دور بھی نہیں کیا۔۔۔ شان نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

کیونکہ دادی چاہتی ہیں کہ میں تمہارا حق تمہیں دوں۔۔۔ آؤ رہنے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔۔۔ کیا تم واقعی۔۔۔ شان نے اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔ اور بے یقینی سے اسکی طرف دیکھنے لگا۔۔۔

تو بے ویسے۔۔۔ کیسے مرے جا رہے ہو۔۔۔

شان اسکی بات پر فوراً پیچھے ہٹا۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے میں تو بس تمہاری بات پر حیران ہوا تھا۔۔۔

کیوں اس میں حیران ہونے والی بات کیا ہے۔۔۔ میں نے ایسا کیا کہہ دیا ہے۔۔۔ بس میں اپنی دادی کی کوئی بات رد نہیں کر سکتی۔۔۔ جہاں انکی بات پر تم سے شادی کر سکتی ہوں۔۔۔ تو میں تمہیں اپنے قریب آنے کی اجازت بھی دے سکتی ہوں۔۔۔ آؤرہ مغرور انداز میں بول رہی تھی۔۔۔

اور شان کو لگ رہا تھا کہ وہ جو اس کو جو س پلا کر آیا ہے اس میں ضرور کچھ ناکچھ ملا تھا تبھی وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہے۔۔۔

کیا ہوا کیا سوچ رہے ہو۔۔۔ کبھی مجھ جیسی خوب صورت لڑکی کے قریب آنے سے ڈر تو نہیں لگ رہا ہے۔۔۔

آرہ کی آواز پر وہ چونکا۔۔۔ نہیں میری جان ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔ بس میں تھک گیا ہوں۔۔۔

اچھا تو تمہیں میں موقع دے تو رہی ہوں تھکن اتارنے کا۔۔۔ آرہ اسکے قریب آ کر بولی۔۔۔

شان کا تو اسکی بات پر منہ کھولا کا کھولا رہ گیا۔۔۔

تم اپنے ہوش میں نہیں ہو۔۔۔ اسلیے ایسی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جا رہا ہوں کہتے ہوئے فوراً گمرے سے چلا گیا۔۔۔

اور شان کے جاتے ہی آرہ قہقہہ لگا کر ہنسنے لگی۔۔۔ وہاں شان احمد آپ تو بڑے ہی شرمیلے نکلے اب دیکھو صبح داوی کو کیا مریج مسالہ لگا کر بتاتی ہوں۔۔۔

مرحہ۔۔۔؟؟

جی اماں۔۔۔ مرحا جو اپنے فون میں مصروف تھی۔۔۔ حلیمہ کی آواز پر انکی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

وہ اس اتوار منگنی کرنے آنا چاہ رہے ہیں۔۔۔

اماں اتنی جلدی۔۔۔ مرحانے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

لو اس میں جلدی کیا ہے۔۔۔ تجھے پسند ہے تیرے ساتھ ہو اسپتال میں ہوتا ہے۔۔۔ اور مجھے بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔

لیکن اماں ابھی دادی بھی واپس نہیں آئی اور انہوں نے بھی لڑکا نہیں دیکھا۔۔۔

انکی فکر مت کر میں نے ان سے بات کر لی ہے اور ساری بات بھی بتا دی ہے وہ کل واپس آرہی ہیں۔۔۔ اور انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں ان سے کہہ دے کہ وہ اس اتوار آجائے منگنی کرنے۔۔۔

چلے جیسے آپ لوگ ٹھیک سمجھے۔۔۔ پر مرحا کو حیرانگی ہو رہی تھی کہ ابرار نے تو اس سے ایسی کوئی بات ہی نہیں کہی۔۔۔ لیکن اب اچانک منگنی۔۔۔ وہ دل ہی دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔

اب تو کل سے ہو اسپتال نہیں جائے گی۔۔۔

حلیمہ بیگم کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ اماں وہ کیوں۔۔۔ میں ہو اسپتال سے چھٹی نہیں کر سکتی۔۔۔

کیوں نہیں کر سکتی۔۔۔ گھر میں اتنے کام ہیں۔۔۔ وہ کون کریں گا۔۔۔ ارواح کو تو کھانے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے۔۔۔ اسلیے اب تو نہیں جائے گی۔۔۔ دودن اس سے نہیں ملے گی تو مر نہیں جائے گی۔۔۔

اماں کیا ہو گیا ہے تمہیں لگتا ہے کہ میں ان کے لیے جا رہی ہوں۔۔۔ مر حامنہ بنا کر بولی۔۔۔

تو اس میں غلط بھی کیا ہے ظاہر ہی سی بات ہے تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہو گئے تبھی تو اس نے رشتہ بھیجا ہے۔۔۔

اماں میرا یقین کرو میں انھے پسند نہیں کرتی۔۔۔

تو پھر وہ کرتا ہو گا۔۔۔

مجھے ان کا نہیں پتا۔۔۔ انہوں نے مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کی۔۔۔ بلکہ رشتے کے بعد بھی نہیں کی اور نا ہی انہوں نے مجھے منگنی کے بارے میں کچھ بتایا ہے۔۔۔ مر حانے یقین دہانی کرائی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مان لیا۔۔۔ لیکن تو نہیں جائے گی۔۔۔ حلیمہ نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے اماں نہیں جاتی اب خوش۔۔۔

شباباش۔۔۔ حلیمہ خوش دلی سے بولی۔۔۔



اچھا اب میں چلتی ہوں۔۔۔ اپنا خیال رکھنا اور باقی سب کا بھی مجھے تیری طرف سے کوئی شکایت ناملے۔۔۔ اور
ہاں اب تو اپنی دادی کو پر دادی بننے کی خوشی دیکھا دے۔۔۔ دادی آڑہ سے ملتے ہوئے بولی۔۔۔

دادی آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں جیسے خوش خبری میری پاکٹ میں ہے اور آپ کو وہ نکال کر نہیں دے
رہی۔۔۔ آڑہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اب میں نے ایسا بھی نہیں کہا۔۔۔ میں تو یہ کہہ رہی تھی کہ اب جلدی مجھے خوش خبری سنا۔۔۔

کیسے سناؤں۔۔۔ رات آپ کی بات مان کر میں نے اسے کہا تھا۔۔۔ پر اسے نے تو صاف انکار کر دیا کہنے لگا تم بہکی
بہکی باتیں کر رہی ہو۔۔۔ مجھے نیند آرہی ہے میں سونے جا رہا ہوں۔۔۔ دادی اب آپ بتائیں میں کیا
کروں۔۔۔ اپنی انا تو قربان کر دی آپ کے لیے۔۔۔ تاکہ آپ خوش رہے اور اسے میری قدر ہی نہیں ہے۔۔۔ پر
یہ بھی برداشت کر رہی ہوں صرف آپ کے لیے۔۔۔ آڑہ ایکٹنگ کے سب ریکارڈز توڑتے ہوئے بول رہی
تھی۔۔۔

دادی نے اسے فوراً گلے لگا لیا۔۔۔ تو فکر مت کر میری بچی میں دیکھنا کیسے اس کے کان کھینچتی ہوں۔۔۔ ایسے کیوں کرے یہ تیرے ساتھ۔۔۔ ابھی تو مجھے جانا ہے ورنہ بتاتی اسے پر تو ٹینشن مت لے میں اسے سیدھا کرتی ہوں۔۔۔ دادی نے اسے تسلی دی۔۔۔

بس دادی اب آپ ہی ہیں جو مجھے سمجھتی ہیں ورنہ مجھے تو لگتا ہے یہاں میرا کوئی نہیں ہے۔۔۔

چل اب میں چلتی ہوں کل شام کو وقت پر آ جانا۔۔۔ پتا ہے نامر حا کی منگنی ہے۔۔۔ دادی نے یاد دہانی کرائی۔۔۔

جی دادی آ جاؤں گی۔۔۔ ویسے میری قسمت میں تو یہ منگنی تھی اور نہ ہی دھوم دھام سے شادی۔۔۔

یہ تیرا اپنا قصور ہے اگر تو آرام سے مان جاتی تو سب ہوتا۔۔۔ لیکن وہ آ رہے ہی کیا جو کوئی بات آرام سے مان لے۔۔۔ کہتے ہوئے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

تو کیوں مان لو آپ ہی کی تو پوتی ہوں جیسی دادی ویسی ہی پوتی۔۔۔ دادی کے جاتے ہی آ رہے بڑ بڑائی۔۔۔

مجھے شوپنگ پر جانا ہے۔۔۔ شان ابھی کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ آڑہ نے اپنا حکم صادر کیا۔۔۔

یار ابھی آیا ہی ہوں۔۔۔ پانی کا تو پوچھ لو۔۔۔ شان تھکا ہار بیڈ پر گرا۔۔۔

مجھے لگا باہر سے پی کر آئے ہو گئے۔۔۔ آڑہ منہ بنا کر بولی۔۔۔

تو اب پتا چل گیا ہے نہ تو پیلا دو۔۔۔

چلو باہر شوپنگ پر چلتے ہیں وہی جو س پی لینا۔۔۔ آڑہ نے مفت مشورہ دیا۔۔۔

آڑہ عجیب باتیں کرتی ہو۔۔۔ مجھے ابھی ییاس لگی ہے۔۔۔ تم کچن سے مجھے پانی نہیں لا کر دے سکتی۔۔۔

اف۔۔۔ لا رہی ہوں۔۔۔ ایک تو ہر کام تم نے مجھ سے ہی کروانا ہوتا ہے۔۔۔ کہتے ہوئے پیرٹچ کر کمرے سے

باہر چلی گئی۔۔۔

صرف ایک پانی کا گلاس کیا مانگ لیا۔۔۔ میڈم کو لگتا ہے سارے کام میں اس سے ہی کروانا ہوں۔۔۔

کچھ دیر بعد آڑہ اسکے لیے پانی لے آئی۔۔۔

اب جلدی سے پیو اور چلے۔۔۔ آڑہ شان کے ہاتھ میں گلاس دیتے ہوئے بولی۔۔۔

چلتے ہیں پر ایک کپ چائے ہی پلا دو۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں۔۔۔ اٹھوں اور چلو میں نہیں بنا رہی کوئی چائے والے۔۔۔ آڑہ اسے بازو سے پکڑ کر اٹھانے لگی۔۔۔

کتنی ظالم ہو تم۔۔۔

ہاں ہوں اور اب چپ چپ چلو۔۔۔۔

ایسے تو میں بھی نہیں جانے والا۔۔۔ شان سینے پر دونوں ہاتھ بندھے اسکے سامنے کھڑا ہوا۔۔۔

تو کیسے جاؤ گئے۔۔۔ آڑہ نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

شان نے اپنی انگلی اٹھا کر ہونٹوں پر رکھی۔۔ دیکھو تم نے چائے نہیں پلائی اب ایک کس تو بنتی ہے۔۔

تمہارا دماغ تو نہیں خراب۔۔ آڑہ نے تپ کر کہا۔۔

لو اس میں دماغ خراب ہونے والی کیا بات ہے۔۔ تم میری بات مان لو میں تمہاری بات مان لیتا ہوں۔۔

میں تمہاری کوئی بات نہیں ماننے والی۔۔ آڑہ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔۔

ارے واہ رات تو بڑے پر نکل رہے تھے۔۔ اور اب سانپ سونگ گیا۔۔

وہ پیچھلی رات کی بات ہے رات گئی بات گئی۔۔ آڑہ کندھے اچکا کر اسکے پاس سے گزری۔۔

شان نے اسکا ہاتھ تھام کر ایک جھٹکے سے خود سے قریب کیا۔۔ رات گئی ہے پر میں یہی ہوں میری جان کہتے

ہوئے اسکے رخسار پر بوسہ دیا۔۔

جاؤا بھی کے لیے صرف اتنا باقی پھر سہی۔۔۔ ویسے بھی دادی نے میری تمہاری وجہ سے بہت انسلٹ کی ہے۔۔۔ اسلیے آج مجھے تمہاری بات ماننی پڑے گی۔۔۔ شان اسے خود سے دور کرتے ہوئے بولا۔۔۔

اور آڑہ کا بس نہیں چل رہا تھا اسکا سر پھوڑ دے۔۔۔

چلو اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔ میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے چلا گیا۔۔۔

پتا نہیں خود کو سمجھتا گیا ہے۔۔۔ شوپنگ پر نہ جانا ہوتا تو میں بتاتی۔۔۔

آج مر حاک کی منگنی تھی۔۔۔ آڑہ نے مر حاک کو خود تیار کیا۔۔۔ عائز کے گھر سے آیا ہوا جوڑا۔۔۔ اس نے زیب تن کیا تھا جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ حلیمہ بیگم کمرے میں آئی تو اسکی نظر مر حاک پر پڑی۔۔۔

ماشاء اللہ کتنی پیاری لگ رہی ہے میری بچی۔۔۔ اللہ نظر نہ لگائے۔۔۔ حلیمہ نے محبت سے اسکی پیشانی پے پیار

دیا۔۔۔

اماں میں بھی کھڑی ہوں میری بھی تھوڑی بہت تعریف کر دو۔۔ آڑہ ناگواری سے بولی۔۔

ہاں ہاں تو بھی بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔ میں نے تیری تعریف اسلیے نہیں کی کیونکہ تیری تعریف کرنے والا تو ہے نہ اس نے کر دی ہوگی۔۔

اماں یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ وہ میری تعریف کرتا ہوگا۔۔

ویسے تیرا سوٹ بہت پیارا ہے۔۔ یقیناً شان نے لے کر دیا ہوگا۔۔ حلیمہ نے بات بدلی۔۔

جی لے کر اس نے دیا ہے۔۔ لیکن پسند میری ہے۔۔ اسکی اتنی اچھی چوائس کہا۔۔ آڑہ کندھے اچکار بولی۔۔

ہمم سہی کہا اگر چوائس اچھی ہوتی تو وہ تم سے شادی کرتا۔۔ اروحہ فوراً بولی۔۔

آپا تم چپ کرو۔۔ مجھ سے پزگامت لینا۔۔

مجھے کیا ضرورت ہے تم سے پزنگا لینے کی۔۔۔ میں معصوم سی ایک دو دن کے لیے رہنے آئی ہوں۔۔۔ سکون سے رہو گی۔۔۔

ایک تو تم دونوں اپنی لڑائی ڈال کر بیٹھ گئی ہو۔۔۔ باہر مہمان آگئے ہیں۔۔۔ مر حاکو لے کر باہر آؤ۔۔۔

اماں میں کب کچھ کہتی ہوں یہ تو بس۔۔۔ اس سے پہلے اروحہ مزید کچھ کہتی۔۔۔ حلیمہ نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

اب ایک اور لفظ نہیں ورنہ میں نے جو تا اٹھا کر مارنا شروع کر دینا ہے۔۔۔ اسلیے جلدی اسے باہر لے آؤ۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔۔

حلیمہ کے جاتے ہی آڑہ مر حاکو کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ مر حابتانہ وہ کیسا ہے۔۔۔ پیارا ہے یا بس ایسا ہی ہے۔۔۔

جب آئے گا تو دیکھ لینا۔۔۔ مر حانے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اے ہاے۔۔۔ پر آج تو وہ نہیں آئے گا۔۔۔ ہاں پر تصویر میں تو دیکھ سکتی ہوں۔۔۔

لیکن میرے پاس تصویر نہیں ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔ باہر جو انکی فیملی میں سے آیا ہے انکے پاس تو ہونگی۔۔۔ چل اب جلدی اٹھ اور باہر چلے سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔

ہمم چلو۔۔۔

آڑہ نے مرہا کو سب کے سامنے لا کر بیٹھا دیا۔۔۔ مرہا نظریں جھکائیں بیٹھی تھی۔۔۔ جب شمنیہ بیگم اسکے پاس آئی۔۔۔

ماشاء اللہ۔۔۔ بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔ مجھے تو تم رمشا کی شادی والے دن ہی پسند آگئی تھی۔۔۔ مرہا کو وہ گلے لگاتے ہوئے بولی۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ عازن کی پھوپھو اسکے گھر اور شادی والے دن میں انھے کیوں پسند آگئی تھی۔۔۔ اسے انکی باتوں نے الجھا دیا۔۔۔

کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو۔۔۔ شہنیدہ بیگم نے اسے کھوئے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

انکی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ نہیں کچھ نہیں۔۔۔ مسکرا کر جواب دیا۔۔۔

حلیمہ بہن آپ کو کوئی اعتراض ناہو تو منگنی کی رسم عازر کے بابا کر سکتے ہیں۔۔۔

عازر کے نام پر تو اسے کرنٹ لگا۔۔۔ اور چونک کر شہنیدہ کی طرف دیکھا۔۔۔

جی بہن کوئی بات نہیں اب یہ آپ لوگوں کی ہے۔۔۔ ویسے بیٹا کا نام مشکل ہے میں تو بھول ہی جاتی ہوں۔۔۔ اور اب آپ نے بتایا تو یاد آیا۔۔۔

کوئی بات نہیں اب آپ عادی ہو جائے گی۔۔۔ میں بھائی صاحب کو بولا کر لاتی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

انکے جاتے ہی مر حلیمہ بیگم کو بازو سے پکڑ کر سائیڈ پر لے کر گئی۔۔۔

ارے پاگل تو نہیں ہوگی کیسے سب کے سامنے مجھے ایسے لے کر آئی ہے۔۔۔

اماں تم نے تو مجھے کہا تھا کہ اسکا نام ابرار ہے۔۔۔ لیکن یہ تو۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی حلیمہ بیگم فوراً بولی۔۔۔

تو مجھے لگا تھا وہی نام ہو گا جو تو کہہ رہی ہے مجھے تو ایک ہی بار اسکا نام بتایا۔۔۔ اور وہ میرے ذہن سے نکال گیا۔۔۔

اماں تم جانتی بھی ہو کے یہ تم کیا کہہ رہی ہوں ایک نام سے بندہ بدل گیا۔۔۔ اماں مجھے یہ نہیں پسند۔۔۔

ایک لفظ اور نہیں۔۔۔ اور خاموشی سے منگنی کر میں کوئی تماشہ نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ تیری مرضی سے میں نے ہاں کی تھی اور اب یہ فضول باتیں کر رہی ہے۔۔۔ حلیمہ بیگم سختی سے بولی۔۔۔

اماں میں نے اس کے لیے ہاں نہیں کی تھی۔۔۔ مر حابے بسی سے بولی۔۔۔

میں کچھ نہیں جانتی۔۔۔ چل سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ کہتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر ساتھ لے گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد منگنی کی رسم شروع ہو گئی۔۔۔ آنسوؤں تھے کہ روکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔ اسے اپنی کم عقلی پر ماتم کرنے کو جی چاہا رہا تھا۔۔۔ کیا اس قدر بیوقوف نکلی کے اسے پتا ہی نہیں چلا کہ اسکا رشتہ ابرار نے نہیں بلکہ عائز نے بھیجا تھا۔۔۔ اور اس نے کس قدر آرام سے ہاں کر دی تھی۔۔۔

۔

بیٹا بھی تو منگنی ہوئی ہے اور آپ ایسے رور ہی ہو۔۔ شادی پر کیا کرو گی۔۔ رحمن صاحب نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔

شادی ہو گی تب نہ۔۔۔ مر حادل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔



مہمانوں کے جاتے ہی مر حاکمرے میں آتے ہی زار و قطار رونے لگی۔۔۔

مر حاتو پاگل تو نہیں ہو گئی۔۔۔ کیوں ایسے رور ہی ہے حلیمہ بیگم کمرے میں آتے ہی شروع ہو گئی۔۔۔ انکے پیچھے ہی دادی اروحہ اور آڑہ بھی تھی۔۔۔

اماں مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔۔۔۔

لوہی۔۔۔ اب اس کا ڈرامہ شروع۔۔۔ یہ تم دونوں بہنوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ سکون سے اپنے گھر بیاہ کر نہیں جانا۔۔۔ دادی تلخی سے بولی۔۔۔

دادی آپ مجھ بیچ میں مت گھسے۔۔۔ میں نے آپ کی بات مان کر چپ چاپ شادی کر لی۔۔۔ آڑہ ناگواری سے بولی۔۔۔

ہاں ہاں جانتی ہوں جس طرح تو نے خاموشی سے شادی کی ہے۔۔۔ کہتے ہوئے حلیمہ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

ارے حلیمہ تو تو کہہ رہی تھی کہ مر حاراضی ہے اس رشتے سے۔۔۔ اب اسے کیا ہوا۔۔۔

بی جی۔۔۔ یہ واقعی راضی تھی اب مجھے کیا پتا اسے ایک دم کیا ہوا ہے۔۔۔

اماں مجھے کیا ہوا ہے۔۔۔ تم نے مجھے کسی اور لڑکے کا نام بتایا اور رشتہ کسی اور کا۔۔۔ مر حاراضی کے بل چلائی۔۔۔

یا اللہ حلیمہ یہ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔ میرے تو کچھ پلے نہیں پڑ رہا۔۔۔ دادی سر پر ہاتھ رکھ کر بولی۔۔۔

بی جی اس کو جب میں نے بتایا تھا کہ اس کے ہو سہٹل سے رشتہ آیا ہے تو اس نے لڑکے کا نام پوچھا مجھے یاد نہیں آرہا تھا تو یہ فوراً بولی کہی ابرار تو نہیں۔۔۔ تو مجھے لگا یہ جانتی ہوگی میں نے بھی ہاں میں ہاں ملا دی۔۔۔ پر آج پتا چلا کہ اس کا نام تو عائر ہے۔۔۔۔۔ حلیمہ نے تفصیل بتائی۔۔۔

ہاے یہ تو واقعی غلطی ہوگئی۔۔۔۔۔ مرہا کیا تو دوسرے لڑکے کو پسند کرتی تھی۔۔۔؟؟ دادی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

نہیں دادی مجھے کوئی نہیں پسند لیکن جس لڑکے سے آپ لوگوں نے میری منگنی کروائی ہے مجھے اس سے نفرت ہے۔۔۔

لو کر لو بات۔۔۔۔۔ ان بہنوں کو پتا نہیں کس سے محبت ہے۔۔۔۔۔ ہر کسی سے یہ نفرت ہی کرتی ہیں خاص کر جن سے انکار شتہ کر دو۔۔۔۔۔ دادی ناگواری سے بولی۔۔۔

دادی آپ پھر مجھے بیچ میں لے آئی۔۔۔

ہاں تو تو بھی تو یہی کہتی تھی مجھے شان سے نفرت ہے۔۔۔ اور یہ بیوقوف بھی یہی کہہ رہی ہے۔۔۔

دادی آپ نہیں جانتی اسے وہ یہ سب جان بوجھ کر رہا ہے۔۔۔ مرہا کی رونے سے آنکھیں سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

تو پاگل ہے کیا۔۔۔ کوئی کسی سے جان بوجھ کر بھی شادی کرتا ہے بھلا۔۔۔۔۔ حلیمہ یقین کر تو نے بہت ہی عجیب سیٹیاں پیدا کی ہیں۔۔۔ جن میں عقل کی بہت زیادہ کمی ہے۔۔۔ اور تو مرہا میری بات سن لے اگر تو نے اس آڑہ

کی طرح ہنگامہ مچایا۔۔۔ یا پھر ہمیں دھمکی دی کہ میں مرجاؤں گی لیکن اس رائز سے شادی نہیں کروں گی۔۔۔ تو میں تجھے خود مارو گی۔۔۔ وہ بھی ڈنڈے سے۔۔۔ اس لیے رونادھونا بند کر اب تیری شادی اسی سے ہی ہوگی۔۔۔

دادی اسکا نام عائر ہے۔۔۔ رائز نہیں۔۔۔ آئرہ نے آگاہ کیا۔۔۔

جو بھی ہے۔۔۔

ویسے مر حائقین کرو میں تمہاری جگہ ہوتی تو اس قدر خوش ہوتی۔۔۔ اتنا امیر اور خوب صورت لڑکا ملا ہے۔۔۔ پر میری قسمت میں تو شان ہی لکھا تھا۔۔۔ آئرہ منہ بنا کر بولی۔۔۔

تو تو ویسے ہی بہت ناشکری ہے۔۔۔ جتنا اچھا تجھے شوہر ملا ہے نہ قسمت والی لڑکیوں کو ملتا ہے۔۔۔ پر نہیں۔۔۔ تو نے تو ساری زندگی روتے ہی رہنا ہے۔۔۔

آپکا پوتا ہے تعریف تو آپ کریں گی۔۔۔

اچھا اچھا چل اٹھ وہ آ رہا ہوگا تجھے لینے۔۔۔ دادی نے بات بدلی۔۔۔

مجھے نہیں جانا آج۔۔۔ میں کل جاؤ گی۔۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔ تیرا کیا بھروسہ ابھی ہمارے سامنے اسے سمجھا رہی ہے بعد میں کہے گی مت کر یہ
رشتہ۔۔۔

دادی کی بات پر تو آؤرہ کو آگ لگ گئی۔۔۔ دادی میں آپ کو ایسی لگتی ہوں۔۔۔

لو بھلا۔۔۔ لگنے کا کیا ہے مجھے تو مر جا بھی اس رشتے سے خوش لگ رہی تھی۔۔۔ لیکن اب دیکھ صف ماتم بچھا کر بیٹھی
ہے۔۔۔ تم بہنوں کا کوئی اعتبار نہیں کبھی بھی کچھ بھی کر دو۔۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے میرے ساتھ۔۔۔ کیوں مجھے لے آئے۔۔۔ ایک دو دن سکون سے کیوں نہیں رہنے دیتے
وہاں۔۔۔ حلانکہ وہ جانتی تھی کہ دادی اسے وہاں بھی سکون سے نہیں رہنے دیتی۔۔۔

میری جان میرا دل نہیں لگتا تمہارے بغیر اسیلے لے آیا۔۔۔ ویسے بھی تم نے وہاں رہ کر کیا کرنا تھا۔۔۔ تمہارا گھر تو یہ ہے نا۔۔۔

فضول باتیں مت کرو۔۔۔ آؤ رہ گھورتے ہوئے بولی۔۔۔

یار تم تو آج قیامت ڈھا رہی تھی۔۔۔ میرا تو دل کارہا تھا کہ تمہیں دیکھتا رہوں۔۔۔ شان نے محبت سے کہا۔۔۔

سارا دن تم نے ایک بار بھی مجھے یہ بات نہیں کہی۔۔۔ اور اب تمہیں یاد آ رہا ہے کہ میں پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

میری شہزادی اس وقت بھی کہنا چاہتا تھا۔۔۔ پر سب تھے ایسے اچھا نہیں لگتا۔۔۔ پر میں تمہیں ہی دیکھ رہا تھا میرا یقین کرو۔۔۔

ہاں ہاں جانتی ہوں میری دوست کہہ رہی تھی کہ تمہارا میاں تمہیں ہی گھور رہا ہے۔۔۔ آؤ رہ چڑ کر بولی۔۔۔

گھور نہیں رہا تھا محبت سے دیکھ رہا تھا اور تمہاری دوست کو شرم نہیں آتی مجھ پر نظر رکھتے۔۔۔ یا اسے اس بات پر غصہ آرہا تھا کہ میں اسے نہیں دیکھ رہا۔۔۔ حالانکہ وہ بھی پیاری لگ رہی تھی۔۔۔ شان آنکھوں میں شرارت لیے بول رہا تھا۔۔۔

خبردار جو میری دوست کے بارے میں کوئی بات بھی کہی۔۔۔ آڑہ نے تنبہ کی۔۔۔

اچھا نہیں کہتا۔۔۔ پراگلی بار تم اپنی دوست سے کہہ دینا ایسے نہ دیکھا کریں۔۔۔ مجھے نظر بھی لگ سکتی ہے۔۔۔ شان نے معصومیت سے کہا۔۔۔

استغفار۔۔۔ تمہیں اور نظر۔۔۔ کہتے ہوئے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔۔۔

اچھا اچھا اب زیادہ ہنسنے کی ضرورت نہیں ہے میں ایسا بھی کچھ نہیں کہا جس پے تم ایسے ہنس رہی ہو۔۔۔ شان کو اسکی ہنسی پر غصہ آرہا تھا۔۔۔

تو ہنسنے والی بات پر ہنسو گی ہی۔۔۔ خیر چلو سائیڈ پر ہٹو مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔

نہیں آج تم نہیں سوگی۔۔۔ شان نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

تم مجھے سونے سے روکو گئے۔۔۔ آڑہ نے تکیہ اٹھا کر اسکو مارا۔۔۔ جو سیدھا اسکے سر پر لگا۔۔۔ شان اس حملے کے لیے تیار نہیں تھا اسلیے ایک دم بیڈ سے زمین پر گرا۔۔۔

شان کو نیچے گرا دیکھ کر آڑہ ہنسنے لگی۔۔۔ جب کچھ دیر تک شان آنکھیں بند کیے پڑا رہا۔۔۔ تو آڑہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ ابھی تک اٹھا کیوں نہیں۔۔۔

پھر بیڈ سے اتر کر اسکو دیکھنے آئی۔۔۔ شان ابھی بھی بے سو دپڑا تھا۔۔۔

شان۔۔۔؟؟ آڑہ نے اسے آواز دی۔۔۔

پراس نے کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔

شان۔۔۔؟؟ آڑہ نے دوبارہ پکارا اسکی حیرت اب فکر مندی میں بدل گئی۔۔۔

جب شان نے دوبارہ اسکی آواز پر کوئی جواب نہیں دیا۔۔۔ تو آڑہ فوراً اٹھ کر باہر کی طرف جانے لگی۔۔۔ اس سے پہلے وہ اٹھتی شان نے اسے جھٹکے سے خود پر گرایا۔۔۔

کہا جا رہی ہو میری جان۔۔۔

تم ڈرامہ کر رہے تھے۔۔۔؟؟؟ آڑہ نے گھورتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہاں تمہیں دیکھنے کے لیے کہ تم پریشان ہوگی یا نہیں۔۔۔ میں تو حیران ہو گیا یا تمہاری دل کی دھڑکن بہت تیز ہو رہی ہے مانویا نہ مانو تمہیں بھی مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ شان اسکے چہرے پر آئے بالو کو اپنی انگلیوں سے کان کے پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ تم نے ایسے ایک دم مجھے اپنے اوپر گرایا اس لیے میری ہارٹ بیٹ تیز ہو گئی۔۔۔ آڑہ نے بات پلٹی۔۔۔

جھوٹی چلو کوئی بات نہیں کبھی تو مانو گی۔۔۔

اچھا چھوڑو مجھے۔۔۔ آڑہ اپنی کمر سے اسکے بازو ہٹاتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں میری جان آج نہیں۔۔۔ آج تو تمہارے حسن نے مجھے بہکنے پر مجبور کر دیا ہے۔۔۔ شان معنی خیز نظر سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

زیادہ فری نہ ہو اور چھوڑو مجھے۔۔۔

لو چھوڑ دیا۔۔۔ شان نے اسکی کمر سے بازو ہٹائیں۔۔۔

آرہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ اور بیڈ پر جا کر لیٹ گئی۔۔۔

شان بھی اسکے قریب آ کر لیٹ گیا۔۔۔ آرہ نے اسے دیکھ کر کروٹ بدلی۔۔۔

بلکل بھی نہیں ایسے ہی لیٹی رہو۔۔۔ شان نے اسکو خود سے قریب کیا۔۔۔

شان آج تمہارا مسئلہ کیا ہے۔۔۔ مجھے آج چین سے سونے کیوں نہیں دے رہے۔۔۔ آرہ چڑ کر بولی۔۔۔ اسے

اب غصہ آ رہا تھا شان پر۔۔۔

یار یہی تو میں چاہتا ہوں کہ تم میرا مسئلہ حل کرو۔۔۔ شان نے اسکے کان میں سرگوشی کی۔۔۔

شان تم یہ کیا کر رہے ہو۔۔۔ آڑہ کو آج اسکے ارادے نیک نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں میری جان۔۔۔ شان اسکے رخسار کو چھوتے ہوئے بولا۔۔۔

اور کچھ سوچنا بھی مت۔۔۔ ورنہ تم مجھے جانتے نہیں ہو آڑہ نے دھمکایا۔۔۔

وہ ہی تو جانا چاہتا ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے شان اسکی طرف جھکا۔۔۔

شان تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔ آڑہ کی آواز آج پہلی بار اسکے سامنے لڑکھرائی تھی۔۔۔

سوری آج کرنی پڑے گی۔۔۔ آڑہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکی یا شاید اس نے دادی کی بات مان لی تھی۔۔۔

اگلے دن مرہا ہو اسپتال آتے ہی عائزہ کے روم میں گئی۔۔۔ جہاں عائزہ آرام سے بیٹھا فائل دیکھنے میں مصروف

تھا۔۔۔

مرحانے اس سے فائل چھین کر ٹیبل پر پٹختی۔۔۔

عائز نے ایک غصے میں اسکی طرف دیکھا۔۔۔ یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔

یہ بات تو مجھے آپ سے پوچھنی چاہیے۔۔۔ آپ کی ہمت بھی کیسے ہوئی میرے گھر رشتہ بھینچنے کی۔۔۔ مرحا
دھاڑتے ہوئے بولی۔۔۔

یہ بات آپ کو اب یاد آئی جب ہماری منگنی ہو گئی ہے۔۔۔ عائز نے نارمل انداز میں پوچھا۔۔۔

عائز کی بات پر تو مرحا آگ بگولہ ہو گئی۔۔۔ ہاں کیونکہ میں نہیں جانتی تھی کہ وہ رشتہ آپ نے بھیجا ہے۔۔۔ یہ
بات تو کل آپ کی فیملی کو دیکھ کر پتا چلی۔۔۔

اچھا مذاق کر لیتی ہیں آپ ڈو کٹر مرحا۔۔۔ اور اگر یہ بات سچ بھی ہے تو آپ مجھے اتنی بیوقوف لگتی تو نہیں
ہیں۔۔۔ چلے کوئی نہیں اب کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ عائز کندھے اچکا کر بولا۔۔۔

بہت کچھ ہو سکتا ہے آپ اپنے بابا کو انکار کر دے۔۔۔ مجھے آپ سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ مر حایک ایک لفظ چبا
چبا کر بول رہی تھی۔۔۔

اگر ایسا کرنا ہوتا تو میں کب سے کر چکا ہوتا۔۔۔ میں اپنے بابا کو انکار نہیں کر سکتا یہ فیصلہ میرا نہیں انکا تھا۔۔۔ مجھے
لگا تھا کہ آپ انکار کر دیں گی۔۔۔ پر آپ نے تو خوشی سے ہاں کر دی جیسے آپ میرے ہی انتظار میں بیٹھی تھی کہ
کب عازن پر پوزل بھیجے اور کب میں ہاں کروں۔۔۔ عازن بے نیازی سے بولا۔۔۔

آپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں۔۔۔ مجھے لگا تھا کہ وہ رشتہ ڈاکٹر ابرار نے بھیجا ہے۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی
عازن نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

اوو تو آپ ابرار کو پسند کرتی ہیں اسلیے اس دن وہ سب کہہ رہی تھی۔۔۔ عازن اب اسکے بلکل سامنے کھڑے ہو کر
بول رہا تھا۔۔۔۔

آپ کو جو سمجھنا ہے سمجھے مجھے اس کی پروا نہیں ہے پر میں آپ سے شادی نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ کہتے ہوئے
انگوٹھی اتارنے لگی۔۔۔

عائز نے فوراً اسکا ہاتھ تھاما۔۔ نہیں بلکل بھی نہیں۔۔ اب اسے اپنے ہاتھ سے تم نہیں اتارو گی۔۔۔ اسے
میری ریکویسٹ سمجھو یا آرڈر۔۔۔ عائز نے سنجیدگی سے بولا۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔ اور آئندہ میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش مت کرنا۔۔۔

وہ تو میں کروں گا۔۔ کیونکہ تم میری منگیتر ہو۔۔ اور بہت جلد ہونے والی بیوی۔۔ اور میں نہیں چاہتا کہ تم
میرے سامنے میرے ہی دوست کا نام لو۔۔ اسلیے آئندہ احتیاط کرنا کہتے ہوئے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا۔۔ اب جاؤ
کوئی دیکھ لے گا۔۔۔

مرحاکے غصے سے آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔ اسکی بات سنتے ہی پیرچ کر روم سے چلی گئی۔۔۔



صبح شان آئزہ کے اٹھنے سے پہلے ہی چلا گیا تھا وہ جانتا تھا کہ آئزہ غصے میں ہو گی۔۔ اور فحال اسکا سامنا بھی نہیں
کرنا چاہتا تھا۔۔۔

آرہ کی آنکھ کھولی تو سامنے پڑے ہوئے پھولوں کو دیکھ کر حیرانگی ہوئی۔۔ اٹھ کر پھولوں کو دیکھا جس پر ایک کارڈ تھا۔۔ آرہ نے کارڈ دیکھا جس پر خوب صورتی سے گڈ مارنگ میری جان لکھا تھا۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی آرہ کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلے گئی۔۔۔ بد تمیز۔۔۔ کہتے ہوئے واش روم کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد کمرے سے باہر آئی جہاں رافیہ بیگم اکیلی بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔۔ جب آرہ پر نظر پڑی تو اسے اپنے پاس بلا یا۔۔۔

آرہ۔۔۔؟؟ وہ جو کچن میں جا رہی تھی رافیہ بیگم کی آواز پر روکی۔۔۔

جی۔۔۔ آرہ نے ناگواری سے جواب دیا۔۔۔

تمہارا ناشتہ شان نے باہر سے منگوا یا تھا۔۔۔ اس لیے اپنا ناشتہ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میں نے سوچا تمہیں بتا دوں۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔

رافیہ بیگم حیران ہو رہی تھی۔۔۔ شان نے آج صبح اسکے لیے پھول اور ناشتہ کیوں منگوایا۔۔۔ یقیناً آج کوئی خاص بات ہے جو مجھ نہیں پتا۔۔۔ رافیہ بیگم دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔

کھانا لاؤ تیرے لیے۔۔۔ حلیمہ نے مرحاکے ہو سہٹل سے آتے ہی پوچھا۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ مرحانے سپاٹ انداز میں کہا۔۔۔

پر۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی دادی فوراً بولی۔۔۔

رہنے دے اسے بھوکی۔۔۔ اچھا ہے ہماری روٹی تو بچے گی۔۔۔

دادی اپنی روٹیوں کے چکر میں ہی آپ میری شادی اس بد تمیز سے کر رہی ہیں نہ۔۔۔

چل یہی سمجھ لے۔۔۔ پر یقین کر بہت اچھا لڑکا ہے۔۔۔ شان سے بھی زیادہ اچھا۔۔۔ اسکی پھوپھو تو چاہ رہی تھی کہ اسی وقت ہی شادی کی تاریخ دیں دے۔۔۔ پر میں نے کہا ایک دو ماہ روک جائے۔۔۔ لیکن میں تجھے بتا دوں اگر تیری یہی حرکتیں رہی تو میں نے انھے کہہ دینا ہے کہ آپ اگلے ماہ آکر لے جائے اسے۔۔۔ تاکہ ہم دونوں سکون سے رہ سکیں۔۔۔۔۔

تجھے ایک بتاؤ۔۔۔ تیری بیٹی بیچارے شان کو صوفے پر سلاتی تھی۔۔۔ وہ تو میں نے جا کر صوفہ باہر نکالا۔۔۔ دادی نے تفصیل بتائی۔۔۔

بی جی یہ ناہو کہ اب شان بیچارہ زمین پر سوتا ہو۔۔۔ حلیمہ نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

نہیں نہیں وہ اب اتنا بھی معصوم نہیں ہے۔۔۔ جس دن میں نے اسے صوفہ نکالنے کا کہا تھا تو اسکی خوشی دیکھنے والی تھی۔۔۔ بس اب تو میں چاہتی ہوں کہ وہ دونوں ہمیں جلدی سے خوش خبری سنادیں۔۔۔

امین۔۔۔ حلیمہ نے دل سے کہا اور پھر مرہا کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

اب لاؤ کھانا یا نہیں۔۔۔؟؟ حلیمہ نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

لے آؤ۔۔۔ بھوک لگ رہی ہے۔۔۔ مرہا منہ بنا کر بولی۔۔۔

حلیمہ اسکے جواب پر مسکرا دی حلیمہ جانتی تھی کہ وہ انکار نہیں کریں گی وہ آڑہ ہی تھی جو دو دو دن تک کچھ نہیں کھاتی تھی مرہا سے تو بھوک برداشت ہی نہیں ہوتی۔۔۔

شام کو شان کمرے میں آیا تو آڑہ فون میں مگن تھی۔۔۔

السلام علیکم۔۔۔!! شان نے محبت سے سلام کیا۔۔۔

پر وہ آڑہ ہی کیا جو اسکی کسی بات کا جواب دیں دے۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ شان جانتا تھا کہ اسے کیا ہوا ہے پھر بھی جان بوجھ کر پوچھا رہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

لگ تو رہا ہے۔۔۔ شان اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

تم نہیں جانتے۔۔۔؟؟

نہیں کہی تم رات والی بات۔۔۔؟؟ شان نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔

خبردار رات کے بارے میں مجھ سے کوئی بات کہی۔۔۔ میں دادی کو جا کر بتاؤں گی کہ تم نے میرے ساتھ زبردستی کی ہے۔۔۔ آڑہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہی تھی۔۔۔

اے ہاے میں نے زبردستی کی۔۔۔ تم اتنی معصوم ہو تو نہیں کے میرے جیسا بندہ تم سے زبردستی کر سکے۔۔۔ تمہاری بھی رضامندی شامل تھی وہ الگ بات ہے تم نے منہ سے نہیں کہا۔۔۔

آڑہ تو اسکی بات پر آگ بگولہ ہوئی۔۔۔ اور فوراً اٹھ کر الماری کی طرف بڑھی۔۔۔

الماری میں کیا رکھا ہے۔۔۔؟؟ شان نے نا سمجھی سے پوچھا۔۔۔

میں ابھی اور اسی وقت اماں کے گھر جا رہی ہوں مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ۔۔۔

اب تو کوئی فائدہ ہی نہیں جو ہونہ تھا وہ تو کل رات ہو چکا۔۔۔ لیکن اگر تم جانا چاہتی ہو تو میں تمہیں خود چھوڑ کر آؤنگا کہتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف بڑھا۔۔۔

آڑہ کو اس سے یہ امید نہیں تھی۔۔۔ اسے لگا تھا وہ معافی مانگے۔۔۔ پر یہاں تو وہ اسے گھر سے نکال رہا ہے۔۔۔

جب دونوں باہر نکلے تو سامنے کا منظر دیکھ کر تو آڑھ حیران رہ گئی۔۔۔

آڑھ دیکھو میرے بیٹے کو کس قدر خوب صورت گاڑی ملی ہے یہ سب تمہاری دعائیں ہیں جو اللہ نے میرے بیٹے کو ترقی دی۔۔۔ رافیہ بیگم خوش دلی سے بول رہی تھی یہ جانتے ہوئے بھی کے آڑھ نے تو کبھی بھی اسکے لیے دعا نہیں کی ہوگی۔۔۔

شان نے آڑھ کی طرف دیکھا۔۔۔ جو ابھی بھی ایک ٹک گاڑی کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

چلے دادی سے ملنے۔۔۔؟؟ شان نے آنکھ دبا کر کہا۔۔۔

شان کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ اور بیٹا کچھ کہے کمرے میں چلی گئی۔۔۔

امی آپ لوگ بھی چلے ہمارے ساتھ۔۔۔

نہیں بیٹا تم لوگ جاؤ ہم اس وقت کیا کریں گئے۔۔۔ ہاں اگر آسیہ باجی کی طرف ناگئی ہوتی تو وہ تمہارے ساتھ چلی جاتی۔۔۔

امی لیکن۔۔۔ اس سے پہلے شان کچھ کہتا احمد صاحب نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

شان تمہاری امی ٹھیک کہہ رہی ہیں تم اور آئو جاؤ۔۔۔ ہم پھر چلے جائیں گئے۔۔۔

جی ابو جیسے آپ ٹھیک سمجھے کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

شان کے جاتے ہی احمد صاحب رافیہ بیگم کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔ دیکھ رہی ہو بیگم ہمارا بیٹا کتنا تیز ہے۔۔۔ ہمیں کہہ رہا ہے کہ بی بی جی کی طرف چلے چلا نکہ اس نے بی بی جی کی طرف نہیں جانا۔۔۔

جی احمد صاحب۔۔۔ اگر ہمیں نہ کہتا تو ہمیں برا لگتا تبھی اس نے پوچھا ہے۔۔۔

ہممم۔۔۔ اللہ دونوں کو خوش رکھے۔۔۔

امین۔۔۔ رافیہ بیگم نے دل سے کہا۔۔۔

چلو ناجان تیار ہو جاؤ لو نگ ڈرا نیو پر چلتے ہیں شان اسے اپنے حصار میں لیتا ہوا بولا۔۔۔

مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ اور مجھ سے دور ہٹو۔۔۔ کہتے ہوئے آڑھ نے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

کیوں بھی کیوں نہیں جانا۔۔۔؟؟

تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ تمہیں آج گاڑی ملنی ہے۔۔۔۔

وہ اس لیے کیونکہ میں تمہیں سر پر اتر دینا چاہتا تھا۔۔۔ اب غصہ چھوڑو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ۔۔۔ پھر تمہیں اچھی سی شوپنگ بھی کرواؤں گا۔۔۔

مجھے لالچ مت دو۔۔۔ مجھے تم سے بات ہی نہیں کرنی۔۔۔ آرزو ناگواری سے بولی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے مت جاؤ۔۔۔ لیکن میں جا رہا ہوں۔۔۔ اپنے دوستوں کے ساتھ۔۔۔ نئی گاڑی لی ہے انکو دیکھانی تو بنتی ہے نہ۔۔۔ کہتے ہوئے جانے لگا۔۔۔

نہیں تم کبھی نہیں جا رہے۔۔۔ میں تیار ہوں مجھے لے چلو۔۔۔

ارے واہ۔۔۔ آج خیر ہے آپ تو بڑی جلدی مان گئی۔۔۔ لگتا ہے کل رات کے بعد سے تمہیں مجھ سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ شان اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں جی ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ آڑہ نے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

تو ٹھیک ہے۔۔۔ آج رات تم مجھے پھر موقع دوں تاکہ تمہیں مجھ سے محبت ہو سکے۔۔۔ شان معنی خیزی سے کہتے ہوئے اسکے قریب آیا۔۔۔

اگر تم نے اب کوئی بھی فضول بات کہی یا کچھ کرنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔ اور میں تمہارے ساتھ بھی نہیں جاؤں گی۔۔۔ آڑہ نے اسے دھمکی دی۔۔۔

اچھا اچھا نہیں کہتا کچھ۔۔۔ چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔

ہاں تم چلو میں آتی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے شیشہ کی طرف مڑی۔۔۔

ذرا لیپ سٹک کم لگایا کرو۔۔۔ شان شرارت سے کہتا ہوا سے چلا گیا۔۔۔

اور ناچاہتے ہوئے بھی شان کی بات سمجھ کر آڑہ مسکرا دی۔۔۔





شان آڑہ کو ایک خوب صورت ہوٹل میں لے کر آیا تھا جہاں اس نے ایک اسپیشل ٹیبل بوک کروایا تھا۔۔۔ جسے خوب صورت پھولوں سے سجایا گیا تھا۔۔۔ سارے منظر کو دیکھ کر آڑہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوئی تھی پر یہ بات اپنی زبان پر نہ لائی۔۔۔

کیسا لگا سب۔۔۔؟؟ شان نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

ہممم۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔ آڑہ ناگواری سے بولی۔۔۔

اف کس قدر کنجوس ہو تم ٹھیک سے تعریف بھی نہیں کر سکتی۔۔۔

ہاں تو کیا کروں۔۔۔ کہہ تو دیا ہے کہ ٹھیک ہے اب کیا ناچو۔۔۔

نہیں نہیں میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ آج کی رات تمہارے نام ہے جیسے پیچھلی رات تم نے میرے نام کی تھی۔۔۔ شان جان بوجھ کر اسے پیچھلی رات یاد کرواتا تھا۔۔۔

شان میں تمہیں ہزار بار کہہ چکی ہوں کہ کل رات کی کوئی بات مجھ سے مت کرو۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

ویسے کیا ہم میں کل رات کوئی بات ہوئی تھی۔۔؟؟ شان آنکھوں میں شرارت لیے بول رہا تھا۔۔

آڑہ نے کانٹا اٹھا کر اسکے سامنے کیا گراب تم نے ایسا ویسا کچھ کہا تو میں اس سے تمہاری جان لے لو گی۔۔ آڑہ نے دھمکی دی۔۔۔

نہیں میری شہزادی یہاں نہیں۔۔۔ ورنہ سب کو پتلاگ جائے گا کہ تم نے اپنے شوہر کا قتل کیا ہے اور پھر وہ تمہیں پولیس کے حوالے کر دیں گئے۔۔۔ وہاں تم ساری زندگی چکی پیسو گی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی کھانا آچکا تھا۔۔۔ کھانے کی ہر چیز شان نے آڑہ کی پسند کی منگوائی تھی۔۔۔

کیسا گا کھانا سب تمہاری پسند کا اوڈر کیا تھا۔۔۔ بتاؤ اتنا اچھا شوہر تمہیں کہی ملتا۔۔۔

اچھا اب زیادہ اپنی تعریفیں مت کرنے بیٹھ جاؤ۔۔۔ آڑہ چڑ کر بولی۔۔۔

شان ابھی کچھ بولنے ہی والا تھا جب کوئی اور نسوانی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی۔۔۔ شان نے مڑ کر دیکھا سامنے اسکی کولیگ کھڑی تھی۔۔۔

ابھی میں یہاں سے گزر رہی تھی کہ تم پر میری نظر پڑی۔۔۔ آج تو بڑی پارٹی ہو رہی ہے پروموشن ملنے کی خوشی میں۔۔۔ اور یہ کون ہے کہی تمہاری کوئی۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی آئے فوراً بولی۔۔۔

میں شان کی وائف ہوں۔۔۔ اور میرا خیال ہے جب کیل بیٹھا ہو تو اٹھے تنگ نہیں کرنا چاہئے کیوں شان۔۔۔ آخری بات آئے نے شان کو گھورتے ہوئے کہی۔۔۔

نہیں وہ میں اپنی فیملی کے ساتھ آئی تھی۔۔۔ آفس میں شان کو مبارک نہیں دیے پائی تو سوچا ابھی دے آتی ہوں۔۔۔ وہ آئے کی باتوں سے بہت زیادہ شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ جس کا اندازہ شان اسکے چہرے سے لگا سکتا تھا۔۔۔

آؤ نہ ارم ہمارے ساتھ بیٹھو۔۔۔ مل کر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ شان نے فوراً بات بدلی۔۔۔

شان تم نے سنا نہیں وہ کہہ رہی ہے کہ وہ اپنی فیملی کے ساتھ آئی ہے تو یقیناً کھانا تو کھا لیا ہوگا۔۔ آرزو جان بوجھ کر اسکے ساتھ ایسا کر رہی تھی۔۔۔

ہاں شان بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ میں اب چلتی ہوں۔۔۔ ماما بابا ویٹ کر رہے ہوں گے۔۔۔ کہتے ہوئے فوراً چلی گئی۔۔۔

اسکے جاتے ہی شان اسکی طرف متوجہ ہوا۔۔۔ یار کوئی ایسے بات تھوڑی کرتا ہے۔۔۔ تم نے ارم کی انسلٹ کی ہے۔۔۔ کتنا برا لگا ہوگا اسے۔۔۔ شان دکھ سے بولا۔۔۔

اسکا تو پتا نہیں تمہیں ضرور برا لگا ہے۔۔۔ جن دوستوں سے تم ملنے جا رہے تھے کہی یہ وہی تو نہیں۔۔۔

کیا کہہ رہی ہو۔۔۔ وہ میری بہنوں جیسی ہے۔۔۔ میں اسکے بارے میں ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

سوچنا بھی مت ورنہ تم انجام کے خود ذمہ دار ہو گئے۔۔۔

یار ایک تو تم دھمکیاں بہت دیتی ہو۔۔۔ جیسے تمہارا کوئی بھائی اس شہر کا ڈون ہو۔۔۔

بھائی کی کیا ضرورت ہے میں خود ہی کافی ہوں تمہارے لیے۔۔۔

ہاں یہ تو ٹھیک کہا آج کل تو تم ایک نہیں سمجھالی جا رہی۔۔۔

اچھا اب زیادہ باتیں مت کرو۔۔ اور مجھے آرام سے کھانا کھانے دو۔۔ ابھی تم نے شوپنگ بھی کروانی ہے۔۔۔

کوئی بات نہیں وہ اب کل کروادو نگا۔۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔ آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنے چاہیے۔۔۔

اور اسکی بات پر شان کو اپنی ہنسی دہانی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔

شکر ہے ڈاکٹر مرحا آپکا بھی دیدار نصیب ہوا۔۔۔ منگنی کروا کر تو آپ غائب ہی ہو گئی ہیں۔۔۔ ابرار شرارت سے

بولو۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ڈیوٹی کے فوراً بعد گھر چلی جاتی ہوں۔۔۔

ویسے مرحا تم اور عائزہ تو بڑے ہی چھپے رستم نکلے۔۔۔ سحر اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی عائزہ جو اندر آ رہا تھا فوراً بولا۔۔۔

وہ کیسے ڈو کٹر سحر۔۔۔

ارے تم دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے تھے۔۔۔ اور کسی کو کانوکاں خبر بھی نہیں ہونے دی۔۔۔ اور دیکھو
ابراہم ہمارے سامنے یہ ایک دوسرے سے کتنا لڑتے تھے۔۔۔ اور اب دیکھو۔۔۔ منگنی کروا کر بیٹھے ہیں۔۔۔ میں
نے تم سے پہلے ہی کہہ دیا تھا ضرور ان دونوں کا کوئی چکر ہے۔۔۔ جلدی سے بتاؤ تم دونوں ایک دوسرے سے محبت
کب ہوئی۔۔۔

سحر کی بات پر تو مرحا جل کر رہ گئی۔۔۔ اس سے پہلے وہ اٹھ کر جاتی عائزہ نے اسے فوراً ہاتھ پکڑ کر بیٹھا دیا۔۔۔

مرحا کو اسکی بے باکی پر حیرانگی ہوئی تھی۔۔۔ وہ سب کے سامنے کوئی تماشہ نہیں بننا چاہتی تھی اسلیے خاموشی سے
بیٹھ گئی۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے تمہیں میں نے بتایا بھی تھا کہ بابا کو جلدی تھی۔۔۔ اور رہی بات محبت کی وہ تو ہم دونوں بھی نہیں جانتے۔۔۔ کیوں مرھا۔۔۔ عائر نے سوالیہ نظر سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

مرھا کی تو عائر کی بات پر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ میں اب چلتی ہوں۔۔۔

کوئی بات نہیں میں خود چھوڑ آؤ گا۔۔۔ عائر نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

نہیں میں خود چلی جاؤنگی آپ میری فکر مت کریں۔۔۔ مرھا سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

کیا بات ہے یہی بڑی فکر ہے ایک دوسرے کی۔۔۔ مجھے تو جیسی فیل ہو رہی ہے۔۔۔ سحر شرارت سے بولی۔۔۔

جس پر عائر مسکرا دیا اور مرھا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عائر کا گلا دبا دے۔۔۔

اچھا تمہیں میرے ساتھ جانے میں شرم آرہی ہے تو اپنے بھائی کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔ عائر بظاہر بہت ہی سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔۔

بھائی۔۔؟ پر ڈاکٹر مرحا کا تو کوئی بھائی ہی نہیں ہے عائر۔۔ سحر نے آگاہ کیا۔۔

مرحا کو بھی اسکی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کس بھائی کی بات کر رہا ہے۔۔

جانتا ہوں کہ مرحا کا کوئی بھائی نہیں ہے پر یہ کل کہہ رہی تھی کہ جتنا ڈاکٹر برابر میرا کرتے ہیں ایسے تو صرف بھائی ہی بہنوں کا کر سکتے ہیں۔۔ اور میں تو دل سے ڈاکٹر برابر کو بھائی مانتی ہوں۔۔ عائر صفائی سے جھوٹ بول رہا تھا۔۔

اور مرحا کو تو جیسے سانپ سونگ گیا ہو۔۔۔ اور ادھر برابر کو بھی عائر کے انکشاف پر دھچکا لگا۔۔

چلو جاؤ برابر مرحا کو چھوڑ آؤ اس طرح یہ اکیلی جائے مجھے اچھا نہیں لگے گا۔۔

نہیں میں روز چلی جاتی ہوں آج بھی چلی جاؤں گی۔۔ کہتے ہوئے فوراً چلی گئی۔۔

ایک تو یہ لڑکی شرماتی بہت ہے۔۔ اب دیکھو تم اسے بہن سمجھتے ہو پھر بھی وہ تمہارے ساتھ جانے سے شرمناک ہے۔۔ مرحا کے جاتے ہی عائر برابر کی طرف متوجہ۔۔

ہممم۔۔۔ ابرار نے مختصر جواب دیا۔۔۔

تو آج پھر آگئی ابھی دو دن پہلے ہی تو ہو کر گئی تھی۔۔۔ دادی نے آڑہ کو دیکھ کر کہا جسے شان کچھ دیر پہلے ہی چھوڑ کر گیا تھا۔۔۔

دادی شان خود چھوڑ کر گیا ہے دو دن کے لیے۔۔۔

سچ کہہ رہی ہے۔۔۔؟؟ دادی نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

لو بھلا میں کیوں جھوٹ بولنے لگی۔۔۔ بے شک آپ خود فون کر کے پوچھ لئے۔۔۔

پر تو آئی کیوں ہے۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی یہ میرا گھر ہے میں نہیں آؤنگی تو کون آئے گا۔۔۔ بلکہ دادی میرے لیے کچھ کھانے کے لیے منگوا دیں۔۔۔

کیوں وہاں کچھ نہیں ملتا کھانے کو۔۔ میں نے سنا ہے کل وہ تجھے گاڑی ملنے کی خوشی میں گھومانے لے کر گیا تھا۔۔ لیکن گھریہ کہا کہ دادی سے ملنے جا رہے ہیں۔۔۔

ارے دادی مجھے کیا پتا۔۔ اس نے چچا چچی سے کیا کہا۔۔ ہم تو بس کچھ دیر کے لیے ہی گئے تھے۔۔۔

ادھی رات کو تم دونوں واپس آئے ہو اور ابھی کہتی ہے کہ کچھ دیر کے لیے۔۔۔

تو بہ ہے دادی۔۔ یہ چچی تو آپ کو ہر بات بتاتی ہیں۔۔۔ آڑہ چڑ کر بولی۔۔۔

اس نے کچھ نہیں بتایا۔۔ میں نے ہی تیرا پوچھا تھا تبھی اسے نے یہ سب بتایا۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی اندر آتی مرچا پر اسکی نظر پڑی۔۔۔

کیسی ہو ہونے والی مسز عائزہ۔۔۔؟؟؟

بکو نہیں۔۔ اور تم اپنے گھر میں کیوں نہیں رہتی ہر دوسرے دن آجاتی ہو ہمارے گھر۔۔ مر حائز کا سارا غصہ اب آڑہ پر اتار رہی تھی۔۔

تمہیں کیا مسئلہ ہے میں جب مرضی یہاں آؤ۔۔ کچھ دن ہی ہے پھر تم بھی اس گھر سے چلتی بنو گی۔۔ آڑہ نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔۔

میں کہی نہیں جارہی سنا تم نے۔۔۔

ایسے کیسے نہیں جارہی جب میری شادی میری مرضی کے بغیر ہو سکتی ہے تو تمہاری بھی ہوگی۔۔۔ کیوں دادی۔۔۔ آڑہ نے اب دادی کو بھی لڑائی میں شامل کر لیا تھا۔۔۔

ہاں ہاں تو سہی کہہ رہی ہے۔۔۔ میں کرتی ہوں فون اُس کے باپ کو کے شادی کی تاریخ رکھنے آجائے۔۔۔

دادی آپ اس کی باتوں میں آرہی ہے۔۔۔ جو خود تو شانی بھائی کے ساتھ بنا کر نہیں رکھتی۔۔۔ اس بیچارے سے بات تک نہیں کرتی۔۔۔ اور میری شادی کے پیچھے پڑی ہے۔۔۔

تمہیں کس نے کہا ہے کہ میں شان سے بنا کر نہیں رکھتی۔۔۔ میں تو دادی کی فرما بردار پوتی ہوں۔۔۔ جس نے خاموشی سے دادی کی بات مان لی۔۔۔ اور دادی آپ دیکھ لینا میں آپ کو اب جلد ہی پردادی بناؤں گی۔۔۔ بس آپ اس کی جلدی شادی کر دے۔۔۔

آڑہ کی بات پر تو دادی کھل اٹھی۔۔۔ اور فوراً بولی۔۔۔

تو فکر ہی مت کر۔۔۔ تو نے تو مجھے یہ بات کہہ کر ہی خوش کر دیا ہے۔۔۔ میں ابھی ہی فون کرتی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے دادی فوراً اٹھ کر چلی گئی۔۔۔

دادی۔۔۔ دادی۔۔۔ پلیز میری بات سنے۔۔۔ دادی کے پیچھے ہی مر حاتج رہی تھی۔۔۔ اور آڑہ نے اسکی شکل دیکھ کر ایک زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔ کتنی بار کہا ہے مجھ سے پنگامت لیا کرو۔۔۔ اب میرا تو پتا نہیں پر تم بہت جلد دادی کو خوش خبری سناؤ گی۔۔۔

میں تمہیں کبھی معاف نہیں کرونگی آڑہ۔۔۔ مر حادھاڑنے والے انداز میں بولی۔۔۔

میری جان تم سے معافی مانگ بھی کون رہا ہے۔۔۔ مجھے تو بڑا کہتی تھی شان بہت اچھا ہے سب کی بات مان لو اب اپنی بار کیا ہوا۔۔۔

مر حابینا جواب دیے پیرٹھ کر چلی گئی۔۔۔

ہاے بیچاری۔۔۔ کہتے ہوئے آڑہ پھر سے ہنسنا شروع کر دیا۔۔۔



شان۔۔۔؟؟

جی امی۔۔۔ شان جو اپنے کمرے کی طرف جا رہا تھا۔۔۔ رافیہ بیگم کی آواز پر مڑا۔۔۔

ادھر آؤ بیٹھو میرے پاس۔۔۔ جب سے بیوی آئی ہے تم تو مجھے بھول ہی گئے ہو۔۔۔

ارے نہیں امی ایسی بات نہیں ہے آپ کو پتا تو ہے کہ میں کتنی لیٹ آتا ہوں۔۔۔ اور پھر آتے ہی کھانا کھا کر سو جاتا ہوں۔۔۔

ہمم۔۔۔ جانتی ہوں۔۔۔ اچھا یہ بتاؤ تمہارے اور آڑہ کے درمیان کیسے تعلقات ہے۔۔۔ میرا مطلب ہے وہ تمہارے ساتھ اب ٹھیک ہے۔۔۔ رافیہ کے انداز میں جھجک تھی۔۔۔

جی امی اب ہمارے درمیان سب ٹھیک ہے آپ فکر مت کریں۔۔۔ اور جلد ہی وہ آپ سب کے ساتھ بھی ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ آپ جانتی تو ہیں کہ وہ اس رشتے سے خوش نہیں تھی۔۔۔ یہ تو بس دادی کی وجہ سے اس نے مجھ

سے شادی کی ہے۔۔۔ امی وہ دل کی بہت اچھی ہے۔۔۔ بس چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ جلدی کرتی ہے۔۔۔ پر جب ہم سب اسے پیار دے گئے تو بالکل ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔ شان ایک اچھے شوہر کی طرح اپنی بیوی کا دفاع کر رہا تھا۔۔۔

میں خود یہی چاہتی ہوں کہ وہ سب سے مل کر رہے۔۔۔ اور تم دونوں بھی خوش رہو۔۔۔

جی امی۔۔۔ شان نے ادب سے جواب دیا۔۔۔

شان مجھے تم سے آسیہ کے بارے میں بھی بات کرنی تھی۔۔۔

جی امی کہے۔۔۔

بیٹا تمہاری خالہ آسیہ کا رشتہ مانگ رہی ہیں۔۔۔ میں نے تمہارے ابو سے بات کی انھیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ اگر تمہیں ہے تو بتادو۔۔۔

نہیں امی مجھے بھلا کیوں اعتراض ہوگا۔۔۔ مجھے بھی سیف بہت پسند ہے۔۔۔ اچھی عادتوں کا مالک ہے۔۔۔ اور ویسے بھی آپ دونوں نے کچھ سوچ کر ہی یہ فیصلہ کیا ہوگا۔۔۔

اصل میں ہم آسید کو کہی دور نہیں بھیجنا چاہتے۔۔۔ باجی اسی شہر میں رہتی ہیں اسی لیے فکر کی کوئی بات بھی نہیں ہے۔۔۔ جب دل کریں وہ آسکتی ہے۔۔۔ جیسے تمہاری بیوی۔۔۔ آخری بات رافیہ بیگم نے ساس والے انداز میں کہی۔۔۔

وہ امی مجھے کال آرہی ہے میں سن کر ابھی آیا۔۔۔ کہتے فوراً چلا گیا۔۔۔

میری تو کوئی بات تسلی سے سن ہی نہیں سکتا۔۔۔ رافیہ بیگم منہ بنا کر بولی۔۔۔

دادی کر دیا فون۔۔۔؟؟ آکرہ نے پوچھا۔۔۔

ہاں کر دیا وہ کہتے ہیں اس اتوار آئے گئے تاریخ رکھنے۔۔۔ دادی نے تفصیل بتائی۔۔۔

اور مر حاکا تو غصے سے پاراہائی ہو رہا تھا۔۔۔ دادی آپ میرے ساتھ اچھا نہیں کر رہی۔۔۔ کیا ضرورت ہے اتنی جلدی کرنے کی۔۔۔ ایک دو سال صبر کر جائے۔۔۔ مر حاکا نے التجہ کی۔۔۔

لو بھلا ایک دو سال کیوں روک جائے جب میری شادی جلدی ہو سکتی ہے تو تمہاری کیوں نہیں۔۔۔ بلکہ تم تو مجھ سے پورے ایک سال بڑی ہو۔۔۔ آڑہ آبرو اچکا کر بولی۔۔۔

وہ اسلیے کے تمہے کوئی کام کاج نہیں تھا سوائے خود کو سنوارنے کے۔۔۔ اور بی اے تک تو تم سے ہوا نہیں۔۔۔ پھر تمہاری شادی ہی کرنی تھی اور ہم نے تمہیں گھر رکھ کر کیا کرنا تھا۔۔۔

دادی دیکھ رہی ہیں آپ۔۔۔ یہ کیسے مجھے باتیں سنارہی ہے میری ساس اور نندے کی تو کیا سوچے گی۔۔۔ کہ میں آپ کی گھر میں فالٹو چیز تھی۔۔۔ آڑہ بظاہر دکھ سے بول رہی تھی۔۔۔

اور مرہا کو تو اسکی ایکٹنگ پر شاکڈ لگا۔۔۔

اے مرہا خبردار میری بچی کو کچھ کہا۔۔۔ دو دن کے لیے رہنے آئی ہے سکون سے رہنے دے۔۔۔ اور تو بھی کونسا اس گھر کوئی کام کرتی ہے صبح پرس اٹھایا اور گھر سے نکل گئے اور شام کو منہ اٹھا کر گھر۔۔۔ مجال ہے جو اپنی ماں کے ساتھ مل کر کوئی کام کروادے۔۔۔ یہ تو آڑہ ہی تھی جو زیادہ نہیں پر تھوڑا بہت تو کام کرواہی دیتی تھی۔۔۔ دادی آج آڑہ کی مکمل حمایت کر رہی تھی۔۔۔

دادی آج آپ اس کے ساتھ ہو گئی ہیں کل تک تو آپ کو یہ بھی کام چور لگتی تھی۔۔۔

کل کی بات اور تھی۔۔۔ اب میری بچی سمجھدار ہو گئی ہے۔۔۔۔

دادی کے سمجھدار کہنے پر آڑہ فوراً بولی۔۔۔ مر حاوہ ذرا میرا فون پکڑا نشانہ جی سے بات کروں پتا نہیں آفس میں کچھ کھایا بھی ہو گا کہ نہیں۔۔۔ یہاں آتو گئی ہوں پر فکر مجھے اسی کی رہتی ہے۔۔۔

آڑہ کے انداز پر تو مر حاکا آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔

دیکھ رہی ہے کس قدر بدل گئی ہے میری بچی۔۔۔ کس قدر خیال کر رہی ہے اپنے شوہر کا۔۔۔ اور ایک تو ہے جس نے ایک فضول سی ضد لگائی ہے کہ میں نے اس سے شادی نہیں کرنی۔۔۔ حالانکہ دادی کو بھی آڑہ کی باتوں سے دھچکا لگا تھا۔۔۔

دادی یہ سب اس کے ڈرامے ہے آپ کے سامنے اچھا بننے کے۔۔۔ تاکہ آپ کے سامنے اچھی بن سکے۔۔۔ مر حانکے پاس بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

اگر یہ ڈرامہ بھی کر رہی ہے تو تو حقیقت میں اچھی بن جا اور چھوڑ دے یہ ضد۔۔ شادی تو تیری اسی سے ہوگی یہ تو تجھے بھی پتا ہے۔۔ اس لیے اب ان باتوں کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔

ٹھیک ہے مجھے شادی سے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن آپ لوگ ایک دو سال روک جائے۔۔ پھر چاہے میری اسی سے شادی کر دیں۔۔

نہیں دادی یہ ایسے ہی کر رہی ہے مجھے پتا ہے ایک دو سال کے اندر یہ کوئی نہ کوئی ایسا کام کرے گی جس سے یہ منگنی ٹوٹ جائے۔۔ آپ تو اتنی معصوم ہیں کہ اس کی باتوں میں آجائے گی۔۔ اس لیے میری بات مانے اور اس کی اگلے ماہ ہی شادی کر دے۔۔ آڑہ نے مشورہ دیا۔۔

دادی اسکی بات کو اتنا غور سے ناسنتی اگر وہ انھے معصوم ناکہتی۔۔

بات تو تیری ٹھیک ہے۔۔ میں تو واقعی بہت معصوم ہوں۔۔ نہیں بہی مرحا تیری شادی اگلی مہینے ہی ہوگی۔۔۔

دادی۔۔۔ مرحارو ہانسی ہوئی۔۔

کیا دادی۔۔۔ اب اٹھ جا کر چائے بنا میرے لیے۔۔۔ اور حلیمہ کو بھی دیکھ کیا کر رہی ہے۔۔۔

مرحانے میں اٹھ کر جانے لگی تب آڑہ فوراً بولی میرے لیے بھی ایک کپ وہ بھی لاپنجی ڈال کر۔۔۔

الایچی نہیں زہر ڈال کر لاؤں گی کہتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

اور مرہا کے جواب پر آڑہ ہنس دی۔۔۔

آج ڈاکٹر محمد نے میٹنگ رکھی تھی۔۔۔ اس لیے آج سب وقت پر آئے تھے سوائے مرہا کے۔۔۔ عائر نے نظر گھوما کر دیکھا پر وہ کہی نہیں تھی۔۔۔

آپ کسی کو ڈھونڈ رہے ہیں ڈاکٹر عائر۔۔۔ ڈاکٹر محمد نے اسے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

انکی آواز پر عائر چونکا۔۔۔

کہی نہیں۔۔۔ بس وہ میں۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہے۔۔۔

ڈاکٹر مرہا کو ڈھونڈ رہے ہیں۔۔۔ انہوں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

انکے سوال پر سب ہنس دیے۔۔ اور عائز نے شرم سے نظریں جھکالی۔۔

لے ڈو کٹر مر حاجی آگئیں۔۔ مر حاجو اندر آتا دیکھ کر ڈو کٹر محمد نے کہا۔۔۔

ڈو کٹر مر حاجو کٹر عائز آپکا ہی ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

یہ انسان تو میری بے عزتی کروانے کا کوئی موقع بھی ہاتھ سے نہیں جانے دیتا پتا نہیں اب میرے بارے میں سب کیا سوچ رہے ہونگے۔۔۔ مر حادل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔

کیا ہوا آپکا کہا کھو گئی۔۔۔ سحر نے شرارت سے پوچھا۔۔۔

سحر کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ اور فوراً قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گئی جس کے سامنے ہی عائز بیٹھا تھا۔۔۔ عائز نے اسے دیکھ کر آنکھ ماری جس سے مر حادل نے نظریں جھکالی۔۔۔ یا اللہ کیسے انسان سے پالا پڑ گیا ہے۔۔۔ بیہودہ کہی کا۔۔۔

آج کی میٹنگ کا مقصد ہمارے ہو اسپتال کی پراگریس کے بارے میں ڈسکس کرنا ہے۔۔۔ اس سال کافی پیشینٹس ہمارے ہو اسپتال میں آرہے ہیں۔۔۔ جن میں کافی زیادہ سٹریس اور انزائٹی کا شکار ہے۔۔۔ اور کچھ مینٹلی اسپیٹ

بھی ہیں۔۔۔ کیا آپ میں سے کوئی جانتا ہے کہ اسکی کے وجوہات ہیں۔۔۔ ڈو کٹر محمد نے سب کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔

سرگھر کی ٹینشن بھی ایک پائنٹ ہے۔۔۔ جس وجہ سے آج کل لوگ اس ڈس آؤڈر کا شکار ہو رہے ہیں۔۔۔ ابرار نے جواب دیا۔۔۔

ہم کوئی اور۔۔۔ یاسب کو یہی لگ رہا ہے کہ صرف یہی وجہ ہے۔۔۔

جی سر یہی مین وجہ ہے۔۔۔ سب یک زبان بولے۔۔۔

سہی۔۔۔ لیکن وہ ٹینشن بھی تو ہم خود ہی پالتے ہیں۔۔۔ جب ہمیں کوئی ٹینشن ہوتی ہے تو ہم کسی کو نہیں بتاتے اکثر اوقات تو اپنے چاہنے والوں کو بھی نہیں۔۔۔ وہ باتیں ہم دل میں رکھتے ہیں حالانکہ وہ ہمیں دل میں نہیں رکھنی چاہئے۔۔۔ پتا ہے کیوں۔۔۔؟؟ کیونکہ وہ ہی ڈپریشن کا سبب بنتی ہیں۔۔۔ اگر ہم اپنی بات کسی کو نہیں بتا سکتے۔۔۔ یا کچھ ایسا غلط کر بیٹھتے ہیں کہ ہم کسی کو بتا کر شرمندہ نہیں ہو سکتے تو پھر اللہ سے کہے اسے بتائیں وہ ہمیں کچھ نہیں کہے گا۔۔۔ وہ تو سنے گا۔۔۔ جب ہم اسے اپنے دل کے راز بتاتے ہیں۔۔۔ تو وہ ہمارے دل میں سکون بھر دیتا ہے ایسا سکون جس کے بعد ہمیں کسی اور کو اپنا دکھ اپنی پریشانی بتانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔۔۔ وہ ہماری مدد کرتا ہے ہمارے لیے وسیلے پیدا کرتا ہے۔۔۔ اور اگر کچھ برا ہو رہا ہو تو کہہ دو یا اللہ تیرا بندہ مصیبت میں ہے تو مدد

فرما۔۔ اور یقین کریں وہ کرتا ہے مدد۔۔ اور وہ بھی ایسی کے ہماری سوچ ہے۔۔ یہ باتیں میں آپ کو اس لیے بتا رہا ہوں۔۔ تاکہ آپ اپنے پیشنٹس کو بتا سکے خاص کر جو ڈپریشن کا شکار ہیں۔۔ ڈاکٹر محمد نے اپنی بات مکمل کرتے ہی خاموشی اختیار کی۔۔

پورا اسٹاف خاموشی سے انکی بات سن رہا تھا۔۔

کوئی سوال۔۔؟؟

نوسر۔۔

آئی ہوپ آپ خود بھی اس بات پر عمل کریں گئے اور اپنے پیشنٹس کو بھی اس پر عمل کرنے کا کہے گئے۔۔

جی سر۔۔

گڈ۔۔ اور ایک آخری بات خود کو نماز کا پابند بنائیں۔۔ اس سے انسان کو اپنا اور رب کا تعلق یاد رہتا ہے۔۔ اور سب سے بڑھ کر یہ سوچ لیا کریں اُس دن جب نماز کا سوال ہو گا اور ہمارے نبیؐ بھی کھڑے ہونگے جنہوں نے راتوں کو اٹھ اٹھ کر ہماری بخشش کی دعا مانگی۔۔ تو انکے سامنے ہم کیا جواب دے گئے کہ ہم اپنے لیے بھی کوئی

نیک عمل ناکر سکے۔۔ اسلیے شرمندہ ہونے سے بہتر ہے اس رب کے سامنے سجدہ ریز ہو جائے۔۔ اور اسکی عبادت کریں۔۔ اور جو حکم ہمیں اللہ کے محبوب نے دیے ہیں اس پر عمل کریں۔۔ اب آپ جاسکتے ہیں۔۔

جی سر کہتے ہوئے سب اٹھ کھڑے ہوئے۔۔ لیکن انکی باتوں نے سب کے دل کو چھو لیا تھا۔۔



رمشا اور شمنیہ بیگم گھر پہنچے تو داؤد انکی طرف لپکا۔۔ شمنیہ بیگم رمشا کی طبیعت خراب ہونے پر اسے ہوسپٹل لے کر گئی تھیں۔۔ لیکن داؤد کو اپنے ساتھ جانے سے منا کیا تھا۔۔

کیسی ہے ماما رمشا۔۔؟ کیا ہوا تھا۔۔ داؤد کی آواز میں گھبراہٹ صاف واضح تھی۔۔

آرام سے آرام۔۔ کچھ نہیں ہوا تمہاری بیگم بلکل ٹھیک ہے۔۔ اپنے بیٹے کی پریشانی دیکھ کر شمنیہ بیگم نے تسلی دی۔۔ اور رمشا بس خاموشی سے کھڑی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔۔

ماما کچھ تو ہوا تھا۔۔ ایسے یہ بیہوش کیسے ہو گئی۔۔ داؤد نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔۔

وہ اس لیے میری جان کے تم بابا اور میں دادی بننے والی ہوں۔۔۔

شہنیلہ کی بات پر تو داؤد کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔ رمشاما ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔؟؟ داؤد نے بے یقینی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

جس پر رمشانے شرم سے نظریں جھکالی۔۔۔

ارے میرے بچے میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ اب بس تم میری بیٹی کا اچھے سے خیال رکھو۔۔۔ اسے خوش رکھو۔۔۔ تاکہ میرا پوتا صحت مند ہو۔۔۔

ماما آپ فکر ہی مت کریں میں اپنی بیگم کا بہت خیال رکھو گا جیسے بابا نے آپکا رکھا تھا۔۔۔ تبھی تو مجھ جیسا ہیڈ سم بیٹا پیدا ہوا تھا۔۔۔ داؤد شرارت سے بولا۔۔۔

بے شرم۔۔۔ تمہارے بابا تو میرا ذرا خیال نہیں رکھتے تھے۔۔۔ اس لیے کہتی ہوں کہ میری بیٹی کا خیال رکھنا۔۔۔ بلکہ میں سوچ رہی ہوں اتنی بڑی خوشخبری ملی ہے کیوں نہ بھائی صاحب اور عائز کو آج رات کے کھانے پر بلا یا جائے۔۔۔ اور عائز کی شادی کی ڈیٹ کے بارے میں بھی ڈسکس کر لے گئے۔۔۔ تم کیا کہتی ہو رمشا۔۔۔ آخری بات انہوں نے رمشا کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہی۔۔۔

جی پھوپھو جیسا آپ ٹھیک سمجھے۔۔۔ رمشا بھی بھی نظریں جھکائیں بیٹھی تھی۔۔۔

تو ٹھیک ہے پھر۔۔۔ چلو داؤد بھائی صاحب کو فون کرو اور کہو آج رات کا کھانا ہماری طرف کھائیں۔۔۔

جی ماما میں ابھی فون کرتا ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

شان دو دن بعد آڑہ کو آفس سے واپسی پر گھر لے آیا تھا۔۔۔

ویسے بڑی ہی بے وفا ہو جانِ شان وہاں جا کر تو بھول ہی گئی مجھے کے تمہارا ایک عدد شوہر بھی ہے۔۔۔ جو تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔۔۔ شان اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔

پہلی بات کیا تم سے دور رہ کر بات نہیں کی جاتی۔۔۔ اور دوسری بات میں نے کونسا تم سے کوئی وفا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔ میں تو شکر ادا کر رہی تھی دو دن سکون کے گزرے۔۔۔ آڑہ نے اسے خود دور کرتے ہوئے کہا۔۔۔

یار ویسے یہ غلط بات ہے۔۔۔ تم پورے تین دن رہ کر آئی ہو۔۔۔ اور ابھی بھی خود سے دور کر رہی ہو۔۔۔ پتا ہے تکیے کو گلے لگا کر سوتا تھا۔۔۔ شان کے انداز میں معصومیت واضح تھی۔۔۔

سیدھی طرح کہو کے بہت ہی بیہودہ قسم کے ہوا گر بیوی نہیں تھی تو تکیہ کو بیوی سمجھ لیا۔۔۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ تو میں اس لیے کہہ رہا تھا تمہارے ساتھ سونے کی عادت جو ہو گئی ہے۔۔۔

انف عادت۔۔۔ جس دن میں تمہیں چھوڑ کر چلی گئی سب عادتیں ختم ہو جائے گی۔۔۔

آرہ کی بات پر شان نے جھٹکے سے اسے خود سے لگایا۔۔۔ آئندہ ایسا مت بولنا۔۔۔ تم مجھے کبھی بھی چھوڑ کر نہیں جاؤ گی۔۔۔ ورنہ میں مر جاؤنگا۔۔۔ میں نہیں رہ سکتا تمہارے بغیر۔۔۔ ایک دم اس کی آنکھ سے آنسو جھلکا تھا۔۔۔ جو آرہ کے کندھے پر گرا۔۔۔

آرہ فوراً پیچھے ہٹی۔۔۔ تم رو رہے ہو۔۔۔؟؟ آرہ نے بے ساختہ پوچھا۔۔۔

نہیں بس ایسے ہی۔۔۔ شان نے بڑی صفائی سے اپنی آنکھیں صاف کی۔۔۔

میں بھی کہو تم اتنے اچھے کہا جو میرے لیے رو گئے۔۔۔ خیر اماں نے تمہارے لیے حلوہ بھیجا ہے۔۔۔ تمہارے لیے لے کر آتی ہوں۔۔۔ آؤ رہ نے بات بدلی۔۔۔

نہیں میں صبح کھا لوں گا۔۔۔

ایسے کیسے صبح کھاؤ گئے۔۔۔ ابھی کھانا پڑے گا۔۔۔ ورنہ میرے کمرے سے نکلو۔۔۔ آؤ رہ نہ چاہتے ہوئے بھی اسکا موڈ ٹھیک کرنا چاہتی تھی۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی۔۔۔ ابھی میں کیسے کھا سکتا ہوں۔۔۔ کچھ دیر پہلے ہی میں نے کھانا کھایا ہے۔۔۔

تو میں کیا کروں۔۔۔ میری اماں نے اتنی محنت سے بنایا ہے۔۔۔ میں تو کہہ بھی رہی تھی کہ اماں رہنے دیے اس نے نہیں کھانا۔۔۔ پر میری اس دنیا میں کون سنتا ہے۔۔۔ آؤ رہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

اچھا جاؤ لے آؤ میں کھا لوں گا۔۔۔ شان کو اب اسکی باتوں پر ہنسی آرہی تھی۔۔۔

نہیں تم نے ایک بار انکار کر دیا ہے اب میں نہیں جانے والی۔۔۔ آؤ رہ نے صاف انکار کر دیا۔۔۔

لو بھلا ابھی تم نے ہی زبردستی کھلانے کی بات کی اور اب تم خود ہی انکار کر رہی ہو۔۔۔

تو میری مرضی میں دوں یا نہ دوں میری اماں نے بنایا ہے جب تمہاری اماں بنائیں گی تو تم بھی نہ دینا۔۔۔ مزے

سے کہتے ہوئے اسکے برابر میں آکر لیٹ گئی۔۔۔

اور شان کو اسکی باتوں سے بلکل بھی حیرانگی نہیں ہوئی وہ جانتا تھا وہ ایسی بونگیاں مارتی رہتی ہے۔۔۔

شان اسکے قریب ہوتے ہی آڑہ کی کمر پر بازو رکھنے لگا تو وہ فوراً سیدھی ہوئی۔۔۔ بس اسلیے نہیں آرہی تھی۔۔۔ تمہاری اسی عادت نے مجھے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔۔۔ دور ہو کر تم سے سویا نہیں جاتا۔۔۔ آڑہ تنکھے انداز میں بولی۔۔۔

نہیں تم نے عادت ڈال دی ہے اب یہ نہیں جانے والی۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے رخسار پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے۔۔۔ آڑہ اسکی حرکت پر تلملا کر بولی۔۔۔

میری مرضی۔۔۔ میرا دل کیا کس کر دی۔۔۔ جب تمہارا دل کریں تم بھی کر دینا۔۔۔ شان نے اسکے ہی انداز میں جواب دیا۔۔۔

شان احمد تمہارا کیا کروں۔۔۔ آڑہ دانت پیس کر بولی۔۔۔

میری شہزادی جو آپکا دل کرتا ہے وہ کریں۔۔۔ شان معنی خیز نظروں سے اسے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

میں اب تمہارے بال نوچ لوگی۔۔۔ جواب تم نے کوئی بھی فضول حرکت کی۔۔۔ آڑہ دھمکی دی۔۔۔

جان ایسا تو مت کرو۔۔۔ دیکھو پورے تین دن کے بعد آئی ہو۔۔۔ اب اتنا تو حق بنتا ہے۔۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔ چلو شباش کروٹ بدل کر لیٹو اور مجھے تنگ مت کرو۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ کہتے ہوئے کروٹ بدل کر لیٹ گیا۔۔۔ آڑہ نے بھی کروٹ بدل لی تھی۔۔۔ لیکن کچھ دیر

پہلے شان کی آنکھوں میں اسکے لیے آنسو۔۔۔ اور ان آنکھوں میں بچھڑنے کا خوف وہ اچھے سے محسوس کر سکتی

تھی۔۔۔ اور اسی پل اس نے بھی اپنے دل میں کچھ عجیب سے محسوس کیا تھا۔۔۔ کیوں اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر

عجیب سی کیفیت ہوئی تھی۔۔۔ کیوں اس نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے کے لیے بات بدلی۔۔۔ حالانکہ وہ تو مر حاک

شادی کا ویٹ کر رہی ہے۔۔۔ اسکے بعد وہ اس سے طلاق لے لے گی۔۔۔ لیکن نہیں وہ اور بات کو نہیں سوچے گی

وہ اپنے مقصد سے پیچھے نہیں ہٹے گی۔۔۔ وہ اس سے طلاق لے کر رہے گی۔۔۔ آج اسنے خود سے دوبارہ عہد

کیا تھا۔ اور یہ سب سوچتے ہوئے وہ کب نیند کی وادیوں میں کھو گئی کچھ پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

مرحہ کی شادی کی ڈیٹ فکس ہو چکی تھی۔۔۔ اگلے ماہ کی پہلے ہفتے مرحہ اور عازنہ کی شادی تھی۔۔۔ دادی اور حلیمہ بیگم تو بہت خوش تھے۔۔۔ لیکن مرحہ ابھی اس رشتے سے خوش نہیں تھی۔۔۔ اسے یہی ڈر تھا کہ عازنہ اس کے ساتھ بہت برا سلوک کرنے والا ہے۔۔۔ وہ اس کے ساتھ خوش نہیں رہے گی۔۔۔

مرحہ۔۔۔ آڑھ کے ساتھ جا کر اب شوپنگ کرنا شروع کر دے۔۔۔ کیونکہ شادی میں دن تھوڑے سے رہ گئے ہیں۔۔۔ دادی کمرے میں داخل ہوتے ہوئے بولی۔۔۔ جہاں مرحہ آرام سے آنکھیں موندیں تاریخ طے ہونے کا غم منارہی تھی۔۔۔

مجھے کوئی شوپنگ نہیں کرنی۔۔۔ مرحہ اسپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

اب یہ حرکتیں چھوڑ دیں۔۔۔ تیری شادی ہونے والی ہے۔۔۔ بات بات پر منہ نابنایا کر۔۔۔ تیرا شوہرا اچھا نہیں سمجھے گا۔۔۔ دادی نے سمجھایا۔۔۔

دادی کی بات پر وہ فوراً اٹھ بیٹھی۔۔۔ دادی وہ مجھے ہی اچھا نہیں سمجھتا۔۔۔ میری ہر بات اسے بری لگتی ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں وہ سگریٹ بھی پیتا ہے۔۔۔ اور تو اور ہو اسپٹل کی ہر لڑکی کو اپنے پیچھے لگایا ہوا۔۔۔ مرحہ ایک آخری کوشش کر رہی تھی۔۔۔ دادی کا ارادہ بدلنے کی۔۔۔

کیا تو سچ کہہ رہی ہے۔۔۔؟؟ دادی نے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

جی دادی میں بالکل سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔ بھلا میں آپ سے کیوں جھوٹ بولو گی۔۔۔ مر حاصصومیت چہرے پر سجا نہیں بول رہی تھی۔۔۔

چل کچھ نہیں ہوتا شادی سے پہلے سب ہی ایسا کرتے ہیں تیرے دادا تو شراب بھی پیتے تھے۔۔۔ اور اس نے تو لڑکیوں کو اپنے پیچھے لگایا ہوا ہے نا۔۔۔ تیرے دادا تو خود لڑکیوں کے پیچھے لگے ہوئے تھے۔۔۔ پھر جب میں انکی زندگی میں آئی تو میرے حسن کے آگے تو انہیں ہر لڑکی بری لگنے لگی۔۔۔ وہ کہتے تھے کہ انہیں مجھ سے شادی کے بعد سے شراب بھی اچھی نہیں لگتی۔۔۔ دادی شرماتے ہوئے بتا رہی تھیں۔۔۔

اور دادی کی بات پر تو مر حاکا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔۔۔ اور اگر وہاں آ رہے ہوتی تو دادی کی بات پر زور دار قہقہہ لگاتی۔۔۔

دادی آپ میری بات سمجھے آپ تو پیاری تھی میں تو اتنی پیاری نہیں ہوں کہ وہ میرے لیے سب کچھ چھوڑ دیے۔۔۔ آپ کو کیا پتا ہو اسپٹل میں کس قدر خوب صورت لڑکیاں ہیں۔۔۔

ارے لیکن اگر ایسی بات ہے تو اس نے تجھ شادی کرنے کا فیصلہ کیوں کیا۔۔۔

دادی یہی تو بات مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔ پر آپ میرا یقین کریں وہ مجھے پسند نہیں کرتا اور ناہی میں اسے۔۔۔ پھر کیا فائدہ ایسی شادی کا۔۔۔ مر حاد کھ سے بولی۔۔۔

دیکھ مر حاد۔۔۔ شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ وہ بھی تجھے پسند کرنے لگے گا اور ویسے بھی پسند کی شادی کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔۔

پر دادی آپ میری بات سمجھے۔۔۔

بس مر حاد مجھے کوئی بات نہیں سننی۔۔۔ بس اب شادی کی تیاریاں شروع کر اور خوش خوش رہ۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کر باہر کی طرف چل دی۔۔۔

میرے ساتھ اتنا بڑا ظلم کر کے کہہ رہی ہیں کہ خوش خوش رہو۔۔۔ وہ پاگل انسان کو میری قسمت میں لکھ رہے ہیں۔۔۔ کاش میں اس ہو اسپتال میں ہی نہ جا ب کرتی۔۔۔ تاکہ اس سے تو جان چھوٹی۔۔۔ مر حاد دل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔

شام کے وقت سب لان میں ایک ساتھ بیٹھے چائے پی رہے تھے اور شادی کی ڈسکشن ہو رہی تھی جب رحمن صاحب نے عائزہ کو اپنی طرف متوجہ کیا

عائزہ میں سوچ رہا تھا کہ تم مرہا کو خود شادی کی شوپنگ کرواؤ۔۔۔ کیونکہ شادی کی شوپنگ تم دونوں مل کر کرو تو زیادہ اچھا ہے۔۔۔

رحمن صاحب کی آواز پر وہ چونکا۔۔۔ بابا میں کیا کروں گا اس کے ساتھ شوپنگ کر کے آپ جانتے ہیں مجھے ان چیزوں میں دلچسپی نہیں ہے۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عائزہ۔۔۔ سب لڑکے ہی جاتے ہیں بلکہ شوپنگ کے معاملے میں بہت خوش ہوتے ہیں اور ایک تم ہو جو بھگ رہے ہو۔۔۔ شمنیہ بیگم اسے تنگ کرتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں پھوپھو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ آپ جانتی ہیں کہ میں واقعی شوپنگ کرنا پسند نہیں کرتا اور پلیز آپ مجھے ان چیزوں سے دور رکھے۔۔۔

ایسے کیسے دور رکھے تمہاری شادی ہے۔۔۔ تم سے ہی ہر کام پوچھ کر کریں گئے۔۔۔ آخر کو لڑکی بھی تو تمہاری ہی پسند کی ہے۔۔۔

نہیں پھوپھو وہ میری پسند نہیں ہے۔۔۔ بابا بتائیں کہ مجھے وہ پسند نہیں ہے۔۔۔ بلکہ میں تو آپ کی پسند سے شادی کر رہا ہوں۔۔۔ عازن تو ایک سانس میں ہی سب بول گیا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عازن۔۔۔ تم تو ایسے کر رہے ہو جیسے تمہاری چوری پکڑی گئی ہو۔۔۔ پھوپھو شرارت سے بولی۔۔۔

نہیں یہی شہنشاہ میرے بیٹا میری پسند سے شادی کر رہا ہے۔۔۔ پر مجھے یقین ہے یہ بہت جلد اسے پسند کر لے گا۔۔۔ اور شادی کے بعد تو ویسے بھی بندہ پسند کر ہی لیتا ہے۔۔۔ رحمن صاحب نے جواب دیا۔۔۔

جی بھائی صاحب ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔ ویسے مجھے تو مر حیا پہلی نظر میں ہی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔ بہت چپ چاپ رہنے والی سب کی عزت کرنے والی۔۔۔ بہت ہی تمیز دار۔۔۔ پھوپھو نے دل سے تعریف کی۔۔۔

پھوپھو بات پر تو عازن کو اپنی ہنسی دہانی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔ کیونکہ جو مر حیا کے بارے میں وہ جانتا تھا۔۔۔ وہ کسی کو نہیں پتا تھا۔۔۔



ایک ماہ کیسے گزرا پتا ہی نہیں چلا آج عازر اور مرزا کی مہندی تھی۔۔۔ گھر میں ہر طرف گہما گہمی تھی۔۔۔ دادی بھی مہمانوں کے ساتھ گپ شپ میں مصروف تھی اور ساتھ ساتھ انتظامات بھی دیکھ رہی تھی۔۔۔ شادی سادگی سے کرنے کی وجہ سے سب انتظام گھر میں ہی کیے گئے تھے۔۔۔ آڑھ تو بس مہمان بن کر ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔

خالہ۔۔۔؟؟ علی نے آڑھ کو آواز دی۔۔۔

ہمم۔۔۔

خالہ آپ کو اندر کوئی بلا رہا ہے۔۔۔

کون بلا رہا ہے۔۔۔؟؟ آڑھ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

پتا نہیں۔۔۔ کہتے ہو باہر کی طرف بھگ گیا۔۔۔

اور آڑھ پیر پٹختی ہوئی کمرے کی طرف بڑھی۔۔۔

سامنے شان کو دیکھ کر اس کو سخت ناگواری گزری۔۔ اور ادھر شان کو اپنی نظریں اس پر سے ہٹانا مشکل ہو رہی تھی۔۔ گریں کلر کی فراک زیب تن کیے ہوئے۔۔ اس پر کھلے بال ہلکاسہ میک اپ اور گلے میں دوپٹہ شان کو بہکنے پر مجبور کر رہا تھا۔۔

کیا ہے کیوں بلا یا مجھے۔۔ آڑہ سرد لہجے میں بولی۔۔

آرہ کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا۔۔۔

یار تمہیں دیکھنے کے لیے۔۔۔

کیوں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔۔۔ دونوں بازو کمر پر رکھے اب وہ تلخی سے بول رہی تھی۔۔۔

ہممم دیکھا تو ہے پر ایسے نہیں۔۔۔ کہتے ہوئے وہ دو قدم چل کر اسکے قریب آیا۔۔۔

اب میرے قریب آنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

ارے تم نے اس دن کہا تھا نہ کے میں نے تمہاری تعریف نہیں کی۔۔۔ تو سوچا آج دل کھول کے کروں۔۔۔ کیا خیال ہے۔۔۔؟؟ شان نے بات کرتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر خود سے قریب کیا۔۔۔

غلطی ہو گئی تھی جو اس دن کہہ دیا نہیں چاہیے مجھے تمہاری کوئی تعریف۔۔۔ آرہ اسے کے بازو اب اپنی کمر سے ہٹانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اب غلطی تو تم سے ہو گئی ہے لیکن اس غلطی کی مجھے کوئی سزا بھی تو دینے پڑے گی نہ۔۔ تاکہ تم آئندہ ایسا نہ کہو۔۔۔ کہتے ہوئے اس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔

شان تم بہت ہی بے ہودہ قسم کے انسان ہو۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ میرا سارا میک اپ خراب کر دیا۔۔۔

ابھی کیہ ہی کہا ہے جان شان۔۔۔ ابھی تو تمہاری لپ سٹک بھی خراب کرنی ہے۔۔۔ شان خمار بھرے انداز میں کہتا ہوا اسکی طرف جھکا۔۔۔ اس پہلے وہ کچھ کرتا ددی کی آواز آئی۔۔۔ انکی آواز پر دونوں چونکے۔۔۔ شان اسے چھوڑ کر فوراً پیچھے ہٹا۔۔۔

اور آڑھ فوراً باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

ایک تو ددی بھی ہمیشہ غلط ٹائم پر بلاتی ہیں کبھی کبھی تو انکی پوتی میرے قابو آتی ہے۔۔۔ اور انھیں بھی تب ہی اسے بلانا ہوتا ہے۔۔۔ شان منہ بنا کر بول رہا تھا۔۔۔

مہندی کا فنکشن شروع ہو چکا تھا۔۔۔ مرحالو اور گرین کلر کے جوڑے میں ملبوس تھی۔۔۔ جس میں بہت ہی سادہ پر بہت ہی خوب صورت لگ رہی تھی۔۔۔ سحر مرحا کے گھر مہندی اٹینڈ کرنے آئی تھی جبکہ ابرار عازمی کی طرف۔۔۔

ماشاء اللہ بہت ہی پیاری لگ رہی ہے میری بچی اللہ نظر نا لگائے۔۔۔ دادی دونوں ہاتھوں سے اسکی بلائیں لیتے ہوئے بولی۔۔۔

اور مرحانے نظر اٹھا کر انکی طرف دیکھا۔۔۔ رونے سے مرحا کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی۔۔۔

بس کر دے کیوں اتنا رو رہی ہے۔۔۔ دیکھ اتنا اچھا فنکشن تو کر رہے ہیں تیری مہندی کا۔۔۔ پھر کیوں رو رہی ہے ابھی آڑہ دیکھنا کتنی باتیں سنائیں گی کہ میری شادی ایسی کیوں نہیں کی۔۔۔

دادی آپ کو لگ رہا ہے میں شادی کی تیاریوں کی وجہ سے رو رہی ہوں۔۔۔ مرحا دکھ سے بولی۔۔۔

تو اور کس وجہ سے رو رہی ہے۔۔۔؟؟ دادی نے حیرانگی سے پوچھا جیسے وہ کچھ جانتی ہی نہ ہو۔۔۔

مجھے نہیں کرنی یہ۔۔۔ اس سے پہلے مرحا کچھ کہتی دادی نے فوراً بات کاٹی۔۔۔

ہاں ہاں میٹھائی کھلا رہی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے پورا پورا گلاب جامن اسکے منہ میں ڈالا۔۔۔ اور مرحا تو دادی کی اس حرکت پر حیران رہ گئی اسے سمجھ نہیں آئی تھی کہ دادی نے اسکی بات کو سمجھا نہیں یا جان بوجھ کر یہ کیا۔۔۔

کیا ہوا بی بی جی کیا کہہ رہی ہے مرحا۔۔۔ رافیہ بیگم دادی کے قریب آتے ہوئے بولی۔۔۔

اسے میٹھائی بہت پسند ہے تو کہہ رہی تھی دادی مجھے میٹھائی کھلائیں تو میں نے پورا گلاب جامن ہی اسکے منہ میں ڈال دیا۔۔۔ اور اب دیکھو آواز بھی نہیں نکل رہی۔۔۔ دادی نے صفائی سے جھوٹ بولا۔۔۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ رافیہ یہ سمجھے کہ دونوں بہنیں ہی ایک جیسی ہیں۔۔۔ جو بھی تھا لیکن اب وہ آڑہ کی ساس تھی۔۔۔ اور انکا پردہ پوشی کرنا دادی کا فرض تھا کیونکہ کے وہ دادی کی ذمہ داری تھیں۔۔۔

بی بی جی یہ اتنا روکیوں رہی ہے۔۔۔؟؟

ارے یہ بیچاری روئے گی ہی۔۔۔ پر اے گھر جو جا رہی ہے جن سے ہمارا کوئی تعلق بھی ہی نہیں ہے۔۔۔ اسلیے تھوڑا گھبرا رہی ہے۔۔۔ دادی نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

پر بی جی۔۔ لڑکا تو اس کے ساتھ ہو سہیل میں ڈاکٹر ہے یقیناً یہ دونوں ایک دوسرے کو پسند کرتے ہوں گے۔ پھر کیوں گھبرار ہی ہے۔۔۔

رافیہ ضروری نہیں ہے کہ جو ایک ساتھ کام کرتے ہوں وہ ایک دوسرے کو پسند بھی کرتے ہوں۔۔۔ یہ شادی ہم بڑوں کی مرضی سے ہو رہی ہے۔۔ ان میں بچوں کی پسند شامل نہیں ہے۔۔۔

وہ تو میں بس ایسے ہی کہہ رہی تھی بی جی۔۔۔ رافیہ بیگم شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے چل مہندی کی رسم شروع کر۔۔۔ دادی نے بات بدلی۔۔۔

بی جی کہتے ہوئے مرحا کے برابر میں آکر بیٹھ گئی۔۔۔

اگلے دن سب بارات کا انتظار کر رہے تھے۔۔ اور مرحالال جوڑے میں ملبوس یہی دعا کر رہی تھی کہ بارات نا ہی آئے۔۔۔

مزے ہے تمہارے۔۔۔ اتنی اچھی مہندی اور اب بارات کی بھی کمال کی تیاری کی ہے دادی اور اماں نے۔۔۔ قسمت والی ہو ورنہ میرے نصیب میں تو ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔ آڑہ اندر آتے ہی اسے دیکھ کر بولی۔۔۔

ایسی قسمت نہ ہی ہوتی تو اچھا تھا۔۔۔ مرحانے تپ کر کہا۔۔۔

بس کر دو سب تمہارے ڈرامے ہیں۔۔۔ جانتی ہوں دل میں تو لڈو پھوٹ رہے ہیں۔۔۔ اتنا اچھا لڑکا جو مل گیا ہے وہ بھی اتنے پیسے والا۔۔۔ اماں بتا رہی تھی ساری شوپنگ بہت ہی قیمتی ہے۔۔۔

تم جو مرضی سمجھو۔۔۔ میں تمہاری بات کی جو ابدہ نہیں ہوں۔۔۔ اگر مجھے ابھی بھی کوئی کہے ناکے عازن سے شادی نہ کرو تو میں خوشی خوشی انکار کر دو جس قدر وہ مجھے برا لگتا ہے۔۔۔

اسے چھوڑو مرحا یہ تو فضول بکتی ہے۔۔۔ تم بس اچھا اچھا سوچو۔۔۔ ویسے یہ بتاؤ تمہیں ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔ اروحہ نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے لیے بات بدلی۔۔۔

نہیں۔۔۔ مرحا مختصر جواب دیا۔۔۔

اچھا میری ایک بات سنو۔۔۔ آج کی رات ہی ہوتی ہے مرد کو قابو کرنے کی۔۔۔ اور اپنی ساری باتیں منوانے کی۔۔۔ تم اس سے جو بھی کہو گی وہ فوراً مان جائے گا لکھ کر رکھ لو۔۔۔ اور ہاں پہلی رات اسے اپنے قریب مت آنے دینا۔۔۔ اور اگر وہ تمہارے کہنے پر واقعی تمہارے قریب نہ آیا تو سمجھ لینا وہ تم سے دب کر رہے گا۔۔۔ اروحہ مفت مشوارے دے رہی تھی۔۔۔

آپا کیا فضول باتیں کر رہی ہو تم جانتی ہو مجھے ایسی باتیں بالکل نہیں پسند۔۔۔ مرحانا گواری سے بولی۔۔۔

اور مرحاکا کی بات پر آڑہ قہقہہ لگا کر ہنسی۔۔۔ تم سے پوچھ کر وہ تھوڑی کریں گا کچھ۔۔۔ تمہاری تو بولتی بند ہو جائے گی۔۔۔ ہر کسی میں میری جیسی ہمت نہیں ہوتی۔۔۔

اچھا تو کیا شان نے تمہاری سن لی اور وہ ابھی تک تمہارے قریب نہیں آیا۔۔۔ اروحہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

اب آڑہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا جواب دے۔۔۔ اصل میں تو اس رات شان نے اسکی سنی ہی نہیں تھی۔۔۔ اور اسکے سامنے تو اسکی آواز ہی لڑکھڑائی تھی۔۔۔

کیا ہوا کیا سوچ رہی ہو۔۔۔ آڑہ کو کھوئے ہوئے دیکھ کر اروحہ نے پوچھا۔۔۔

اروحہ کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ ہاں تو اسے میں نے اجازت دی تھی اتنی منت سماجت کر رہا تھا تو مجھے
ترس آگیا۔۔۔

آرہ کے جواب پر مرخانہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔۔۔

یو کیوں نہیں کہتی کہ تم بھی بہک گئی تھی۔۔۔ اور اسکی باتوں میں آگئی۔۔۔ اروحہ آج اسکے زیچ کرنے کی پوری کوشش کر رہی تھی۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں تھی دادی نے مجھے سختی سے کہا تھا کہ میں اسکی بات مانو۔۔۔ بس اسلیے ہاں کر دی تھی۔۔۔ لیکن اس کے بعد میں نے اسے خود کے قریب نہیں آنے دیا۔۔۔

وہ خود ہی نہیں آیا ہوگا بہن۔۔۔ ورنہ تمہاری اتنی جرات کہا۔۔۔

اس سے پہلے وہ اروحہ کو کوئی جواب دیتی دادی اندر داخل ہوئی۔۔۔ بے شرم تم لوگو میں ذرا عقل نہیں ہے کہ باہر آکر دیکھیں بارات کب سے آئی ہوئی ہے۔۔۔ دونوں آرام سے بیڈ پر چڑھ کر بیٹھی ہیں جیسے مرا کے ساتھ ساتھ تم دونوں کی بھی آج ہی رخصتی ہے۔۔۔ دادی غصے میں بول رہی تھی۔۔۔

دادی میں تو آنے ہی والی تھی یہ مرا نے روک لیا کہتی ہے کہ تم میرے ساتھ رہو۔۔۔ آرزو نے صفائی سے جھوٹ بولا۔۔۔

مرا کو اسکے جواب پر شا کڈ لگا تھا۔۔۔ کیونکہ وہ تو خود یہ چاہتی تھی کہ وہ چلی جائے۔۔۔

کیوں اس نے تجھے اپنے پاس رکھ کر کیا کرنا تھا۔۔۔ دادی نے آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

دادی سمجھا کریں نہ۔۔۔ آڑہ نے دادی کو آنکھ ماری۔۔۔

نہیں میں نہیں سمجھی تو بتا کیوں رکھا تھا اس نے تجھے۔۔۔ دادی ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی۔۔۔

دادی یہ بات چھوڑیں آج تو آپ بجلیاں گرا رہی ہیں۔۔۔ کالا ٹیک لگا دوں آپ کو کہی نظر ہی نا لگ جائے۔۔۔ آڑہ نے شرارت سے کہا۔۔۔

آڑہ کی بات پر تو دادی شرمائی۔۔۔ ارے چل بھگ یہاں سے کیسی باتیں کر رہی ہے۔۔۔

ارے دادی ابھی تو میں تعریف کر رہی ہوں تو آپ کا یہ حال ہے۔۔۔ اگر دادا ہوتے تب آپ کیا کرتیں۔۔۔

اچھا اچھا زیادہ فضول باتیں مت کر۔۔۔ اور چل یہاں سے۔۔۔ مولوی صاحب بھی انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ شان کو کہہ مولوی صاحب کو اندر لے آ۔۔۔ کہتے ہوئے جانے لگی جب مرحانے دادی کو آواز دی۔۔۔

مرحاکى آواز پر وه مڑى۔۔ کىا بات هے۔۔ دادى نے سنجيد گى سے پوچھا۔۔

ايک بار ميرى بات سن لے۔۔ مرهانے التجه کى۔۔

هاں هاں تيرى هى تو سنوں گى۔۔ پر آج نهىں صبح۔۔ چل باهر نکل دادى نے آڑه کو اپنى طرف متوجه کىا۔۔

جى دادى۔۔ کہتے هونے انکے پیچھے لپکى۔۔

اور مرهانکى تو مولوى صاحب کے نام پر هارٹ بيٹ سلو هونگى۔۔



نکاح کى تقرييب هونچى تھى نه چاہتے هونے بهى مرهانکو دادى کى وجه سے هاں کرنى پڑى۔۔

چلو مرهان خصتى کا وقت هونگىا هے۔۔ اروحه اسکے قرييب آکر بولى جس که برابر ميں عانز بليک کلر کى شيروانى ميں

ملبوس بهت هى هينڈ سم لگ رہا تھا۔۔

اروحہ کی بات پر تو مرحاکا خون خشک ہو گیا۔۔۔ مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ مرحابے بسی سے بولی۔۔۔

تو کیا اب ہم اسے یہاں رکھ لے کے بھئی ہماری بیٹی کہتی ہے مجھے نہیں جانا۔۔۔ تو آپ ایسا کریں اپنے بیٹے کو یہی چھوڑ جائے۔۔۔ کیا پاگل و الی باتیں کر رہی ہو۔۔۔

مرحابس اسکی بات پر گھور کر رہ گئی۔۔۔ پراٹھی نہیں۔۔۔

مرحاکا اٹھ بھی جاؤ۔۔۔ دادی آگئی نہ تو یہی جو تا اٹھالے گئی اور تمہیں پتا ہے وہ لحاظ نہیں کرتی۔۔۔ اسلیے شرافت سے اٹھ جاؤ۔۔۔ اب کی بار اروحہ نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔ عازرا سٹیج سے نیچے اتر کر اب مرحاکے اترنے کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

مرحابا مشکل ہی اٹھی۔۔۔ لہنگے کی وجہ سے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی اروحہ کی مدد سے نیچے اتری۔۔۔

دادی حلیمہ بیگم اور آئرہ بھی اس کے قریب پہنچ گئی۔۔۔

مرحاسب سے پہلے آئرہ کے گلے لگی۔۔۔ اور زار و قطار رونا شروع کر دیا۔۔۔

بس کروا بھی سے اپنی اصل شکل دیکھانی ہے کیا۔۔۔ رونے سے اگر تیرا میک اپ اترتا تو یہ ناہو وہ یہی چھوڑ جائے۔۔۔ آڑہ نے اسے ڈرایا۔۔۔

پر مرحا تو روئے جا رہی تھی۔۔۔ آڑہ نے خودی ہمت کر کے اسے خود سے دور کیا۔۔۔

عائزہ خاموشی سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔۔ پر ان سب میں اسے اپنی ہنسی دہانی مشکل ہو رہی تھی۔۔۔ اگر اسکی جگہ شان ہوتا تو شاید وہ تو آڑہ کو دیکھ کر خود بھی رونا سٹارٹ کر دیتا۔۔۔

آڑہ اروحہ اور رافیہ بیگم سے ملنے کے بعد وہ دادی سے ملنے آئی۔۔۔ وہ ابھی بھی ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

بس کر دیں ایسے کیوں رو رہی ہے شادی ہی ہوئی ہے کسی نے انخوا نہیں کیا۔۔۔ دادی غصے میں بولی۔۔۔

دادی مجھے نہیں جانا۔۔۔ مرحانے ایک آخری کوشش کی۔۔۔

اب تجھے جانا ہی پڑے گا اتنا پیسہ لگا ہے تیری شادی پر۔۔۔ اب ایسے کیسے تجھے نہ بھیجوں۔۔۔ کہتے ہوئے عائز کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔ بیٹا میری مر حاکا بہت خیال رکھنا۔۔۔ میری بہت ہی پیاری پوتی ہے۔۔۔ لاڈلو میں پالی ہے میں نے۔۔۔ دادی کی آنکھیں بھی بھر آئی تھی۔۔۔ اور حلیمہ بیگم تو کب سے روے جارہی تھیں۔۔۔

اپ فکر مت کیجیے دادی میں اس کا بہت خیال رکھوں گا۔۔۔ عائز نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

جیتے رہو۔۔۔ خوش رہو۔۔۔ دادی نے عائز کے سر پر پیار دیتے ہوئے کہا۔۔۔

زیادہ بھی نہ رکھنا کہی سر پر ہی نہ چڑھ جائے۔۔۔ آئرنہ منہ میں بڑبڑائی۔۔۔ لیکن چونکہ وہ عائز کے قریب کھڑی تھی تو عائز نے اسکی بڑبڑاٹ سن لی تھی۔۔۔ عائز نے آبرو اچکا کر آئرنہ کو دیکھا۔۔۔ عائز کے دیکھنے پر آئرنہ نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔۔۔

چلے بیٹا دیر ہو رہی ہے۔۔۔ رحمن صاحب انکے قریب آتے ہی بولے۔۔۔

جی جی چلے بھائی صاحب۔۔۔ کہتے ہوئے سب آگئے بڑھے۔۔۔

مر حاکے جاتے ہی دادی اور حلیمہ بیگم نے خدا کا شکر ادا کیا۔۔۔

رخصتی کے بعد مرہا کو گھر لایا گیا جہاں عائزہ کی فیملی نے اسکا بہت ہی خوب صورتی سے استقبال کیا۔۔۔ مرہا سارے راستے روتے ہوئے آئی تھی۔۔۔ پر اب عائزہ کے کزنز کی محبت دیکھ کر اسکا موڈ کافی حد تک ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔

چلے آئے بھابھی آپ کو روم میں چھوڑ آؤں آپ تھک گئی ہونگی۔۔۔ رمشا اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

رمشا کی بات پر مرہا نے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ نہیں میں یہی ٹھیک ہوں۔۔۔ مرہا اب کیا بتاتی کہ اسے عائزہ کے کمرے میں جانے سے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

ارے نہیں بیٹا اب کافی دیر ہو گئی ہے۔۔۔ اب آپ کو آرام کرنا چاہئے۔۔۔ رحمن صاحب محبت سے بولتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے۔۔۔

وہ باہر دیکھو۔۔۔ کیسے چکر لگا رہا ہے۔۔۔ شہنیدہ شرارت سے بولی۔۔۔

مرحانے شرم سے سر جھکا لیا اور خاموشی سے اٹھ کر رمشاکے پیچھے ہوئی۔۔۔

کچھ دیر بعد مرحارمشاکے ساتھ عانز کے روم میں پہنچی۔۔۔ مرحانے نظر اٹھا کر روم کا جائزہ لیا۔۔۔ جو بہت ہی خوب صورت سجا ہوا تھا۔۔۔

بھا بھی آپ کو کچھ چاہئے۔۔۔؟؟ بیڈ بیٹھا کر رمشا اسکا لہنگا سیٹ کرتی ہوئی بولی۔۔۔

نہیں تھنکس مجھے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔ مرحانے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

او کے اب میں چلتی ہوں بھائی انتظار کر رہے ہو گے کہ کب میں روم سے جاؤں اور وہ آئے۔۔۔ کہتے ہوئے روم سے چلی گئی۔۔۔

اور مرحا کو اپنی سانس اٹکتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔ پھر ایک دم اسے اروحہ کی باتیں یاد آئی۔۔۔ اور اب وہ اس بات پر عمل کرنے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔ ابھی وہ اپنے خیالوں میں ہی کھوئی تھی کہ عانز اندر داخل ہوا۔۔۔

مرحانے چونک کر اسکی طرف دیکھا۔۔۔ اور فوراً نظریں جھکالی۔۔۔

عائز اسکی طرف دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔ پھر دو قدم چل کر اسکے قریب آیا اور اپنی شیر وانی اتار کر بیڈ پر رکھی۔۔۔

مرحاً فوراً سمٹ کر بیٹھی۔۔۔

تم ابھی تک جگہ رہی ہو۔۔۔ مجھے لگا سو گئی ہو گی۔۔۔ عائز کا انداز نارمل تھا۔۔۔

مرحاً نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔۔۔ وہ تو اسکا انتظار کر رہی تھی ایک اچھی بیوی کی طرح۔۔۔ ایک پل کے لیے تو وہ سب بھول کر اسکے بارے میں سوچنے لگی تھی لیکن اسکی بات پر تو مرحاً کو آگ لگ گئی۔۔۔ اور تڑخ کر بولی۔۔۔

مجھے انجان جگہ پر نیند نہیں آتی۔۔۔

جتنا کچھ تم نے پہنا ہے اور جیسے تم بیٹھی ہو۔۔۔ ایسے تو جانی پہچانی جگہ پر بھی نہیں آتی۔۔۔ اور تم انجان کی بات کر رہی ہو۔۔۔ عائز اسے زچ کر تے ہوئے بولا۔۔۔

اور اس میں کچھ غلط بھی نہیں تھا ہیوی ڈریس اسکے اوپر ہیوی جیولری۔۔۔ اور مینا ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔۔۔ جس سے کوئی بھی اندازہ لگا سکتا تھا کہ وہ جان بوجھ کر ایسے بیٹھی ہے۔۔۔

ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔

چلو خیر مجھے تو نیند آرہی ہے اور میں سونے لگا ہوں اگر تم نے چیلنج کرنا ہے تو وارڈ روم میں تمہارے کپڑے موجود ہیں۔۔۔ تم چاہو تو چیلنج کر سکتی ہو۔۔۔ وہ اسے ہدایات جاری کرتا ہوا۔۔۔ اپنے لیے سمپل ٹرازور شرٹ لے کر واش روم کی طرح بڑھ گیا۔۔۔

کاش دادی آپ یہاں ہوتی اور آپ دیکھتی کہ اس نے تو میری تعریف تک نہیں کی الٹا مجھے کہہ رہا تھا کہ تم ابھی تک سوئی نہیں۔۔۔ اور اسے اس وقت اروحہ کی باتوں پر بھی غصہ آرہا تھا۔۔۔ اسکی تو ساری باتیں ہی الٹی نکلی۔۔۔ وہ اسے خود کے قریب آنے سے کیا روکتی وہ تو خود اسکے قریب نہیں آیا۔۔۔

تھوڑی دیر بعد عازر چیلنج کر کے باہر آیا اور بیڈ کی دوسری سائیڈ پر آکر لیٹ گیا۔۔۔

مرحہ سے گھورتے ہوئے اٹھی اور اپنے کپڑے اٹھا کر واش روم میں گھس گئی۔۔۔

واش روم سے باہر آتے ہی مرہا بیڈ پر سونے کی نیت سے لیٹنے ہی لگی تھی۔۔۔ جب اسے آڑہ کی آواز کان میں پڑی جیسے وہ کہہ رہی ہو۔۔۔ مرہا کتنی بار کہا ہے میرے ساتھ مت سویا کرو۔۔۔ کتنی ٹانگیں مارتی ہو ساری رات بیڈ پر گھومتی ہو۔۔۔ کل ادھی رات کو میں زمین پر گری تھی۔۔۔

کیا ہوا اب لیٹ کیوں نہیں رہی۔۔۔؟؟ عائز نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا جو بیڈ کے قریب کھڑی تھی۔۔۔

اسکی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ میں آپ کی ساتھ نہیں سوؤں گی۔۔۔ مرہا ناگواری سے بولی۔۔۔

اور اس کی کوئی خاص وجہ۔۔۔؟؟ عائز اب اٹھ بیٹھا تھا اور اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

اب اسے کیا بتانی کہ اسے تورات کو ٹانگیں مارنے کی عادت ہے۔۔۔

اب کچھ بولو گی بھی۔۔۔

بس میں آپ کو وجہ نہیں بتا سکتی۔۔۔

اچھامت بتاؤ۔۔۔ پر سوگی یا تو تم بیڈ پر یا زمین پر۔۔۔ کیونکہ مجھے صوفے پر سونے والے لوگ بالکل نہیں پسند۔۔۔ وہ جان بوجھ کر یہ بات کر رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا وہ زمین نہیں سوئے گی اسلیے مجبوراً اسے بیڈ پر ہی سونا پڑے گا۔۔۔

اور ہوا بھی ایسا ہی مر حا خاموشی سے عائرز کو دل میں برا بھلا کہتی ہوئی بیڈ پر ہی لیٹ گئی۔۔۔ پتا نہیں ساری زندگی اس انسان کے ساتھ کیسے گزرے گی۔۔۔ شادی کی پہلی رات شوہر تو بیوی کی تعریف میں زمین آسمان ایک کر دیتے ہیں اور ایک یہ ہے کیسے آرام سے لیٹ گیا۔۔۔ دادی اور اماں آپ لوگوں نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔۔ بڑ بڑا رہی تھی۔۔۔

ادھی رات کو عائرز کی آنکھ کھولی۔۔۔ یہ بات اب اسکی عادت میں شمار ہو چکی تھی وہ رات میں ایک بار ضرور اٹھتا تھا۔۔۔ آج بھی ایسا ہی ہوا۔۔۔ عائرز کوٹ بدلنے لگا جب اسے اپنی ٹانگ اور پیٹ پر وزن محسوس ہوا۔ ایک پل لگا تھا اسے یہ سمجھنے میں کہ اسکے ساتھ مر حاسور ہی ہے۔۔۔ اور اس وقت اسکی ٹانگ عائرز کی ٹانگ پر اور اسکا بازو عائرز اپنے پیٹ پر محسوس کر سکتا تھا۔۔۔ عائرز نے ایک نظر اسکی طرف دیکھا جس کے چہرے پر بال بکھریں ہوئے تھے۔۔۔ عائرز نے اسکے چہرے سے بال ہٹائیں۔۔۔ اور غور سے سے اسکے چہرے کو دیکھا۔۔۔ جو بے خبر اسکے بہت ہی قریب لیٹی تھی۔۔۔ عائرز کی نظر اسکے ہونٹ کے تل پر پڑی۔۔۔ جو اسے پہلے دن سے ہی بہت پسند

تھا۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی وہ اسکی شان میں گستاخی کر بیٹھا۔۔ عائز کی حرکت پر وہ تھوڑی کھسمائی۔۔ اور اب کی بار وہ دوسری ٹانگ بھی اس کے اوپر رکھ چکی تھی۔۔ لیکن اب کی بار عائز کو اس پر غصہ آیا تھا۔۔

مرحہ۔۔؟؟ عائز نے اسے آواز دی۔۔

پر مرحہ آرام سے گھوڑے گدھے بیچ کر سو رہی تھی۔۔

مرحہ۔۔ اب کی بار وہ چلانے والے انداز میں بولا۔۔

مرحہ بڑا کراٹھی۔۔

کیا ہوا کون آگیا۔۔ مرحہ ادھر ادھر دیکھتی ہوئی بولی۔۔

کچھ نہیں ہوا اور کوئی نہیں آیا۔۔ لیکن تم ضرور مجھے نیچے گراؤ گی۔۔ کیا تم سے آرام سے اپنی جگہ پر نہیں سویا

جاتا۔۔

مرحاً سمجھ گئی تھی وہ اسے ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔۔۔ آرام سے ہی سو رہی ہوں۔۔۔ البتہ آپ میری نیند خراب کر رہے ہیں۔۔۔ اور آپ خود آرام سے سوئے تاکہ آپ گرنا جائے۔۔۔ مزے سے کہتے کہتے ہوئے کروٹ بدل کر سو گئی۔۔۔۔

اور عازن کی تو اس کے جواب پر آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔ وہ کتنے آرام سے سب کچھ اس پر ڈال کر سو گئی۔۔۔

ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ مرچا پہلے والی پوزیشن میں اسکے ساتھ لیٹی۔۔ اور اب کی بار عائر کے منہ پر اسکا ہاتھ تھا۔۔۔ لیکن اس بار عائر کے پاس صبر کے سوا کوئی چارا نہیں تھا۔۔ اسلیے بیٹا کوئی احتجاج کیے اس نے آنکھیں موند لی۔۔۔



اٹھ جا آؤ۔۔۔ مرچا کے گھر ناشتہ لے کر نہیں جانا کیا۔۔۔ دادی مسلسل اسے اٹھا رہی تھی۔۔

نہیں میں نے نہیں جانا آپ جائے سب۔۔۔ کمفرٹر کو ٹھیک کرتے ہوئے دو بارہ سو گئی۔۔۔

بے حیا لڑکی تجھ میں کوئی عقل ہے۔۔ شان بیچارہ کل بھوکا ہی چلا گیا۔۔۔ تو نے اس سے کھانے تک کا نہیں پوچھا دو دن سے وہ پاگلوں کی طرح گھر کے کاموں میں لگا ہے۔۔۔ لیکن تجھے اسکا خیال نہیں۔۔۔ دادی اسکے اوپر سے کمفرٹر اتارتے ہوئے بولی۔۔۔

دادی ایک تو آپ سونے نہیں دیتی۔۔۔ اور مجھے وہ کونسا بتا کر گیا ہے۔۔۔ آؤ رہ تپ کراٹھی تھی۔۔۔

اگر وہ نہیں بتا کر گیا تو پوچھ لیتی پر تجھ میں اتنی عقل کہا۔۔۔ اب جلدی سے اٹھ اور تیار ہو۔۔۔ دیر ہو رہی ہے وہ لوگ کیا سوچے گئے یہ ابھی تک ناشتہ نہیں لائے۔۔۔

کیوں وہ ہمارے ناشتے پر بیٹھے ہیں۔۔۔؟؟ آڑہ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

پاگل لڑکی یہ رسم ہوتی ہے۔۔۔ تجھے نہیں پتا۔۔۔

ہاں تو مجھے کیسے پتا ہوگا میری کونسا کوئی رسم ہوئی تھی۔۔۔ آڑہ نے ناگواری سے کہا۔۔۔

مہندی سے لے کر کل بارات کے جانے تک ہزار تانے دی چکی ہے۔۔۔ اب کوئی بات میں نہ سنو آرام سے اٹھ جا۔۔۔

دادی ابھی تو وہ دونوں سو رہے ہونگے ساری رات جاگنے کی وجہ سے اگلے دن انسان لیٹ ہی اٹھتا ہے۔۔۔ آڑہ نے آگاہ کیا۔۔۔

تجھے اس نے فون کر کے بتایا ہے۔۔۔ کہ آڑہ ہم لیٹ اٹھے گئے۔۔۔ تم ناشتہ لیٹ لے کے آنا۔۔۔ دادی نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

دادی میری شادی ہو چکی ہے اور مجھے ان باتوں کا پتا ہے۔۔۔

ہاں ہاں تجھے تو ہر بات کا پتا ہے کہ کیسے معصوم شوہر کو صوفے پر سلانا ہے۔۔۔

دادی وہ معصوم نہیں ہے اور اپنی مرضی سے سوتا تھا میں نہیں کہا تھا اسے صوفے پر سونے کا۔۔۔

عمر گزاری ہے میں نے۔۔۔ یہ بال میں نے دھوپ میں سفید نہیں کیے کونسا شوہر چاہتا ہے کہ بیوی کے ہوتے ہوئے وہ بیڈ پر نہیں بلکہ صوفے پر سوئے۔۔۔

دادی دیر ہو رہی ہے میں دو منٹ میں فریش ہو کر آتی ہوں۔۔۔ مر جا انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔ کہتے ہوئے واش کی طرف بڑھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ واش روم میں جاتی دادی نے جوتا اٹھا کر اسکی طرف اچھلا جو عین اسکی پشت پر جا لگا۔۔۔

دادی کیوں مارا ہے مجھے۔۔۔ آڑہ تمللا کر بولی۔۔۔ اور ساتھ ساتھ اپنی کمر کو بھی سہلار ہی تھی۔۔۔

کیونکہ جب میں نے یہ بات کہی تھی تب تو نے کہا ادا ہی ابھی وہ دونوں سو رہے ہونگے۔۔ اور اب جب خود پر بات آئی تو دیر ہو رہی ہے۔۔۔ چل اب جا اور جلدی تیار ہو۔۔۔ میں باہر تیرا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے چلی گئی۔۔۔

اور آڑہ پیرٹھ کر واش روم میں گھس گئی۔۔۔

مرحہ آنکھ کی کھولی تو عائر روم میں نہیں تھا۔۔۔ سامنے گھڑی میں دیکھا جو اس وقت دس بج رہی تھی۔۔۔ فوراً اٹھی اور واش روم کی طرف بڑھی اس سے پہلے وہ اندر جاتی عائر واش روم کا دروازہ کھول کر باہر آ رہا تھا۔۔۔ ایک دم دروازہ کھولنے پر وہ مرحا کے سر پر لگا۔۔۔ جیسے ہی دروازہ مرحا کے سر پر لگا ایک زوردار چیخ اس کے منہ سے نکلی جسے عائر نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر باہر جانے سے روک دیا تھا۔۔۔

پاگل تو نہیں ہو۔۔۔ دروازہ لگا ہے کوئی گولی نہیں۔۔۔ جو اس قدر زور سے چلائی ہو۔۔۔ عائر کے انداز میں سختی تھی۔۔۔ کہتے ہی اپنا ہاتھ اس کے منہ سے ہٹایا۔۔۔

آپ آرام سے دروازہ نہیں کھول سکتے تھے اس قدر زور سے لگا ہے۔۔۔ آپ کو لگتا تو میں پوچھتی۔۔۔ مرحا اپنے سر کو دباتے ہوئے بولی۔۔۔

کیوں میں تمہیں پاگل لگتا ہوں۔۔۔ جب دروازہ کھولنے کی آواز آئے تو عقل استعمال کرتے ہوئے پیچھے ہٹ جانا چاہئے تاکہ وہ لگے نہ۔۔۔ لیکن مسئلہ ہے ہی سب عقل کا۔۔۔

عائز کی بات پر تو وہ جل بھون گئی۔۔۔ آپ نے مجھ سے شادی باتیں سنانے کے لیے کی ہے۔۔۔؟؟

نہیں۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے قریب آیا۔۔۔ عائز کے ڈر سے وہ فوراً پیچھے ہوئی۔۔۔

آپ میرے قریب کیوں آرہے ہیں۔۔۔ مرحا کی آواز لڑکھرائی۔۔۔

تمہیں بتانے کے لیے کے میں نے تم سے شادی کیوں کی ہے۔۔۔ عائز خمار بھرے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔۔

اسکے اور قریب آنے پر مرحا نے آنکھیں بند کر لی۔۔۔ اور وہ اسکے پیچھے کنگھا اٹھا کر بالوں میں پھیرنے لگا۔۔۔

کچھ دیر بعد جب عازن کی آواز نہیں آئی تو مرحانے آنکھیں کھولی جو اب مزے سے گھڑی پہن رہا تھا۔ ہاں تو میں بتا رہا تھا کہ میں نے تم سے شادی کیوں کی اس کی مین وجہ بابا ہیں۔۔۔ جنہیں تمہیں اپنی بہو بنانے کا شوق چڑھ تھا۔۔۔ ایک چولی انھیں میری نیند زیادہ پسند نہیں ہے اس لیے میری شادی رات کو بیڈ پر گھومنے والی لڑکی سے کروا دی۔۔۔ جو خود تو مزے سے سوتی ہے اور اپنے شوہر کی نیند حرام کرتی ہے۔۔۔ عازن اسکی آنکھوں میں دیکھ کر بول رہا تھا۔۔۔

اسکی بات پر ایک پل کے لیے وہ شرمندہ ہوئی ہی تھی اور دوسرے پل فوراً بولی۔۔۔

ساری رات آپ نے مجھے سونے نہیں دیا۔۔۔ تھوڑی دیر نہیں گزرتی تھی کہ آپ مجھے آوازیں دینا شروع کر دیتے تھے۔۔۔۔۔

پہلی بات کسی کے سامنے یہ بات مت کہنا کہ میں نے تمہیں ساری رات سونے نہیں دیا۔۔۔ ورنہ سب الٹا ہی سمجھے گئے اور میں معصوم پھنس جاؤنگا۔۔۔ اور دوسری بات میں رات کو تمہیں اس لیے آوازیں دیتا تھا کیونکہ تم اپنا سارا وزن مجھ پر ڈال کر سوئی ہوئی تھی۔۔۔ جس سے مجھے نیند نہیں آرہی تھی۔۔۔

اللہ توبہ اللہ توبہ کیا کیا بول رہے ہیں آپ۔۔۔ مر جا بولتے ہوئے کانوں کو ہاتھ لگا رہی تھی۔۔۔ میں رات کو بیڈ کے سائیڈ پر سوئی تھی اور ویسے ہی اٹھی ہو۔۔۔ اور آپ مجھ پر بے جا الزام لگا رہے ہیں۔۔۔

میڈم شاید آپ نے اٹھتے ہوئے غور نہیں کیا۔۔۔ آپ میری سائیڈ پر سے اٹھی ہیں۔۔۔ حالانکہ رات آپ اپنی جگہ پر سو رہی تھی۔۔۔ یہ تو اللہ کا شکر ہے کہ میں گرا نہیں۔۔۔۔۔ میں تو رات سے یہ سوچ رہا ہوں کہ کل کو میں اور میرے بچے تو نیچے زمین پر بستر بچھا کر سوئے گئے۔۔۔ عازن کو خود سمجھ نہیں آئی تھی کہ وہ کیا کہہ گیا ہے۔۔۔

عازن کی بات پر مر حاشرم سے لال ہو گئی اور فوراً آواز کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

اور عازن اپنی ہی بات پر ہنس دیا۔۔۔

دادی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی دیر ہو رہی ہے۔۔۔ شان قریب آ کر بولا۔۔۔

بیٹا میں نہیں جا رہی تم اور آڑہ چلے جاؤ۔۔۔ ہم سب شام کو ویسے پر جائے گئے۔۔۔

دادی یہ کیا بات ہوئی آپ بھی چلے نہ۔۔۔۔۔ حالانکہ وہ دل سے خوش ہو گیا تھا کہ وہ اور آڑہ ہی جائے گئے۔۔۔

نہیں میں نے نہیں جانا۔۔۔

دادی آپ اور اماں نہیں جا رہی تو کیا ہوا۔۔۔ میں بھی ان کے ساتھ جاؤں گی۔۔۔ ارواح جھٹ سے بولی۔۔۔

اے تو چپ کر۔۔۔ تو نے کیا لینے جانا ہے کل سے تیرا بیٹا بخار میں پڑا ہے اور تجھے گھومنے کی پڑی ہے۔۔۔ اور اگر تو ابھی گئی تو شام کو نہیں لے کر جاؤں گی۔۔۔ دادی نے دھمکی دی۔۔۔

ٹھیک ہے نہیں جاتی۔۔۔ ارواح منہ بنا کر بولی۔۔۔

جا اور اس کو کہہ اگر اسکی تیاری مکمل ہو گئی ہو تو باہر آ جائے۔۔۔

جی دادی۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

ماشاء اللہ میری جان کیا غضب ڈھا رہی ہو۔۔۔ ابھی تم اس قدر حسین لگ رہی ہو رات کو کیا کرو گی۔۔۔ مجھے لگتا ہے آج تو تم بہکنے پر مجبور کرو گی۔۔۔ شان گاڑی چلتے ہوئے محبت سے بولا۔۔۔

سیدھی طرح تم سے تعریف نہیں کی جاتی۔۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

ارے میرا تودل کرتا ہے تمہاری تعریف ہی کرتا رہو میری شہزادی ہو تم۔۔۔ کہتے ہوئے شان نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

پیچھے کرو اپنا ہاتھ۔۔۔ اور دھیان سے گاڑی چلاؤ مجھے جوانی میں مرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔۔۔

اف نہیں مرتی تم۔۔۔ وہ بھی میرے ہوتے ہوئے۔۔۔ ویسے عائر کیسا گاتمہیں۔۔۔

اچھا ہے۔۔۔ اتنا میر ہے۔۔۔ اور مجھے لگتا ہے زن مرید بنے گا۔۔۔ تمہاری طرح نہیں ہے۔۔۔ آڑہ ناگواری سے بولی۔۔۔

میری طرح ہو بھی نہیں سکتا۔۔۔ کیونکہ صرف میں ہی جو اپنی بیوی کا اتنا عاشق ہوں۔۔۔

یہ صرف باتوں کی حد تک ہی ہے۔۔۔

ایسے تو مت کہو تمہاری ہر خواہش تو پوری کرتا ہوں۔۔۔

تو کیا احسان کرتے ہو۔۔۔ دو تین سوٹ کیا لے دیے تم تو مجھے باتیں سنارہے ہو۔۔۔ آڑہ کا لہجہ اس بار سخت تھا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے میں نے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ میں تو بس۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا آڑہ فوراً بولی۔۔۔

بس بس۔۔۔ مر حاکا گھر آ گیا ہے گاڑی روکو۔۔۔

شان نے گاڑی سائیڈ پر لگائی۔۔۔ اور کچھ دیر بعد دونوں اتر کر گھر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔۔۔



عائزہ روم میں مر حاکو آڑہ اور شان کے آنے کی خبر دینے آیا جب اس پر نظر پڑی۔۔۔ جو اسکے فیورٹ پنک کلر کے ڈریس میں ملبوس تھی۔۔۔ وہ اب وہی روک کر اسکا اوپر سے نیچے تک جائزہ لے رہا تھا۔۔۔ مر حاکو جب لگا کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے فوراً مڑی۔۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔۔۔؟؟ اسے لگا تھا وہ ابھی اسکی تعریف کریں گا۔۔۔ ابھی کہے گا کہ وہ دنیا کی خوب صورت ترین لڑکی ہے۔۔۔

مرحہ کی آواز پر وہ چونکا۔۔۔ یہی کہ اچھی خاصی لڑکی ہو۔۔۔ اب تو شادی بھی ہو گئی ہے پر شاید تمہیں لیپ سٹک لگانی نہیں آئی۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے قریب آیا اور ٹشو پیپر کی مدد سے اسکی لیپ سٹک صاف کی جو ہونٹوں پے کم اور ادھر ادھر زیادہ لگی ہوئی تھی۔۔۔

لائے میں ٹھیک کر۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی عائر نے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھی۔۔۔

چپ۔۔۔ اگر تم نے ٹھیک کرنی ہوتی تو پہلے ہی کر لیتی۔۔۔ اور اب تم یہ گلاس بھی نہیں پہنوں گی۔۔۔ مجھے تمہارا گلاس پہنانا پسند نہیں ہے۔۔۔ وہ اسکی گلاس اتارتے ہوئے حکم صادر کر رہا تھا۔۔۔

کیوں اب کیا ہر کام میں آپ کی مرضی سے کروں گی۔۔۔ مرحہ تلملا کر بولی۔۔۔

یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔۔۔ عائر کا انداز نارمل تھا۔۔۔ لیپ سٹک لگاتے ہوئے بے سکتہ اسکی نظر اسکے ہونٹ کے تل پر گئی۔۔۔ پھر ایک دم اپنی رات والی حرکت یاد آنے پر وہ مسکرا دیا۔۔۔

مجھے نہیں لگوانی آپ سے لیپ سٹک دور ہٹے۔۔۔ مرحہ اس کے ہاتھ سے لیپ سٹک لیتے ہوئے بولی۔۔۔

ٹھیک ہے تمہاری مرضی مجھے کیا۔۔۔ ویسے باہر تمہاری بہن اپنے ہسبنڈ کے ساتھ آئی ہے۔۔۔ عائر نے آگاہ کیا۔۔۔

تو آپ یہ بات مجھے آتے ہی نہیں بتا سکتے تھے۔۔۔ مرحالتی سے بولی۔۔۔

اصل میں تمہاری شکل دیکھ کر میں بھول گیا۔۔۔ عائر نے ہنسی دبا کر کہا۔۔۔

کیا مطلب ہے میری شکل دیکھ کر۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ چلو دیر ہو رہی ہے وہ باہر انتظار کر رہے ہونگے۔۔۔ عائر نے بات بدلی۔۔۔

واقعی اگر مجھے دیر نا ہوئی ہوتی تو میں بتاتی۔۔۔ کھڑوس۔۔۔ مر حادل میں سوچ کر رہ گئی۔۔۔

دونوں روم سے ایک ساتھ نکلے۔۔۔

مر حا کو دیکھ کر فوراً آڑہ اسکی طرف بڑھی۔۔۔

کیسی ہو آپا۔۔۔ آڑہ نے اسے گلے لگا کر پوچھا۔۔۔

آڑہ کے آپا کہنے پر تو مر حا کو شا کڈ لگا۔۔۔ اس نے تو آج تک اسے آپا نہیں کہا۔۔۔

کیا ہوا تم چپ کیوں ہو۔۔۔ آڑہ نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔۔۔

اسکی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ نہیں کچھ نہیں آؤ تم بیٹھو۔۔۔

نہیں آپا ہم اب چلے گئے اصل میں ناشتہ دینے آئے تھے۔۔۔ آڑہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

نہیں بیٹا ہمارے ساتھ ناشتہ کر کے جاؤ۔۔۔ ویسے بھی اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔۔۔ رحمن صاحب محبت سے بولے۔۔۔

انکل یہ رسم ہوتی ہے۔۔۔۔ اور ناشتہ اب ہم گھر جا کر یں گئے دادی نے کہا تھا کہ جلدی واپس آنا۔۔۔ شان بھی اسے اتنی تمیز سے بات کرتے دیکھ کر حیران ہوا تھا۔۔۔

چلے بیٹا جیسے آپ کی مرضی۔۔۔ میں بھی ذرا جا رہا ہوں ہوٹل کے کچھ انتظامات کرنے ہیں کہتے ہوئے چلے گئے۔۔۔

اچھا جیجواب ہم چلتے ہیں رات کو ملاقات ہوتی ہے۔۔۔ شان بھی عائزہ سے مل کر جانے لگا۔۔۔ ابھی دونوں دو قدم ہی چلے تھے کہ آڑہ کے شوز کا اسٹیپ کھولا اس سے پہلے وہ خود جھک کر بند کرتی شان فوراً نیچے بیٹھا اور اسکے اسٹیپ بند کرنے لگا۔۔۔

عائزہ اور مرحد دونوں یہ منظر دیکھ رہے تھے۔۔۔ مرحد تو دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔ اسے اس وقت آڑہ کی قسمت پر رشک آیا تھا۔۔۔

زن مرید۔۔۔ عائزہ نے ہنسی دباتے ہوئے کہا۔۔۔

عائزہ کی لفظ پر مرحد نے اسے گھورا۔۔۔

گھور کیوں رہی ہو۔۔۔ سہی تو کہہ رہا ہوں۔۔۔

وہ زن مرید نہیں ہے بلکہ محبت کرتے ہیں آڑہ سے۔۔۔ مرحد انتہا پس کر بولی۔۔۔

یہ تمہارے نزدیک محبت ہوگی لیکن میرے نزدیک زن مریدی ہی ہے۔۔۔

سمجھ لے جو آپ کو سمجھنا ہے۔۔۔ خیر مجھے فحالی بھوک لگی ہے اور میں ناشتہ کرنے جا رہی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے پیرنچ کر چلی گئی۔۔۔

اور وہ تو اسکی بات پر حیران رہ گیا۔۔۔ پہلے دن کی دلہن اور بات ایسے کر کے گئی ہے جیسے ایک سال ہو گیا ہو شادی کو۔۔۔ عازر سر جھٹک کر اسکے پیچھے ہو لیا۔۔۔

رات کو ریسپشن کے بعد مر حاد دی لوگو کے ساتھ گھر آگئی تھی۔۔۔ اور تب سے ارواح اور آڑہ اسے پکڑ کر بیٹھی سوال پر سوال پوچھ رہی تھی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تم دونوں کا کہانہ کچھ نہیں ہوا۔۔۔ میری تو اس نے تعریف تک نہیں کی۔۔۔ مرحا ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہی تھی۔۔۔

ہاے مان نہ مان اس نے کچھ زیادہ ہی تجھ پر ظلم کر دیا ہے تبھی ایسا کہہ رہی ہے۔۔۔ کیوں آڑہ۔۔۔ ارواح نے اسے آنکھ ماری۔۔۔

سہی کہہ رہی ہو آپا۔۔ ایسے ہی نہیں اس کا منہ بنا ہوا۔۔ صبح جب میں اس کے گھر گئی تھی تب بھی اس کا چہرہ غصے سے سرخ تھا۔۔ لگتا ہے جیجی نے اس کی ایک نہیں سنی۔۔

اسکا تو پتا نہیں تم دونوں میری ایک نہیں سن رہی۔۔ ہزار بار کہہ چکی ہو ہمارے درمیان ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔ اب جان چھوڑ دو میری۔۔

اس کا مطلب اس نے تیری بات مان لی۔۔ میرا مشورہ کام آگیا۔۔ ارے واہ بھئی۔۔ بہت اچھا نکلیا یہ عائرز تو۔۔ مجھے تو پہلے لگ رہا تھا وہ تجھ سے بہت پیار کرتا ہے تیری ہر بات مانے گا۔۔ ارواح اپنے آپ پر فخر کرتے ہوئے بولی۔۔

کونسا مشورہ وہ تو اندر آتے مجھے یہ کہہ رہے تھے کہ تم ابھی تک سوئی نہیں۔۔ اس نے تو ٹھیک سے مجھے دیکھا بھی نہیں نہ ہی کوئی منہ دکھائی دی۔۔ اور میں اسے قریب آنے سے کیا روکتی وہ تو خود ہی میرے قریب نہیں آیا۔۔ مرحامہ بنا کر بولی۔۔

اوو تو یہ بات ہے۔۔ شاید وہ تھکا ہوا سیلے اس نے تم سے کوئی بات نہیں کی۔۔ ارواح عائرز کے دفع میں بولی۔۔

بس کر دو آپا اتنا بھی کوئی تھکا نہیں ہوتا کہ پہلی رات اپنی بیوی کی شان میں تھوڑی بہت تعریف بھی نہ کر سکے۔۔۔

اچھا تم دل چھوٹا مت کرو۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ارواح نے اسے تسلی دی۔۔۔

اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی فون کی بیل بجی۔۔۔

کس کی کال ہے۔۔۔ آڑہ نے پوچھا۔۔۔

عائز کی۔۔۔ مرحانے ناگواری سے جواب دیا۔۔۔

دیکھا میں نے تمہیں کہا تھا نہ سب ٹھیک ہو جائے گا اور دیکھو ہو بھی گیا۔۔۔ یقیناً اسے تمہاری یاد آرہی ہوگی۔۔۔ اچھا اسے تھوڑا اگنور کرنا شادی کے شروع میں اگر بیوی اگنور کرتی ہے تو میاں کے دل میں اسکی محبت اور بڑھ جاتی ہے۔۔۔

آپا بس کر دو۔۔۔ پہلے فون تو اٹھانے دو۔۔۔ مرچا چڑ کر بولی۔۔۔

جی فرمیں۔۔۔ فون اٹھاتے ہی مرحسپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے دماغ میں ارواح کی بات اٹک گئی تھی۔۔۔ کہ وہ اسے اگنور کریں۔۔۔

یہ کیا طریقہ ہے بات کرنے کا۔۔۔ پہلے سلام کرتے ہیں پھر کوئی اگلی بات۔۔۔ چلو سلام کرو۔۔۔ عائر کے انداز میں سختی تھی۔۔۔

اسکی بات پر مرحانے فون کان سے ہٹا کر گھورا۔۔۔

آڑہ اور ارواح تو اسکے چہرے کے تصورات دیکھ رہی تھیں۔۔۔

کیا ہوا آئی لو یو کہہ رہا ہے۔۔۔ ارواح نے پوچھا۔۔۔

خبردار مرحاجو اسے اس بات کا جواب دیا۔۔۔ آڑہ فوراً بولی۔۔۔

مرحاکا دل کیا تھا کہ ان دونوں کا سر پھاڑ دیں اور عائر کا بھی۔۔۔

مرحانے دوبارہ فون کان سے لگایا۔۔ کیا ہو اسلام کہنا نہیں آتا۔۔ جو ابھی تک خاموش ہو۔۔ عاز کی آواز ابھری۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ مرحادانت پیس کر بولی۔۔۔

اور اسکے سلام پر تو آڑہ اور اروحہ نے حیرانگی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔ میں نے اسلیے فون کیا تھا کہ تمہیں بتا دوں کل دوپہر میں تمہیں لینے آ رہا ہوں تیار رہنا۔۔۔ کہتے ہوئے کال کاٹ دی۔۔۔ کال بند ہوتے ہی مرحانے فون بیڈ پر پٹھا۔۔۔

کیا ہوا کیا کہہ رہا تھا عاز۔۔۔؟؟ اروحہ نے تجسس سے پوچھا۔۔۔

کہہ رہا تھا بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری بہنیں۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گئی۔۔۔

ہیں یہ کیا بات ہوئی اس کہے ہمیں کیوں کہہ رہا ہے۔۔۔ اروحہ نے منہ بنا کر کہا۔۔۔

چھوڑو آپا جیسی یہ ہے ویسے ہی اس کا شوہر۔۔۔ آڑہ نے اپنی طرف سے سمجھایا۔۔۔



جب سے عازر کی شادی چل رہی تھی تم نے تو مجھ دیکھنا بھی پسند نہیں کیا۔۔ اور میں تمہاری ایک نگاہ کے لیے ترس رہا تھا۔۔ داؤد رمشا کے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔ آپ کو پتا ہے نہ کہ شادی کے کتنے کام ہوتے ہیں۔۔ اور ویسے بھی میں ایک ہی تو بہن تھی اگر میں ہی سب کچھ نہیں دیکھو گی تو کون دیکھے گا۔۔

ہممم۔۔۔ یہ تو ٹھیک ہے پر میری جان شوہر کا بھی تو خیال رکھتے ہیں نہ۔۔۔

رکھ تو رہی تھی آپ سے پوچھنے تو آتی تھی کہ آپ کو کچھ چاہیے تو نہیں۔۔

اور میں ہر بار یہی کہتا تھا کہ مجھے تمہارا وقت چاہیے جو تم مجھے نہیں دیتی تھی۔۔۔

چلے اب میں آتو گئی ہوں۔۔۔ رمشا کافی حد تک ٹھیک ہو گئی تھی۔۔۔ داؤد اسے اتنا پیار دے رہا تھا کہ وہ اپنے ماضی کو بھولنے لگی تھی۔۔۔

آج ہم ڈاکٹر کے پاس جائے گئے تمہارا چیک اپ کروانے۔۔۔ داؤد نے آگاہ کیا۔۔۔

نہیں مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔

ایسے ہی نہیں جانا۔۔۔ کتنی کمزور ہو رہی ہو ٹھیک سے کچھ کھاتی بھی نہیں ہو۔۔۔ اور جیسی تمہاری حالت ہے میں تو یہ سوچ رہا ہوں۔۔۔ ہماری ایک اولاد ہی بہت ہے۔۔۔ مجھے اپنی بیوی کی زندگی زیادہ پیاری ہے۔۔۔ داؤد محبت سے بولا۔۔۔

اور رمشا اسکی بات پر شرم سے سرخ ہو گئی۔۔۔ میں آپ کی لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

نہیں بالکل بھی نہیں یہی بیٹھو میرے پاس میری آنکھوں کے سامنے۔۔۔ داؤد نے اسے ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھا لیا۔۔۔

پلیز جانے دے نا۔۔۔ رمشا معصومیت سے بولی۔۔۔

ایسے بولو گی تو کبھی نہیں جانے دوں گا۔۔

پھر کیسے کہو کے آپ جانے دیں گے۔۔۔

ہممم۔۔۔ بولو میری جان جانے دیے پلیز۔۔۔

نہیں میں ایسا کچھ نہیں بول رہی اور اگر اب آپ نے مجھے جانے نہیں دیا۔۔ تو میں پھوپھو کو آواز دے دوں گی۔۔۔ رشتانے دھمکی دی۔۔

اچھا بابا جاؤ۔۔۔ پر پلیز جلدی آنا۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔ آتی ہوں ابھی۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔۔

دادی ایک اور دن رہنے دو ناعارف سے کہو میں ایک دو دن بعد آ جاؤں گی۔۔۔ ارواحہ دادی کو منارہی تھی کہ وہ عارف کو منا کر دے۔۔۔

چل جادس دن سے یہاں پڑی ہے اب جا اپنے گھر۔۔۔ علی کی بھی پڑھی کا حرج ہو رہا ہے خود تو دس پاس ہے بچے کو تو پڑھنے دے۔۔۔

دادی۔۔۔ ارواحہ منہ بنا کر بولی۔۔۔

کیا دادی۔۔۔ اٹھ اور اپنا بیگ اٹھا وہ باہر کھڑا ہے۔۔۔ اور ہاں دو ماہ سے پہلے اس گھر میں داخل نہ ہونا۔۔۔ آج تم تینوں بہنوں سے جان چھوٹ جائے گی۔۔۔ میں بھی کوئی اللہ توبہ کروں۔۔۔

دادی آپ مجھے بوجھ سمجھتی ہیں۔۔۔

ہاں سمجھتی ہوں۔۔۔ چل اب نکل یہاں سے۔۔۔ اور جا اپنے گھر۔۔۔ شان بھی کچھ دیر میں آ رہے کو لینے آئے گا وہ بھی آج چلی جائے گی۔۔۔ دادی نے آگاہ کیا۔۔۔

دادی ویسے آپ کیسے دو منٹ میں سو تیرا کر دیتی ہیں۔۔۔

اور تم لوگ بھی کونسا میری بات مانتی ہو۔۔۔ اور ہاں میٹھائی لے کر جانا اپنی ساس کے لیے۔۔۔

کیوں میں تو نہیں لے کر جا رہی۔۔۔ وہ شادی پے تو میری بہن کی آئی نہیں۔۔۔ اروحہ ناگواری سے بولی۔۔۔

بے حیا وہ بیچاری اتنی بیمار ہے۔۔۔ اٹھ کر پانی خود وہ پی نہیں سکتی۔۔۔ تیری بہن کی شادی پے کیا وہ ناچنے آتی۔۔۔ تجھے تو چاہیے تھا کہ صرف شادی سے دو دن پہلے آتی۔۔۔

دادی آپ کی بھی سمجھ نہیں آتی کبھی آپ کو میں اچھی لگتی ہوں ار کبھی میری ساس۔۔۔

لیکن فلحال تو مجھے یہاں فضول بولتے بری لگ رہی ہے۔۔۔ اس لیے یہاں سے چلی جا۔۔۔ ورنہ میں اپنا جوتا اٹھا رہی ہوں۔۔۔ دادی نے دھمکی دی۔۔۔

ایک تو دادی آپ بات بات پر جوتا اٹھا لیتی ہیں۔۔۔ اروحہ اٹھتے ہوئے بولی۔۔۔

کیونکہ تم لوگ ہو ہی جوتے کے قابل۔۔۔

کب آئنگے جیجو۔۔۔؟؟ آڑہ نے مرحا سے پوچھا جو اس وقت فون میں گیم کھیلنے مصروف تھی۔۔۔

وہ کہتے ہیں شام کو آؤنگا۔۔۔ ابھی انھے کہی جانا ہے۔۔۔

کہی انکا دل تو نہیں بدل گیا۔۔۔ تمہیں واپس لے کے جانے کے لیے۔۔۔ آڑہ نے شرارت سے کہا۔۔۔

تو مجھے کیا فرق پڑتا ہے۔۔۔

اب یہ تو تم نہ کہو کہ تمہیں فرق نہیں پڑتا۔۔۔

تم میری چھوڑو اپنی بتاؤ تم کب جا رہی ہو۔۔۔ شان بھائی کب آئے گئے تمہیں لینے۔۔۔ مرحانے بات بدلی۔۔

میں فلحال نہیں جا رہی کچھ دن میں یہی رو کوگی۔۔۔ ابھی وہ مزید کچھ کہتی اسکی نظر شان پر پڑی جو مزے سے دروازے سے ٹیک لگائے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

شان بھائی آپ کب آئے۔۔۔؟؟ اور وہاں کیوں کھڑے ہیں اندر آئے نہ۔۔۔ مرحادب سے کھڑی ہوئی۔۔۔

شان کو دیکھ کر تو آڑھ غصے سرخ ہو گئی۔۔۔

ابھی آیا ہوں آج آفس سے جلدی چھٹی مل گئی تھی تو سوچا۔۔ آڑہ کو لے کر ہی گھر جاؤں۔۔ شان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

مجھے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔۔ آڑہ سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

ارے کیوں نہیں جانا۔۔ مرہا کی شادی ہو چکی ہے اب گھر چلو۔۔ شان کا انداز محبت سے بھرپور تھا۔۔

جب کہہ دیا کہ نہیں جانا تو نہیں جانا۔۔ اور آئندہ مجھے لینے مت آنا۔۔

آڑہ کے انداز پر تو مرہا اور شان دونوں حیران ہوئے تھے۔۔ کیا ہو گیا ہے آڑہ کیسے بات کر رہی ہو بھائی سے۔۔ مرہا سرد لہجے میں بولی۔۔

تم چپ کرو مجھے اب اس سے دو ٹوک بات کرنے دو۔۔ بہت ہو گیا یہ تماشا۔۔ اب سب ختم ہو جائے تو ہی اچھا ہے۔۔

آڑہ کی آواز سن کر دادی اور حلیمہ بیگم بھی اندر آئی۔۔

کو نسا تماشا تم کیا کہہ رہی ہو۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔۔۔

یہی کہ اب میں تمہارے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔ مجھے تم سے طلاق چاہیے۔۔۔

آرہ کی الفاظ سن کر تو وہاں سب سکتے میں آگئے۔۔۔

شان کو بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ یہ کیا کہہ رہی ہے۔۔۔

آرہ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا۔۔۔ یہ کیا بول رہی ہو۔۔۔ اگر یہ مذاق ہے تو بہت گھٹیا مذاق ہے تم جانتی ہو مجھے ایسی باتیں بلکل بھی نہیں پسند۔۔۔ شان اسکے قریب آکر لڑکھڑاتی آواز میں بول رہا تھا۔۔۔

یہ مذاق نہیں ہے میں بلکل سہی کہہ رہی ہوں۔۔۔ مجھے تمہارے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔ مجھے تم سے طلاق چاہیے۔۔۔ آرہ اپنی بات پر بضد تھی۔۔۔

تم کیا اب میں بھی تمہارے ساتھ نہیں رہو گا جس لڑکی کو میری محبت کی قدر ہی نہیں ہے اسکے ساتھ رہنے کا کیا فائدہ میں ہی پاگل تھا جو سمجھا تھا کہ تم بدل گئی ہو۔۔۔ یا میری محبت تمہیں بدل دے گی۔۔۔ پر نہیں میں غلط تھا تم

ایک خود غرض لڑکی ہو۔۔۔ جو صرف اور صرف پیسے سے پیار کرتی ہے۔۔۔ اور تمہیں طلاق چاہیے نہ مجھ سے تو ٹھیک ہے میں تمہیں۔۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتا حلیمہ بیگم اسکے آگے ہاتھ جوڑ کر کھڑی ہو گئی۔۔۔

نہیں شان تم اسے طلاق مت دینا تمہیں اللہ کا واسطہ۔۔۔ حلیمہ کے آنسو اسکے گال بھیکور ہے تھے۔۔۔

حلیمہ بیگم کے ہاتھ جوڑے دیکھ کر وہ بینا کچھ کہے آنکھیں رگڑتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

شان کے جاتے ہی حلیمہ بیگم نے زوردار تھپڑ آڑہ کے منہ پر دے مارا۔۔۔

حلیمہ۔۔۔ اس سے پہلے دادی حلیمہ کو روکتی حلیمہ فوراً بولی۔۔۔

بی جی آج آپ ہم دونوں کے بیچ مت آنا۔۔۔ آج مجھے اس سے بات کر لینے دے۔۔۔ بہت برداشت کر لیا اس کی حرکتوں کو۔۔۔ کہتے ہوئے آڑہ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

تو کس بات پر اتنا کڑ رہی ہے۔۔۔ کیا ہے کیا تیرے پاس۔۔۔ باپ تیرا نہیں ہے بھائی تجھ اللہ نے نہیں

دیا۔۔۔ کوئی زمین جائیداد تیرا باپ چھوڑ کر نہیں گیا۔۔۔ پھر کیا ہے جس پر تو اتنا ترار رہی ہے۔۔۔

اماں تم جو مرضی کہو مجھے اس کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔ آڑہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی۔۔۔

حلیمہ بیگم نے پھر سے ایک اور زوردار تھپڑ اسکے منہ پر دے مارا۔۔۔ بکو اس بند کر تجھے کیا لگتا ہے شان سے طلاق لینے کے بعد تجھے کوئی امیر کبیر لڑکامل جائے گا جو تجھے ماہرانی بنا کر رکھے گا نہیں بی بی ایسا نہیں ہوتا طلاق یافتہ کے لیے صرف اور صرف طلاق یافتہ کا ہی رشتہ آتا ہے وہ بھی چار بچوں کا باپ۔۔۔ اور اگر کسی غیر شادی شدہ کا رشتہ آ بھی گیا تو وہ بھی کوئی تیرے باپ کی عمر کا ہو گا۔۔۔ بے شرم لڑکی تجھے تو اس نے پھولوں کی طرح رکھا ہوا ہے۔۔۔ پوچھ ان لڑکیوں سے جنہوں نے میکے میں کبھی اٹھ کر پانی تک نہیں پیا لیکن سسرال میں کتے کی طرح کام کرنا پڑتا ہے۔۔۔ اور رات کو شوہر کے دو محبت کے بول بھی سننے کو نصیب نہیں ہوتے پھر بھی ماں باپ کی خوشی کے لیے خاموش رہتی ہیں کہ انکی وجہ سے وہ دکھی نہ ہو۔۔۔ اور اب تو میں بھی یہی چاہتی ہوں وہ تجھے چھوڑ دیں کیونکہ جو آپ کی محبت کی قدر نہ کریں اسے چھوڑ ہی دینا چاہیے۔۔۔ دل تو کرتا ہے تیرا گلابا دو۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے گلے پر اپنے ہاتھ رکھے۔۔۔

اماں چھوڑو۔۔۔ کیا کر رہی ہو مر جائے گی یہ۔۔۔ مر حلیمہ کے ہاتھ اسکی گردن سے ہٹانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

چھوڑ حلیمہ پاگل ہو گئی ہے۔۔۔ ہوش میں آ۔۔۔ دادی نے بھی ہمت کر کے اسے آڑہ سے دور کیا۔۔۔

تو بتاؤ بی جی کیا کروں۔۔۔ اس لڑکی نے تو میری زندگی حرام کر دی ہے۔۔۔ حلیمہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

تو باہر چل سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ دادی حلیمہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر لے گئی۔۔۔

اور مرحانے بے بسی سے آڑہ کو دیکھا۔۔۔



شان گھر بہت غصے میں آیا تھا لیکن وہ ابھی کسی کو کچھ بتانا نہیں چاہتا تھا اس لیے خاموشی سے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔

آسیہ یہ شان اتنے غصے میں کیوں آیا ہے۔۔۔؟؟ رافیہ بیگم نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

پتا نہیں امی۔۔۔ بھائی تو کہہ رہے تھے آج آڑہ کو لے کر آئے گے۔۔۔ پھر ایسے اکیلے کیوں آئے ہیں۔۔۔ جائے آپ پوچھے جا کر کیا ہوا۔۔۔ کیوں اس قدر غصے میں آئے ہیں میں پانی لے کر آتی ہوں۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔۔

کچھ دیر بعد رافیہ اسکے کمرے میں داخل ہوئی۔۔۔ جہاں سامنے وہ خاموشی سے آنکھیں موندیں لیٹا ہوا تھا۔۔۔

شان۔۔۔ رافیہ نے محبت سے آواز دی۔۔۔

رافیہ کی آواز پر وہ فوراً اٹھ بیٹھا۔۔۔ جی امی۔۔۔ شان کی آواز بامشکل ہی نکلی تھی۔۔۔

خیر ہے تمہاری طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔

آسیہ بھی پانی لے کر آچکی تھی بھائی کوئی تو بات ہے آپ اس قدر غصے میں کیوں آئے ہیں۔۔۔ آسیہ پانی اسے تھاماتے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ بس آفس کا کام زیادہ تھا اسلیے۔۔۔ شان خود کونا رمل کرتے ہوئے بولا۔۔۔

لیکن تم تو آڑہ کو بھی واپسی پر ساتھ لے کر آنے والے تھے کیا وہ نہیں ساتھ آئی یا تم لائے نہیں۔۔۔ رافیہ بیگم نے سوالیہ نظروں سے شان کو دیکھا۔۔۔

رافیہ کی بات پر تو شان نے گلاس زمین پر دے مارا۔۔۔ آئندہ اسکا نام کوئی نہیں لے گا اس گھر میں سنا آپ سے نے۔۔۔ نہیں آئے گی وہ یہاں۔۔۔ چھوڑ دیا ہے میں نے اسے۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔۔۔

رافیہ اور آسیہ نے آج تک اسے اتنے غصے میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔ ایسا کیا ہوا ہے جو یہ اس طرح غصہ کر رہا ہے۔۔۔ دونوں نے سوالیہ نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔

عائزہ مرحاکو لینا آیا تو گھر میں ایک عجیب سی خاموشی تھی جسے وہ سمجھ نہیں پایا تھا۔۔۔ آج پہلی بار وہ اپنے سسرال آیا تھا۔۔۔ لیکن شاید کسی کو اس کے آنے سے خوشی نہیں تھی۔۔۔ اور اس وقت یہ بات اسے بہت محسوس ہوئی تھی۔۔۔

انٹی دیر ہو رہی ہے۔۔۔ پلیز آپ مرحاکو بولا دے۔۔۔ عائزہ نے انھے خاموش دیکھ کر کہا۔۔۔

اچھا بیٹا میں بولاتی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔

عائز بیٹا خاموش کیوں ہو۔۔۔ دادی نے پوچھا۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ آئی تھینک آپ لوگ کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی
عائز نے پوچھ ہی لیا۔۔۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس آڑہ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اسلیے۔۔۔ دادی نے صفائی سے جھوٹ بولا۔۔۔
سب ٹھیک ہے نہ اگر زیادہ طبیعت خراب ہے تو میں لے چلتا ہوں۔۔۔

نہیں نہیں اب تو کافی ٹھیک ہے۔۔۔ تم فکر نہیں کرو۔۔۔ اور بیٹا برامت منانا تم آج پہلی بار ہمارے گھر آئے
ہو۔۔۔ اور ہم نے تمہاری ویسی خدمت نہیں کی جیسے کرنی چاہئے تھی۔۔۔ دادی شرمندہ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

ارے نہیں دادی آپ ایسا مت کہے۔۔۔ آپ لوگ تو بہت اچھے ہیں۔۔۔ اور میں کیوں برا مناؤں گا بھلا۔۔۔ میں
بھی تو اب آپکا ہی بیٹا ہوں اس گھر کا حصہ ہوں۔۔۔

جیتے رہو۔۔۔ بیٹا اگر مر جا کچھ کہہ دے غصہ مت کرنا۔۔۔ اسے چھوڑنا مت۔۔۔ بولتے ہوئے دادی کی آنکھیں
بھر آئی تھیں۔۔۔

دادی آپ ایسا کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔ میں اسے کیوں چھوڑو گا۔۔۔ وہ بہت اچھی ہے۔۔۔ اور میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں چاہے جو ہو جائے میں کبھی مرنا کو نہیں چھوڑو گا۔۔۔ عازن نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

اللہ تمہیں ایک دوسرے کے ساتھ خوش رکھے۔۔۔ دادی نے دل سے دعا دی۔۔۔

عازن باہر بولا رہا ہے۔۔۔ تو نے بھی اسکے ساتھ جانا ہے یا طلاق لینی ہے۔۔۔ حلیمہ اندر داخل ہوتے ہوئے سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

نہیں نہیں اماں میں جا رہی ہوں۔۔۔ بس اپنی کچھ چیزیں رہتی تھی وہ ہی اٹھا رہی تھی۔۔۔ بس میں آ رہے مل کر آ رہی ہوں۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے اس سے ملنے کی۔۔۔ دو منٹ میں باہر آ۔۔۔

جی اماں۔۔۔ مرحانے ادب سے جواب دیا۔۔۔

پورے راستے مرحانے عائرز سے کوئی بات نہیں کی۔۔ ایک دو بار عائرز نے بات کرنے کی کوشش کی پر مرحانے مختصر جواب دیا۔۔ گھر آنے پر بھی مرحا بینا کچھ کھائے خاموشی سے لیٹ گئی تھی۔۔ عائرز نے بھی اس سے وجہ نہیں پوچھی تھی اسے لگا تھا کہ شاید وہ اسکے ساتھ آنا نہیں چاہتی تھی اسلیے وہ ایسے ریکٹ کر رہی ہے۔۔

رات کو جب اسکی آنکھ کھولی۔۔ تو مرحا پر اسکی نظر پڑی۔۔ جو رات کو جس پوزیشن میں سوئی تھی ابھی بھی اسی پوزیشن میں لیٹی تھی۔۔ اسکے ساتھ ایک رات گزارنے کے بعد وہ یہ اندازہ تو لگا سکتا تھا کہ وہ ایسے نہیں سو سکتی۔۔

مرحانے۔۔؟؟ عائرز نے اسے آواز دی۔۔

جی۔۔ مرحانے بینا کروٹ بدلے اسکو جواب دیا۔۔

ادھر میری طرف دیکھو۔۔ عائرز نے لائٹ ان کرتے ہوئے اسے کہا۔۔

آپ کو کوئی کام ہے تو بتائیں مجھے نیند آرہی ہے۔۔ مرحا خود پر کمفرٹراڑتے ہوئے بولی۔۔

میں نے کہا میری طرف دیکھو۔۔ اب کی بار عائرز کی آواز میں سختی تھی۔۔

مرحاً آنکھیں صاف کرتی ہوئی خاموشی سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔۔۔

تم رور ہی ہو۔۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔ عائز نے اسکے قریب آ کر پوچھا۔۔۔

مرحاً بیٹا کچھ کہے اسکے گلے لگ کر رودی۔۔۔

مرحاً کیا ہوا۔۔۔ بتاؤ مجھے ایسے کیوں رور ہی ہو۔۔۔ عائز کی آواز میں فکر مندی واضح تھی۔۔۔

شان بھائی آڑہ کو طلاق دے رہے ہیں۔۔۔ کہتے ہوئے پھر سے رونا شروع کر دیا۔۔۔

مرحاً کی بات پر عائز کو بھی شاکڈ لگا۔۔۔ اسے ایک پل لگا تھا یہ سمجھنے میں کے دادی وہ سب کیوں کہہ رہی تھیں۔۔۔ شاید آڑہ کی عزت رکھنے کے لیے وہ اسکی طبیعت کا بہانہ بنا رہی تھیں۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا وہ نہیں دے گا اسے طلاق تم پریشان مت ہو۔۔۔ عائز نے اسے تسلی دی۔۔۔

نہیں آپ کو نہیں پتا وہ بہت غصے میں تھے۔۔۔ اور آڑہ نے تو خود ان سے طلاق کا مطالبہ کیا ہے۔۔۔

ارے میری بھولی بیگم غصہ میں کہا ہے کہ دے دو گا دی تو نہیں تھی نہ۔۔۔؟؟

نہیں طلاق نہیں دی پر وہ۔۔۔ عازن نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

وہ نہیں دے گا۔۔۔ بہت پیار کرتا ہے وہ تمہاری بہن سے۔۔۔ اتنا کہ شاید میں بھی تمہیں نہ کر پاؤں۔۔۔ اسکی آنکھوں میں میں نے اسکی محبت دیکھی ہے۔۔۔

عازن کی بات پر مرحانے نظریں جھکالی۔۔۔

یہ تمہارے گھر کا معاملہ ہے مجھے پوچھنا تو نہیں چاہیے۔۔۔ لیکن آڑہ شان سے طلاق کیوں چاہتی ہے وہ تو اتنا اچھا اور اس سے اتنی محبت کرتا ہے۔۔۔ عازن نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

اب وہ کیا بتاتی کہ آڑہ مینا کسی وجہ سے اس سے طلاق مانگ رہی ہے۔۔۔

کیا ہوا کیا تم بتانا نہیں چاہتی۔۔۔؟؟

اسکی آواز پر وہ چونکی۔۔ کوئی بات ہو تو میں آپ کو بتاؤں۔۔ مجھے خود نہیں پتا۔۔ مر حانظریں جھکا کر بولی۔۔

اچھا چلو کوئی بات نہیں۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ اور آرام سے سو جاؤ صبح آرام سے بات کریں گئے۔۔ اور
ہاں اب رونامت۔۔ عائزہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے محبت سے بولا۔۔

مر حانظریں سے لیٹ گئی۔۔

عائزہ بھی اسکے قریب لیٹ گیا۔۔ اسے اچھا لگا تھا کہ وہ اس کے گلے لگی اور اپنے دل کی بات اس سے کہی۔۔

عائزہ۔۔؟؟ مر حانظریں سے آواز دی۔۔

ہمم۔۔۔ عائزہ اسکو دیکھ کر بولا۔۔

تھنکس۔۔۔

کس لیے۔۔۔

مجھے حوصلہ دینے کے لیے۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی اسے عازن کا حوصلہ دینا اچھا لگا تھا۔۔۔

اسکی بات پر وہ مسکرا دیا۔۔۔ اور اسکو خود سے قریب کیا۔۔۔ بیوی ہو میری۔۔۔ تمہاری ہر پریشانی اب میری پریشانی ہے۔۔۔۔

عازن کا ایسے خود سے قریب کرنے پر مر حاشر ماگئی تھی۔۔۔

جس کو عازن نے بھی محسوس کیا تھا۔۔۔ کیا ہوا شرم آرہی ہوا۔۔۔ عازن اب اسکا موڈ ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔۔۔

اسکی بات پر مر حاشر نے نظریں جھکالی۔۔۔

جس پر عازن ہنس دیا۔۔۔ میڈم شاید آپ کو یاد نہیں شادی کی پہلی رات آپ اپنی دونوں ٹانگے اپنا بازو مجھ پر رکھ کر سوئی تھی۔۔۔ میں نے سوچا اس سے پہلے آپ خود آئے میں خود ہی آپ کو خود سے قریب کر لو۔۔۔

عازن کی بات مر حاشر م سے لال ہو گئی۔۔۔

اچھا چلو اب سو جاؤ۔۔۔ رات کافی ہو گئی ہے۔۔۔ کہتے ہوئے آنکھیں موند لی۔۔۔ کچھ دیر بعد مرہا بھی نیند کی وادیوں میں کھو گئی۔۔۔



دادی تہجد کے وقت اٹھی جب انھیں آڑھ کے کمرے سے رونے کی آواز آئی۔۔۔ دادی فوراً اٹھ کر اسکے کمرے میں گئی۔۔۔

آڑھ۔۔۔؟؟ دادی اسکی طرف لپکی جو گھٹنوں میں سر دیے زار و قطار رو رہی تھی۔۔۔

ارے میری بچی۔۔۔ بس کر دے ایسے نہ رو۔۔۔ دیکھ مجھے بھی تکلیف ہو رہی ہے تیرے رونے۔۔۔ آڑھ کی سرخ اور سو جھی آنکھیں دادی کو پریشان کر رہی تھی۔۔۔

دادی نے اسے گلے لگایا۔۔۔ اچھا ایک بار چپ کر۔۔۔ دادی نے اسکی آنکھیں صاف کی۔۔۔

تجھے طلاق چاہیے نہ شان سے۔۔۔ میں خود بات کرتی ہوں صبح اس سے وہ تجھے طلاق دے دیگا۔۔ میری وجہ سے شادی کی تھی نہ اور اب میں ہی تجھے اس سے طلاق لے کر دے دوگی۔۔۔ بس مجھے ایک بات کا جواب دے دیے۔۔۔

کیا کوئی ایسا انسان ہے تیری زندگی میں جسے تو شان کے بعد شادی کریں گی۔۔۔ دادی نہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

دادی کی بات پر آڑہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

تو کیوں لے رہی ہے اسے طلاق۔۔۔؟؟؟ صرف اس لیے کے تجھے اس سے نفرت ہے۔۔۔ اور وہ بھی مینا کسی وجہ کے۔۔۔ یا تجھے لگتا ہے وہ امیر نہیں ہے۔۔۔

دادی کی بات پر آڑہ نے سر جھکا لیا۔۔۔

کیا تو مجھے اس بات کی گارنٹی دے سکتی ہے کہ اگر تو اس سے طلاق لے کر کہی اچھی جگہ شادی کر لے گی یا تجھے کوئی طلاق لینے کے بعد بھی قبول کر لے گا۔۔۔ اور تو اس کے ساتھ خوش رہے گی۔۔۔؟؟؟ تو مجھے تیرے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ جواب دے ہے کوئی ایسا۔۔۔؟؟؟

نہیں دادی کوئی نہیں ایسا۔۔۔ کسی نے مجھے ایسا کچھ نہیں کہا۔۔۔ آڑہ کی رونے سے آواز اٹک رہی تھی۔۔۔

تو پھر کیوں اپنی زندگی خراب کرنے پر تلی ہے میری بچی۔۔۔ تو اپنے دل سے پوچھ یہ جو دو تین ماہ تو اسکے ساتھ گزار چکی ہے کیا کسی ایک دن بھی اس نے تجھے کوئی تکلیف دی تجھے مارا۔۔۔ تیری کوئی خواہش جو اس نے پوری نہ کی ہو۔۔۔ دیکھ وہ اتنا میر نہیں ہے کہ تیری بڑی خواہشیں پوری کر سکے لیکن تیری چھوٹی چھوٹی خواہش تو پوری کرتا ہے نہ۔۔۔ آڑہ تجھے شان جیسا اچھا لڑکا کہی نہیں ملے گا۔۔۔ وہ تجھ سے پیار کرتا ہے۔۔۔ اور وہ تیرے بغیر مر جائے گا۔۔۔ قسمت والی لڑکیاں ہوتی ہیں جنہیں اچھا شوہر ملتا ہے۔۔۔ جو اس کا خیال رکھتا ہے۔۔۔ ورنہ تو مرد عورت سے اپنا خیال رکھوانا جانتا ہے۔۔۔ اسے اسکی پرواہ بھی نہیں ہوتی کہ اس نے صبح سے کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں۔۔۔ اور تجھے پتا ہے۔۔۔ شان جیسے شوہر تو لڑکیاں دعاؤں میں مانگتی ہیں۔۔۔ اور تو تو قسمت والی ہے جو تجھے بن مانگے مل گیا۔۔۔ اگر اس نے چھوڑ دیا نہ تو تو کہی کی نہیں رہے گی۔۔۔ میرا حلیمہ کا کیا ہے کبھی بھی آنکھ بند ہو سکتی ہے۔۔۔ پھر کس کے ساتھ رہے گی۔۔۔ ایک وقت آتا ہے جب بہن بھائی بھی نہیں پوچھتے۔۔۔ دادی محبت بھرے لہجے میں بول رہی تھی۔۔۔

پر دادی میری طلاق مانگنے پر وہ فوراً دینے کیلئے تیار ہو گیا۔۔۔

تو پھر کیا کرتا وہ۔۔۔ جب تو اسکے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی تو پھر تجھے چھوڑیں گا ہی۔۔۔

اور اماں نے بھی مجھے اسکی وجہ سے اتنا مارا۔۔۔ آڑہ اب دادی کی گود میں سر رکھ کر بچوں کی طرح شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

وہ بھی شاید ابھی تک جگ رہی ہوگی۔۔۔ میں نے کل اسکی آنکھوں میں بہت دکھ دیکھا تھا وہ دکھ جو میں نے تیرے باپ کے مرنے پر دیکھا تھا۔۔۔ اس نے کل دوپہر سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔ وہ بہت پریشان رہتی ہے تیرے لیے۔۔۔ بہت دیر رتب سے یہ دعا کرتی ہے کہ تیرے دل میں شان کی محبت پیدا ہو جائے۔۔۔ تو اسکے ساتھ خوش رہے اسے سب سے زیادہ تیری فکر ہے۔۔۔

دادی کی باتوں پر آڑہ کا دل موم ہوا تھا۔۔۔ اسے اپنے کیے پر افسوس ہونے لگا تھا۔۔۔ پر ابھی تک اس نے زبان سے اس بات کا اظہار نہیں کیا۔۔۔

لیکن میری ان سب باتوں کے بعد بھی اگر تو نے فیصلہ نہیں بدلہ تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ دادی سنجیدگی سے بول کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

اس سے پہلے وہ جانتی آڑہ نے انکا ہاتھ تھام کر روکا۔۔۔

دادی میں صبح جانا چاہتی ہوں واپس۔۔ میں نہیں لوگی اس سے طلاق۔۔ مگر اماں۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتی دادی نے اسکی بات کاٹی۔۔

اسے میں سمجھا دوں گی۔۔ لیکن آڑہ اب تجھے بہت سمجھل کر چلنا ہو گا۔۔ جو غلطی تو نے کی ہے۔۔ اب دعا کر تجھے اس کی کوئی سزا نہ ملے۔۔ وہ تجھے طلاق نہ دے۔۔ بیشک وہ تجھ سے محبت کرتا ہے پر تو نے اسکے ساتھ اچھا نہیں کیا۔۔ اسلیے اب تجھے بھی اسے محبت دینی پڑے گی۔۔ اپنے دل میں اسکی محبت پیدا کر۔۔ صرف اسکی بری نہیں بلکہ اچھی چیزوں کے بارے میں بھی سوچ۔۔ اور اب سو جارات بہت ہو گئی ہے۔۔ میں بھی تہجد پڑھ لو۔۔ اسکی پیشانی پر بوسہ دے کر دادی باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔

مرحہ۔۔ عائرز فریش ہو کر باہر آیا تو وہ ابھی بھی ویسے سو رہی تھی جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا۔۔

مرحہ اسکی آواز پر ٹس سے مس نہیں ہوئی۔۔ رات دیر سے سونے کی وجہ سے وہ بھرپور نیند لے رہی تھی۔۔

مرحہ اٹھو۔۔ مجھے دیر ہو رہی ہے اور تم نے ہو اسپتال نہیں جانا۔۔ اب کی بار عائرز نے کمفر ٹرا اسکے اوپر سے کھینچا تھا۔۔

۔

افف کیا ہو گیا ہے۔۔۔ آرام سے اٹھالے۔۔۔ اس میں اتنا زور سے بولنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔ مر حانغے میں
بولی۔۔۔

کچھ دیر پہلے میں تمہیں آرام سے اٹھا کر گیا تھا۔۔۔ لیکن تم نہیں اٹھی۔۔۔ فریش ہونے کے بعد جب میں واپس آیا تب بھی آرام سے اٹھایا تھا۔۔۔ لیکن تم پھر بھی نہیں اٹھی۔۔۔ اس لیے ایسے اٹھایا ہے۔۔۔ چلو اٹھو جلدی سے۔۔۔ عائزہ بظاہر سنجیدگی سے بول رہا تھا۔۔۔

تو کیا ہوا تین دن کی دلہن ہوں۔۔۔ کچھ دن تو آرام سے اٹھو گی نہ۔۔۔

کو نسی دلہن۔۔۔؟؟ شادی والے دن بس دلہن ہوتی ہے اسکے بعد وہ عام لڑکیوں کی طرح ہی گھر کے کام کرتی ہیں۔۔۔ اور تم نے میرے ساتھ ہو سہیل نہیں جانا۔۔۔؟؟

نہیں میں ابھی کچھ دن تک نہیں جاؤنگی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے مت جاؤ پراٹھو اور میرے لیے جلدی سے ناشتہ بنا دو۔۔۔ عائزہ وارڈروب سے شرٹ نکالتے ہوئے بولا۔۔۔

عائزہ کی بات پر تو مرحاکہ آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔۔۔ مجھے ناشتہ نہیں بنانا آتا۔۔۔

عائز نے اسے گھورا۔۔۔ تمہیں کچھ آتا بھی ہے۔۔۔ سوتی تم ٹھیک سے نہیں ہو لیپ سٹک تمہیں لگانی نہیں آتی۔۔۔ اور آج ایک اور انکشاف کے تمہیں ناشتہ نہیں بنانا آتا۔۔۔ تم لسٹ بنا دو کے تمہیں کیا کچھ نہیں آتا۔۔۔ عائز ناگواری سے بولا۔۔۔

مجھے گھر کا کوئی کام نہیں آتا۔۔۔ مرچا چہرے پر معصومیت سجائے بول رہی تھی۔۔۔

سچ میں تمہیں کوئی کام نہیں آتا۔۔۔؟؟ عائز نے سوالیہ نظروں سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

مرحانے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

چلو کوئی بات نہیں۔۔۔ عائز اسکے بالوں کو ماتھے سے ہٹاتا ہوا محبت سے بولا۔۔۔

مرحاسکی بات پر مسکرا دی۔۔۔ اسے اچھا لگا تھا کہ عائز نے اسے کچھ نہیں کہا۔۔۔

اب میں سو جاؤں۔۔۔؟؟

بلکل نہیں۔۔۔ اگر کچھ نہیں آتا تو سیکھو۔۔۔ ناشتہ بنانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔۔۔ سیکھو گی تو کچھ آئے گا۔۔۔ میں باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں جلدی سے فریش ہو کر کچن میں چلی جاؤ۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے چلا گیا۔۔۔

کس قدر تیز ہے یہ انسان۔۔۔ مینا کہی کا۔۔۔ پہلے کہتے کوئی بات نہیں پھر ایک دم اپنی ہی بات سے بدل گئے۔۔۔ مر حاپیر پٹج کرواش روم میں گھس گئی۔۔۔

آرہ اپنا سامان اٹھا کر کمرے سے باہر نکلی تو حلیمہ بیگم نے حیرانگی سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔

اب کہا جا رہی ہے منہ کالا کرنے۔۔۔ حلیمہ بیگم سپاٹ لہجے میں بولی۔۔۔

اپنے گھر۔۔۔

کونسا گھر۔۔۔؟؟ جس میں کل تو نے جانے سے انکار دیا تھا۔۔۔ اور جس کے کس وجہ سے اپنا گھر تو کہہ رہی ہے اسکے ساتھ تو تو رہنا نہیں چاہتی۔۔۔ حلیمہ بیگم ایک ایک لفظ چبا چبا کر بول رہی تھی۔۔۔

اماں غلطی ہو گئی تھی۔۔۔ جو کچھ کل میں نے کہا۔۔۔ آڑہ دکھ سے بولی۔۔۔

غلطی نہیں گناہ کہہ۔۔۔ اور تجھے کیا لگتا ہے وہ تجھے رکھے گا۔۔۔

اس سے پہلے وہ کوئی جواب دیتی دادی فوراً بولی۔۔۔ حلیمہ وہ رکھے گا۔۔۔ پیار کرتا ہے اس سے۔۔۔ دادی نے یقین دہانی کرائی۔۔۔

بی جی کیا ہو گیا ہے آپ کو۔۔۔ جس طرح کل اس نے اسکی تذلیل کی ہے۔۔۔ کیا اب شان کے دل میں اسکے لیے پیار ہو گا۔۔۔ آپ نے دیکھا تھا کیا سلوک کیا تھا اس نے۔۔۔ میرا آپکا بھی خیال نہیں کیا۔۔۔ اتنا سب کچھ ہونے کے بعد بھی آپ یہ کہہ رہی ہیں۔۔۔ اور ایک رات میں ہی اسے اپنی غلطی کا احساس بھی ہو گیا۔۔۔ اب اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ یہ آئندہ ایسا کچھ نہیں کریں گی۔۔۔

حلیمہ غلطی کا احساس ہونے میں ایک پل لگتا ہے۔۔۔ اور تجھے تو خوشی ہونی چاہئے کہ اسے جلد ہی اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔۔۔ اور مجھے یقین ہے یہ اب دوبارہ ایسی غلطی کبھی نہیں کریں گی۔۔۔ جذباتی ہے۔۔۔ اور کل سب کچھ اس نے جذبات میں آکر کہا تھا۔۔۔ دادی آڑہ کا بھرپور دفاع کر رہی تھی۔۔۔

دادی کی بات پر حلیمہ خاموش ہو گئی۔۔۔

آرہ دروازے کے پاس پہنچی۔۔۔ تو حلیمہ بیگم نے اسے آواز دی۔۔۔

سوچ سمجھ کر اس گھر سے قدم رکھنا۔۔۔ اب دوبارہ تو اس گھر میں شان کے ساتھ عزت سے آئے گی۔۔۔ اور اسے کے بغیر تیرے لیے اس گھر کے دروازیں بند ہیں۔۔۔

آرہ نے مڑ کر حلیمہ کی طرف دیکھا۔۔۔ اور آنکھیں رگڑتی گھر سے نکل گئی۔۔۔

آرہ کے جاتے ہی دادی حلیمہ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

تو پریشان مت ہو۔۔۔ میں نے رات اسے سمجھایا تھا اسی لیے جارہی ہے۔۔۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے۔۔۔ بچی نہیں ہے سمجھتی ہے کہ شان کے بغیر اب اسکی کوئی زندگی نہیں ہے۔۔۔

لیکن بی جی مجھے نہیں لگتا یہ اس کے ساتھ خوش رہے گی۔۔۔

ارے یہ اپنی مرضی سے گئی ہے۔۔۔ اب نہیں آئے گی۔۔۔ تو بس اللہ پر یقین رکھ۔۔۔ دادی نے تسلی دی۔۔۔

اللہ کریں بی جی ایسا ہی ہو۔۔۔ مجھے تو ان بیٹیوں نے وقت سے پہلے ہی بوڑھا کر دیا۔۔۔ حلیمہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔۔۔

اللہ بہتر کریں گا۔۔۔ چل جا میرا اور اپنا ناشتہ بنا کر لا آج دونوں ساس بہو ایک ساتھ ناشتہ کریں گی۔۔۔

بی جی۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔



کیا پائے پکار ہی ہو جو اتنی دیر لگ رہی ہے۔۔۔ عازنہ کچن میں آتے ہی اسے بولا جو ناشتہ بنانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔۔

بنالیا ہے بس لا رہی تھی۔۔۔ مرحانے ناگواری سے جواب دیا۔۔۔

انف یہ تم نے پراٹھا بنایا ہے اس کی حالت دیکھی ہے۔۔۔ یہ میں کھاؤ گا۔۔۔ عازنہ پراٹھا ہاتھ میں لیے اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔ جو کسی اور ہی دنیا کا نقشہ پیش کر رہا تھا۔۔۔

جی بلکل آپ ہی نے ہی کہا تھا کہ سیکھو گی تو ہی آئے گا اب سیکھ رہی ہوں۔۔۔ اسلیے آپ کو یہی کھانا پڑے گا۔۔۔

یار بہت ہی پھوڑ لڑکی ہو تم۔۔۔ عازن کندھے اچکا کر بولا۔۔۔

آپکا مسئلہ کیا ہے۔۔۔ پہلے کہتے ہیں کہ میں سیکھوں اور جب میں سیکھتی ہوں تو آپ مجھے پھوڑ کہنے لگ جاتے ہیں۔۔۔ مر حادانت پیس کر بولی۔۔۔

عازن کو اسکی معصومیت پر پیار آیا تھا۔۔۔ اس نے مر حاکا ہاتھ تھام کر خود سے قریب کیا۔۔۔

عازن کے اتنے قریب آنے پر اسکے کلون کی خوشبو مر حاکا کی سانسوں کو چھور ہی تھی۔۔۔

غصہ آرہا ہے مجھ پر۔۔۔؟؟ عازن اسکے بالوں میں انگلیاں پھرتے ہوئے بولا۔۔۔

تو کیا نہیں آنا چاہئے۔۔۔ مر حانے آبرو اچکا کر پوچھا۔۔۔

مر حایہ جو مرد ہوتا ہے نہ اسے لڑکی کی خوبصورتی ایک وقت تک اچھی لگتی ہے۔۔۔ لیکن اسکا خیال رکھنا ہمیشہ اچھا لگتا ہے۔۔۔ تم سے پہلے بھی میں ناشتہ کر کے جاتا تھا۔۔۔ لیکن شادی کے بعد میرا دل کرتا ہے تم مجھے اپنے ہاتھوں

سے ناشتہ بنا کر دو میرا ہر کام خود کرو۔۔۔ لیکن اگر تمہیں یہ سب اچھا نہیں لگتا تو کوئی بات نہیں۔۔۔ آخری بات عائز نے اسکی پیشانی پر بوسہ دے کر کہی۔۔۔

عائز کی حرکت پر مر حاشرم سے لال ہو گئی۔۔۔

یار تم تو ابھی سے شرمائی ابھی تو کچھ کیا ہی نہیں۔۔۔ عائز معنی خیز نظروں سے دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

اب آپ کو دیر نہیں ہو رہی مر حاشم کے حصار سے نکلتے ہوئے بولی۔۔۔

ہاں ہو تو رہی ہے۔۔۔ پر اب کیا کیا جائے جب اتنی پیاری بیوی ہو تو دل کہا کرتا ہے شوہر کا کہی جانے کو عائز ہنس دبا کر کہہ رہا تھا۔۔۔

آپ مذاق کر رہے ہیں نہ۔۔۔ مر حاشم کو اسکی بات پر یقین نہیں آیا وہ اور اسکی تعریف ناممکن۔۔۔

تمہیں کیسے پتا چلا۔۔۔ عائز اب باقاعدہ ہنس رہا تھا۔۔۔

کیونکہ مجھے امید ہے آپ میری تعریف کبھی نہیں کر سکتے۔۔۔ مر حاشم گورتے ہوئے بولی۔۔۔

اور میں تمہاری امید پورا اترنے کی پوری کوشش کرونگا۔۔۔ کہتے ہوئے کچن سے چلا گیا۔۔۔

اور میں بھی آپ کو ایسے پرائیٹے کھلاؤنگی۔۔۔ مرحا بڑ بڑائی۔۔۔

کچھ دیر بعد مر حانے ٹیبل پر ناشتہ لگایا۔۔۔

عائز بیٹا یہ تو غلط بات ہے۔۔ میری بہو کو ابھی اس گھر میں آئے دن ہی کیا ہوئے ہیں۔۔ اور تم نے آتے ہی اسے کچن میں بھیج دیا۔۔ رحمن صاحب عائز کو دیکھتے ہوئے بولے۔۔

بابا کچھ دن بعد بھی تو کرنا ہے تو آج کیوں نہیں ویسے بھی اب یہ اس کا گھر ہے۔۔ اور یہی سمجھالے گی۔۔ کیوں مر حاسہی کہہ رہا ہوں نہ۔۔ آخری بات عائز نے مر حاکو متوجہ کرتے ہوئے کہی۔۔

جی انکل عائز ٹھیک کہہ رہے ہیں۔۔ اب یہ میرا ہی تو گھر ہے۔۔

بیٹا عائز اور ر مشا کی طرح تم بھی مجھے بابا کہہ سکتی ہو۔۔ رحمن صاحب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔

جی بابا۔۔

شباباش۔۔

بابا آپ نے ناشتہ نہیں کرنا۔۔۔ رحمن صاحب کو اٹھتا دیکھ کر مرحانے پوچھا۔۔۔

نہیں بیٹا میں صبح بہت جلدی کر لیتا ہوں۔۔۔ پہلے رمشا اور میں ایک ساتھ کرتے تھے کیونکہ عائر تھوڑا لیٹ ہوتا ہے۔۔۔ پر اب میں اکیلا۔۔۔

بابا کل سے مرحان جلدی اٹھ جائے گی۔۔۔ اور آپ دونوں مل کر ناشتہ کیا کرنا۔۔۔ ٹھیک ہے نہ مرحان۔۔۔ عائر اسکی طرف دیکھ کر بولا جو بڑے غور سے اسکی بات کو سن رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے وہ کچھ کہتی رحمن صاحب فوراً بولے۔۔۔

نہیں نہیں۔۔۔ مرحان بیٹا تم آرام سے اٹھو۔۔۔ اسکی باتوں میں مت آؤ۔۔۔ اور اب تم دونوں مل کر ناشتہ کرو۔۔۔ مجھے کچھ کام ہے اسلیے میں چلتا ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے چل دیے۔۔۔

انکے جاتے ہی عائر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

آپ کہا جا رہے ہیں۔۔۔؟؟ مرحانے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

ہو سہیل۔۔۔ ناشتہ دیکھ کر ہی پیٹ بھر گیا۔۔۔ شام کو تیار رہنا می کی طرف چلے گئے۔۔۔

اسکے جاتے ہی مر حاکم مسکرا دی۔۔۔ اسکا می کے گھر جانے کا کہنا مر حاکم کو اچھا لگا تھا۔۔۔

آرہ گھر میں داخل ہوئی تو مکمل خاموشی تھی۔۔۔ کوئی بھی اسے نظر نہیں آیا تھا۔۔۔ اپنا بیگ اٹھا کر کمرے کی طرف بڑھی ہی تھی کہ پیچھے سے رافیہ بیگم کی آواز آئی۔۔۔

تم صبح صبح کیسے آگئی۔۔۔ رافیہ نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔۔

وہ میں نے شان سے کہا تھا کہ مجھے اسکے ساتھ کل نہیں جانا۔۔۔ تو وہ غصے میں مجھے چھوڑ آیا اسلیے آج صبح صبح ہی آگئی۔۔۔ آرہ اپنا انداز نارمل رکھتے ہوئے صفائی سے جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

تو تمہیں کل اسکے ساتھ ہی آنا چاہیے تھا۔۔۔ اچھی بیوی جب شوہر لینے آئے دوسری بات نہیں کرتی بلکہ فوراً اسکے ساتھ چل پڑتی ہے۔۔۔ میں نے اپنے بیٹے کو کبھی اتنا غصے میں نہیں دیکھا جتنا وہ کل تھا۔۔۔ آرہ تمہاری وجہ سے

اگر میرے بیٹے نے اپنے ساتھ کچھ غلط کیا تو یاد رکھنا کہ تمہارے ساتھ بھی کچھ اچھا نہیں ہوگا۔۔۔ رافیہ بیگم دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔۔۔

آرہ بیٹا کوئی جواب دیے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔۔۔

پتا نہیں کیسی لڑکی ہے جسے اتنے اچھے شوہر کا بھی خیال نہیں ہے یہ ساری ڈھیل شان کی دی ہوئی ہے۔۔۔ رافیہ بیگم آرہ کے جاتے ہی خود کلامی کرنے لگی۔۔۔

آرہ کمرے میں آئی تو سامنے شان کھڑا کلائی میں گھڑی باندھ رہا تھا۔۔۔ جیسے ہی آرہ پر اسکی نظر گئی۔۔۔ غصے سے اسکی آنکھیں سرخ ہو گئی۔۔۔ فوراً اسکے قریب آیا۔۔۔

کیا لینے آئی ہو۔۔۔ شان دھاڑا۔۔۔

اپنے گھر آئی ہوں۔۔۔ آرہ کی آواز بامشکل ہی نکلی تھی۔۔۔ آج پہلی بار اسے شان سے ڈر لگا تھا۔۔۔

کونسا گھر۔۔۔ تم تو اس گھر میں آنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ یہ چھوٹا گھر ہے نہ۔۔۔ تمہارے معیار کا نہیں ہے۔۔۔ پھر کیوں آئی ہو۔۔۔ شان اسکو بازو سے جھنجھوڑتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔۔۔

شان مجھ سے غلطی ہو گئی۔۔۔

کیسی غلطی۔۔۔ تم نے ٹھیک کیا مجھ سے طلاق مانگ کر۔۔۔ مجھے میری اوقات یاد دلائی۔۔۔ تم نے تو بتایا مجھے کہ شان تمہاری محبت میری جوتی کی نوک پر۔۔۔ مجھے تمہاری یا تمہاری محبت کی کیا پرواہ۔۔۔ تم تو ایک بیوقوف انسان ہو۔۔۔ جو مجھ سے محبت کر بیٹھے۔۔۔ شان کے انداز میں انتہا کی سختی تھی۔۔۔

شان ایسا مت کہو۔۔۔ آؤرہ کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔۔

کیوں نہ کہو۔۔۔ ابھی تو میں نے کچھ کہا ہی نہیں۔۔۔ ابھی تو میں نے تمہارے پسند کے الفاظ بھی بولنے ہیں۔۔۔ وہ تو کل تائی نے روک لیا ورنہ یہ قصہ کل ہی ختم ہو جاتا۔۔۔ مجھے اب خود پر غصہ آتا ہے کہ میں نے تم جیسی لڑکی سے محبت کی۔۔۔

شان مجھے معاف کر دو۔۔۔ آؤرہ بے بسی سے بولی۔۔۔

آرہ کی بات پر شان پاگلوں کی طرح ہنسنے لگا۔۔۔ آرہ بی بی تم نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے میں کوئی کھلونا ہوں جس کے ساتھ جب تم دل چاہو گی کھلتی رہو گی۔۔۔ اور جب دل بھر جائے تو اٹھا کر پھینک دو گی۔۔۔ لیکن میں تمہارا کھلونا نہیں ہوں۔۔۔ آرہ میڈم میں ایک جیتا جاگتا انسان ہوں۔۔۔ اور میرے بھی احساسات ہیں۔۔۔ لیکن تم شاید یہ کبھی نہیں سمجھو گی۔۔۔ میں آج طلاق کے پیپر ز بنوا لوں گا۔۔۔ اور دو دن تک وہ تیار ہو جائے گئے۔۔۔ کہتے ہوئے کمرے سے جانے لگا۔۔۔

اس سے پہلے وہ جاتا۔۔۔ آرہ نے اسکا ہاتھ پکڑا۔۔۔

پلیز شان مجھے طلاق مت دو میں تمہارے ساتھ رہنا چاہتی ہوں۔۔۔ آرہ رو دی تھی۔۔۔

میرا تو اس رات کو آگ لگنے کو دل کر رہا جب میں تمہارے قریب آیا تھا۔۔۔ اور رہی بات طلاق کی تو اب بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔ اب میں تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتا۔۔۔ اپنی مکمل کرتے ہی وہ کمرے سے چلا گیا۔۔۔

اور

السلام علیکم دادی کیسی ہیں آپ۔۔۔

میں ٹھیک میری بچی تو سنا کیسی ہے۔۔۔ دل لگا تیرا۔۔۔ فون کی دوسری سائیڈ پر دادی نے محبت سے پوچھا۔۔۔

جی دادی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ اور یہاں سب بہت اچھے ہیں۔۔۔

اور عائزہ۔۔۔ وہ تو ٹھیک ہے نہ تیرے ساتھ۔۔۔

جی وہ بھی ٹھیک ہیں میرے ساتھ۔۔۔ اصل میں ہم شام کو آرہے ہیں تو سوچا آپ کو فون پر اطلاع دے

دوں۔۔۔

چل یہ تو اچھا کیا حلیمہ سے کہتی ہوں رات کا کھانا بنالے۔۔۔

بلکل ضرور بنا لیجئے گا۔۔۔ مر جا جانتی تھی اگر وہ وہاں کھانا نہیں کھایے گئے تو واپس آکر اسے خود بنانا پڑے گا۔۔۔

کیا ہوا کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔ جب کچھ دیر اسکی آواز نہیں آئی تو دادی نے پوچھا۔۔۔

دادی کی آواز پر وہ چونکی۔۔۔ وہ دادی آ رہے کیسی ہے۔۔۔ اس نے اپنا فیصلہ بدلہ یا نہیں۔۔۔

ہاں ہاں اسنے اپنا فیصلہ بھی بدل لیا ہے اور واپس بھی چلی گئی ہے۔۔۔ دادی مسکراتے ہوئے بتا رہی تھیں۔۔۔

آپ سچ کہہ رہی ہیں وہ واقعی چلی گئی۔۔۔؟؟؟ مرحانے بے یقینی سے پوچھا۔۔۔

تو اور کیا میں تجھ سے بھلا کیوں جھوٹ بولنے لگی۔۔۔ ویسے ابھی تو کل ہی یہاں سے گئی ہے۔۔۔ آج پھر کیوں آرہی ہے۔۔۔ دو دن مجھے اور حلیمہ کو بھی سکون سے رہنے دے۔۔۔

دادی میں نہیں آرہی تھی عائر نے کہا تھا۔۔۔

اچھا پھر ٹھیک ہے۔۔۔ ماشاء اللہ بہت ہی فرما بردار بچہ ہے۔۔۔ دادی دل سے اسکی تعریف کر رہی تھی۔۔۔

دادی کبھی میری بھی تعریف کر دیا کریں۔۔۔ میں بھی آپ کی کچھ لگتی ہوں۔۔۔

تیری کیا تعریف کروں۔۔۔ ایک نمبر کی نکمی ہے۔۔۔ وہ تو تیری قسمت اچھی ہے جو اتنے بڑے گھر میں شادی ہوگئی۔۔۔ ورنہ تو پتا نہیں کیا بنتا تیرا۔۔۔ یہاں تو نو کر ہے تو تجھے کچھ نہیں کرنا پڑتا ہوگا۔۔۔

دادی یہ آپ سے کس نے کہہ دیا۔۔ ابھی چار دن ہوئے ہیں میری شادی کو اور صبح کچن میں ناشتہ بنانے بھیج دیا۔۔ وہ کہتے ہیں سارا کام میرا تم کیا کرو۔۔ تو کیا فائدہ نو کرو گا۔۔ مر حابظا ہر خفگی سے بولی۔۔

تو ٹھیک کہتا ہے۔۔ تو بیوی ہے تیرا حق ہے اس کا سارا کام کرنا۔۔ جو بیوی اپنے شوہر کا کام خود کرتی ہے اس سے اللہ بھی خوش ہوتا ہے اور شوہر کے دل میں بیوی کے لیے محبت بھی پیدا ہوتی ہے۔۔

اچھا جب میں انکی کوئی بات کروں تو بڑے اچھے طریقے سے سمجھانے لگ جاتی ہیں۔۔ اور میری بار کوئی تعریف نہیں کرتی۔۔

اب میں نے نہیں بلکہ عازن نے تیری تعریف کرنی ہے۔۔ چل اب اٹھ اور اسکے آنے سے پہلے اچھا تیار ہو۔۔

لیکن دادی۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی دادی نے اسکی بات کاٹی۔۔

جو کہہ رہی ہو وہ کرو نہ عازن کو فون کر کے کہہ دو گی کہ صرف تو ملنے آ جا مر حاکو رہنے دے۔۔ کہتے ہوئے فون کاٹ دیا۔۔

اور دادی کی بات پر مر حافون کو گھور کر رہ گئی۔۔

شام کو عازن گھر آیا تو مر حادادی کے کہنے پر اسکے لیے تیار ہوئی تھی۔۔۔

عازن نے اوپر سے نیچے تک اسے غور سے دیکھا۔۔۔ وہ بلیک ڈریس میں اسے ہمیشہ ہی بہت پیاری لگتی تھی اور آج بھی وہ بہت پیاری لگ رہی تھی کھولے بال گلے میں دوپٹہ ہلکی لیپ سٹک جو آج بہت ہی پرفیکٹ انداز میں لگائی گئی تھی۔۔۔ عازن کو تو اسے دیکھ کر اپنی دھڑکن روکتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ آج وہ اسکی محرم بن کر اس کے لیے تیار ہوئی تھی۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔؟؟ عازن کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہوئے مرحانے پوچھا۔۔۔

میں یہ سوچ رہا ہوں۔۔۔ تم اتنا تیار کیوں ہوئی ہو۔۔۔ کہی جا رہی ہو کیا۔۔۔ عازن اسے تنگ کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

عائز کے سوال پر تو مر حاکڑ کر رہ گئی۔۔۔ آپ نے مجھے کہا تھا کہ شام کو تیار رہنا امی کی طرف جانا ہے اور اب مجھ سے پوچھ رہے ہیں کہ کیوں تیار ہوئی ہو۔۔۔ مر حاسے نہیں بتانا چاہتی تھی کہ وہ اسکے لیے تیار ہوئی ہے۔۔۔ گھر کا تو صرف بہانہ ہے۔۔۔

اچھا میں نے ایسا کچھ کہا تھا کیا۔۔۔ عائز سوچتے ہوئے بولا۔۔۔

تو کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں۔۔۔

میں نے ایسا تو نہیں کہا۔۔۔ اچھا جاؤ ایک گلاس پانی تو پلا دو یاد آج تو بہت تھک گیا ہوں۔۔۔ عائز نے صوفے پر ٹیک لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

مر حاسے گھورتے ہوئے پانی لینے چلی گئی۔۔۔

کچھ دیر بعد مر حانے اسے پانی کا گلاس تھمایا۔۔۔ جو وہ ایک ہی سانس میں پی گیا۔۔۔ اور گلاس واپس اسے پکڑ آیا۔۔۔

تھنکس۔۔۔

چلے اب۔۔؟؟ مر جانے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔

فلحال تو میرے سر میں شدید درد ہے۔۔ پہلے ایک کپ چائے بنا دو پلیز۔۔ عائنہ چہرے پر معصومیت سجائیں بول رہا تھا۔۔

مر حا کو اس وقت شدت سے حلیمہ بیگم یاد آئی تھی وہ بھی تو ہو اسپتال سے آتے ہی ایسے ہی فرمائش کیا کرتی تھی اور آج جب اسکا شوہر کر رہا ہے تو اسے غصہ آ رہا تھا۔۔

کیا ہو اچائے بھی بنانی نہیں آتی۔۔؟؟

آتی ہے۔۔۔ لار ہی ہوں۔۔۔ دانت پیستے ہوئے دوبارہ کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔

اسکے جاتے ہی عائنہ ہنسنے لگا۔۔۔ مر حا کو تنگ کرنے میں اسے بہت مزہ آتا تھا۔۔

مر حا چائے بنا کر لائی اور پٹخنے والے انداز میں عائنہ کے قریب رکھی۔۔

آرام سے یار۔۔۔ غصہ کیوں آرہا ہے۔۔۔ عائرز محبت سے بولا۔۔۔

جلدی چائے پیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔ مر حاکم پر دونوں ہاتھ ٹیکائے اسکے سامنے کھڑی کہہ رہی تھی۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے چلتے ہیں پر دیکھو یہ ڈریس کتنا خراب ہو گیا ہے میرا۔۔۔ اور اب سسرال جانا ہے ایسے تو نہیں جا سکتا۔۔۔

تو پھر۔۔۔

تو پھر یہ کے میرا اچھا سہ کوئی ڈریس نکال دو اور اسے پر لیس کرو۔۔۔ پھر میں دس منٹ میں تیار ہو کر تمہارے ساتھ چلاتا ہوں۔۔۔ عائرز جتنے نارمل انداز میں کہہ رہا تھا مر حاکم اس پر اتنا ہی غصہ آرہا تھا۔۔۔

مجھے کہی نہیں جانا۔۔۔ مر حاکم لہجے میں کہتے ہوئے اسکے برابر میں بیٹھ گئی۔۔۔

چلو مرضی ہے تمہاری۔۔۔ عائرز ہنسی دبا کر بولا۔۔۔

مر حاکم خاموشی سے منہ پھلا کر بیٹھی تھی۔۔۔

کچھ دیر تک جب مر حاکو لگا کے عائز کو اسکی ناراضگی کی کوئی پرواہ نہیں ہے تو اٹھ کر چل دی۔۔۔

کہا جا رہی ہو۔۔۔ عائز نے پیچھے سے اسے آواز دی۔۔۔

جہنم میں۔۔۔ مر حانے بیٹا مڑے ناگواری سے جواب دیا۔۔۔

اس کا مطلب تم شادی سے پہلے جہنم میں رہتی تھی۔۔۔ عائز اسکے قریب آتے ہوئے بولا۔۔۔

مر حانے میں مڑی ہی تھی کہ ایک دم اسکے سینے سے ٹکرائی۔۔۔ پھر فوراً سے پیچھے ہٹی۔۔۔

مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔

عائز اسے خود سے قریب کیا۔۔۔ اور اسکا دوپٹہ گلے سے نکلا۔۔۔

عائز کی حرکت پر مر حادڑ سی گئی۔۔۔ لیکن اسکی اگلی حرکت پر مر حانے نے ان رہ گئی۔۔۔ وہ اسکا دوپٹہ اسکے سر پر پھیلا

رہا تھا۔۔۔

سر پر دوپٹہ زیادہ اچھا لگتا ہے۔۔۔ گلے میں نہیں۔۔۔ چلو اب چلتے ہیں۔۔۔ کہتے ہوئے اسکا ہاتھ تھم کر باہر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

آرہ واش روم سے باہر آئی تو سامنے شان کا آفس بیگ پڑا تھا جس کا صاف مطلب تھا کہ وہ اسکی غیر موجودگی میں کمرے میں آیا تھا۔۔۔ لیکن شاید وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا۔۔۔ گھر میں کوئی نہیں تھا دوپہر میں ہی آسیہ اور چچی شان کے ماموں کی طرف گئے تھے اور اس سے کھانے کا پوچھنے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔ آرہ کمرے سے باہر نکلی تو وہ سامنے بڑے آرام سے بیٹھ کر فون یوز کر رہا تھا۔۔۔ جیسے اسکے علاوہ گھر میں کوئی موجود ہی نہ ہو۔۔۔ اسے شان کے قریب جانے سے ڈر لگ رہا تھا صبح جس طرح شان نے اس سے بات کی تھی۔۔۔ تب سے وہ سہم گئی تھی۔۔۔

شان پانی لاؤ۔۔ آڑہ پہلی بار اس سے ہچکچاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔۔

شان نے اسکی بات کوئی جواب نہیں دیا۔۔ بظاہر ایسا لگ رہا تھا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نا ہو۔۔

شان میں نے کھانا بنایا ہے وہ بھی تمہاری پسند کا۔۔

چلی جاؤ یہاں سے۔۔ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔ شان سپاٹ لہجے میں بولا۔۔

شان دیکھو تم مجھ سے ناراض ہو۔۔۔ لیکن کھانے سے کیا ناراضگی۔۔۔ آڑہ خود کو نارمل کرتے ہوئے بولی۔۔۔

شان فون سائیڈ پر رکھ کر کھڑا ہوا۔۔۔ تمہیں کس نے کہا ہے آڑہ میڈم میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔ تم تو اس قابل بھی نہیں ہو کے میں تم سے ناراض ہوں۔۔۔ اور یہ تو سوچنا بھی مت کے تمہارے ہاتھ کا بنا ہوا میں کچھ کھاؤ گا۔۔۔

شان تم ایسا کیوں رہے ہو۔۔۔ میں تم سے معافی مانگ تو چکی ہوں۔۔۔ آڑہ دکھ سے بولی۔۔۔

معاف تو میں تمہیں کبھی نہیں کرونگا۔۔۔ اور کل اپنا سامان پیک کر لینا۔۔۔ جیسے اکیلی آئی تھی ویسے ہی چلی جانا۔۔۔ طلاق نامہ تمہارے گھر پہنچ جائے گا۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے قریب سے گزرا۔۔۔

شان دیکھو مجھے تم سے طلاق نہیں چاہیے۔۔۔ کیوں اب تم میرے ساتھ ایسا کر رہے ہو۔۔۔ آڑہ کی آنکھیں بھیک گئی تھیں۔۔۔

اور شان اسکی بات پر طنزیہ مسکرا دیا۔۔۔

تم بھی عجیب ہو آ رہے جب چھوڑنا نہیں چاہتا تھا تب تم میرے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تھی۔۔ اور آج جب میں رکھنا نہیں چاہتا تو تم مجھے چھوڑنا نہیں چاہتی۔۔ اور میں تمہارے ساتھ کچھ بھی نہیں کر رہا جو کچھ کیا ہے تم نے خود اپنے ساتھ کیا ہے۔۔ میں تو اب وہی کر رہا ہوں جو تم مجھ سے چاہتی تھی۔۔

شان۔۔ اس سے پہلے وہ کچھ کہتی شان نے اسکی بات کاٹی۔۔

آ رہے اب کہنے کو کچھ نہیں بچا۔۔ تم نے اپنے ہاتھوں سے سب ختم کر دیا۔۔

لیکن تم۔۔ آ رہے کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ جا چکا تھا۔۔



رات مر حاور عائر حلیمہ کے گھر سے بہت دیر سے آئے تھے۔۔ عائر کو وہاں دادی سے باتیں کرنا اتنا اچھا لگ رہا تھا کہ مجبوراً مر حانے اسے واپس جانے کا خود کہا کہ بابا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔ بابا کے نام پر وہ اٹھا تھا۔۔

کیا ہوا تمہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا مجھ سے دادی کا پیار کرنا۔۔ عائر سے دیکھتے ہوئے بولا۔۔ جو سائیڈ ٹیبل پر اپنی چوڑیاں اتار کر رکھ رہی تھی۔۔

ایسی بات نہیں تھی کافی دیر ہو گئی تھی۔۔۔ میں نے سوچا بابا انتظار کر رہے ہوں گے اس لیے میں نے آپ سے کہا تھا۔۔۔ اگر آپ کا دل کر رہا ہے تو آپ کل پھر مل آئیے گا۔۔۔ مرحانے ناگواری سے جواب دیا۔۔۔

ویسے آئیڈیا برا نہیں ہے۔۔۔ لیکن کیا کروں ہو اسپتال سے واپسی پر بہت تھک جاتا ہوں۔۔۔ اور تمہارے حصے کی بھی آج کل ڈیوٹی مجھے دینی پڑتی ہے۔۔۔ ویسے تم کب سے سٹارٹ کر رہی ہو۔۔۔

ابھی فعال نہیں۔۔۔ لیکن نیکسٹ ویک سے انشا اللہ۔۔۔

گڈ۔۔۔ مرحانے ایک بات پوچھو۔۔۔ عائزہ سنجیدگی سے بولا۔۔۔

ہمم۔۔۔

تم میری بات کا غلط مطلب تو نہیں لو گی۔۔۔

آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں۔۔۔ اب کی بار مرحانے کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

کیا تم واقعی مجھ سے نہیں بلکہ ابرار سے شادی کرنا چاہتی تھی کہی تم ابرار کو۔۔۔ عائز نے بات ادھوری چھوڑ دی۔۔۔ اسے خود بھی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس نے یہ بات مرہا سے کیوں پوچھی۔۔۔ پر ایک وہم تھا جو اس کے دل سے نہیں نکل رہا تھا اسلیے آج اس نے ہمت کی اور اس سے پوچھ ہی لیا۔۔۔

عائز کی بات پر تو مرہا کو شک ڈل گیا۔۔۔ اسے امید نہیں تھی کہ عائز اس قدر تنگ ذہین کا مالک ہو سکتا ہے۔۔۔ اسے ایک پل نہیں لگا تھا یہ سمجھنے میں کہ شادی کی پہلی رات سے اب تک وہ اسکے قریب کیوں نہیں آیا۔۔۔

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ میرے لیے ایسا سوچ رہے تھے۔۔۔ اور میں پاگل یہ سمجھتی رہی کہ آپ کی نیچر ایسی ہے۔۔۔ لیکن آپ تو مجھ پر شک کر رہے تھے تبھی شادی کی پہلی رات آپ نے مجھ دیکھا تک نہیں۔۔۔ عائز میں نے سب کچھ بھول کر آپ کے ساتھ زندگی کا آغاز کیا تھا۔۔۔ میرے تو زہن میں بھی نہیں تھا کہ آپ ڈاکٹر ابرار کو لے کر اس قدر سنجیدہ ہیں۔۔۔ مرہا کی کے آنسو سے گال بھیگ گئے تھے۔۔۔

مرہا تم میری بات کا غلط مطلب لے رہی ہوں۔۔۔ میرا مقصد تمہیں ہارٹ کرنا نہیں تھا۔۔۔ اور میں تم پر شک نہیں کر رہا میں نے تم بس۔۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا مرہا نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

تو عائز اس بات کا کیا مقصد تھا۔۔۔ میں نے تو آپ سے نہیں پوچھا کہ آپ کی سحر سے دوستی تھی تو کیا آپ اسے پسند کرتے تھے۔۔۔ کیونکہ مجھے آپ پر یقین ہے۔۔۔ عائز میں وہ لڑکی ہوں جو گھر میں اماں کی باتیں سن لیتی تھی

پر گھر کا کوئی کام نہیں کرتی تھی۔۔۔ پر آپ کے ایک کہنے پر میں آپکا ہر کام کر دیتی ہوں۔۔۔ پتا ہے کیوں۔۔۔؟ وہ اس لیے کے میں نے دل سے آپ کو قبول کر لیا ہے۔۔۔ لیکن شاید آپ نے نہیں کیا۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

عائز نے فوراً اسکا ہاتھ تھام کر واپس بیٹھا۔۔۔ سوری یار۔۔۔ مجھے نہیں پتا تھا تم میرے سوال پر اتنا ہرٹ ہو گی۔۔۔ ہاں یہ بات سچ ہے کہ میں نے تمہارے بارے میں غلط سوچا۔۔۔ لیکن میں غلط بھی نہیں ہوں۔۔۔ جس دن تم نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے میرے لئے نہیں بلکہ ابرار کے لیے ہاں کی تھی بس اس دن سے نا چاہتے ہوئے بھی میرے دل سے یہ بات نہیں نکلی اور آج یہ پوچھ بیٹھا۔۔۔ مر حائیں ایک مرد ہوں اور ناچاہتے ہوئے بھی مرد اپنی بیوی کے بارے میں بہت حساس ہوتا ہے۔۔۔ پر میں قسم کھا کر کہتا ہوں۔۔۔ میرا دل تمہارے لیے بالکل صاف ہے۔۔۔ میں نے صرف اپنی غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے پوچھا تھا۔۔۔ عائز نے محبت سے کہا۔۔۔

عائز ضروری نہیں ہر لڑکی کی زندگی میں کوئی نا کوئی مرد آیا ہو۔۔۔ یا شادی سے پہلے اسے کسی سے محبت ہوئی ہو۔۔۔ ڈو کٹر ابرار ایک اچھے انسان ہیں۔۔۔ لیکن میرے دل میں انکے لیے کوئی فیلنگ نہیں تھی۔۔۔ اور آپ کو انکار کرنے کی وجہ یہ تھی کہ پہلی ملاقات میں آپ نے میری بہت انسٹ کی پھر اپنا بدلہ لینے کیلئے آپ نے مجھے سیل میں بھیج دیا۔۔۔ اور مجھے اب بھی لگا تھا کہ شادی آپ صرف اور صرف مجھ سے کسی بات کا بدلہ لینے کیلئے کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

میں آئندہ تم سے کبھی ایسا سوال نہیں کرونگا۔۔۔ مجھے معاف کر دو۔۔۔ عازم اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔۔۔

آپ نے اچھا نہیں کیا مجھ سے یہ پوچھ کر۔۔۔

سوری میری جان۔۔۔

آپ نے میری شادی کے بعد سے اب تک کبھی میری تعریف نہیں کی۔۔۔ مر حاب بچوں کی طرح اس سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

ہاے صدقے۔۔۔ میری جھلی وہ تو میں نے اس لیے نہیں کی کہ کہی تمہیں میری نظر نہ لگ جائے۔۔۔

آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔۔۔

ارے سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔ اور شادی کی رات میں تمہارے قریب اسیلے نہیں آیا کیونکہ میری طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔۔۔ اور بس کسی وجہ سے موڈ بھی خراب تھا۔۔۔ عازن نے اسے اپنے حصار میں لیتے ہوئے خمار بھرے لہجے میں بولا۔۔۔

مان لیتی ہوں۔۔۔ مرزا کو سمجھ آگئی تھی کہ وہ اس کے قریب آنا چاہتا ہے۔۔۔ اسیلے اسے ایک پل نہیں لگا تھا روح کی بات یاد کرنے میں۔۔۔

عازن اسکے اور قریب آنے لگا جب مرزا نے اسے دونوں ہاتھوں سے خود کے قریب آنے سے روکا۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ عازن نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

پہلے آپ کو میری کچھ شرائط ماننی پڑے گی۔۔۔

کوئی شرائط۔۔۔

پہلے آپ وعدہ کیجیے کہ آئندہ آپ مجھ پر کبھی شک نہیں کریں گے۔۔۔

ہاں بابا وعدہ نہیں کرونگا۔۔۔ میں تو پہلے ہی بہت شرمندہ ہوں تم سے پوچھ کر۔۔۔

اور آپ یہ بھی وعدہ کریں کہ آپ مجھ سے کبھی غصے سے بات نہیں کریں گئے۔۔۔

ارے میں تو پہلے بھی غصہ نہیں کرتا۔۔۔

مرحاً بہت خوش ہو رہی تھی کہ وہ اسکی ہر بات مان رہا ہے۔۔۔

اچھا ایک اور بات بھی۔۔۔

اب کیا ہے۔۔۔ اس بار عازن کو اس پے سچ میں غصہ آیا تھا۔۔۔

دیکھا آپ نے غصہ کیا۔۔۔ مرحاً اسکو گھورتے ہوئے بولی۔۔۔ جواب اسکے اس قدر قریب تھا کہ مرحاً کو اس سے بے انتہا شرم بھی آرہی تھی۔۔۔

ارے غصہ نہیں کر رہا۔۔۔ پر آج تو ہماری اس قدر خوبصورت رات ہے تم اپنی فضول سی شرطیں لے کر بیٹھ گئی

۔۔۔۔

آپانے کہا تھا کہ یہی وقت ہوتا ہے شوہر سے اپنی بات۔۔۔ کہتے ہوئے ایک دم اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔۔۔
 او تو یہ ساری باتیں تمہاری آپانے کہی ہیں۔۔۔ اور کیا کیا بتایا ہے۔۔۔ عائرزاب اسکے رخسار کو چھوتا ہوا دلچسپی سے
 پوچھ رہا تھا۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ اسے اپنے منہ پھٹ ہونے پر غصہ آیا تھا۔۔۔

چلو یہ تو اچھی بات ہے۔۔۔ باقی میں تمہیں بتا دوں گا۔۔۔ کہتے ہوئے اسکے پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔

جس پر مرحانے شرم سے نظریں جھکالی۔۔۔ اور اسکی ساری باتیں دم توڑ گئی۔۔۔

آج ان دونوں کی ملن کی رات تھی۔۔۔ اور ایک نئی صبح انکا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ مرحانے خوشی خوشی اپنا آپ
 اسے سونپ دیا تھا۔۔۔ اور عائرزاب نے بھی اسے دل سے اپنا لیا تھا۔۔۔

اگلے دن شام کو شان اپنے کمرے میں آیا۔۔۔ آڑھ گھر واپس نہیں گئی تھی۔۔۔ شان نے بھی اسے دوبارہ گھر جانے کا نہیں کہا وہ چاہتا تھا کہ اب وہ طلاق کے بعد ہی جائے گی۔۔۔ آفس سے واپسی پر وہ طلاق کے پیپر زلے آیا تھا۔۔۔ اور اب آڑھ سے سائن کروانے تھے۔۔۔ اس میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ آڑھ سے پہلے ان پیپر زپر سائن کریں۔۔۔ اس لیے اس نے وہ پیپر ز پہلے آڑھ کو دینے کا فیصلہ کیا۔۔۔

شان جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ سامنے آڑھ کو دیکھ کر اسکی آنکھیں تر ہو گئی۔۔۔ وہ تو خود بھی آڑھ کی چھوڑنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔ لیکن شاید اب وہ ایک ساتھ رہ ہی نہیں سکتے تھے۔۔۔

یہ لو۔۔۔ شان نے لفافہ کانپتے ہاتھوں سے اسکی طرف بڑھایا۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟ آڑھ نے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

جس کی کچھ دن پہلے تم مجھ سے ڈیمانڈ کی تھی۔۔۔ میں نے تم سے وعدہ کیا تھا میں تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنے کی کوشش کرونگا۔۔۔ تو آج ایک آخری خواہش بھی پوری کر دی۔۔۔ بولتے شان کی آواز لڑکھڑاہی تھی۔۔۔

اور آڑھ کو لگا کسی نے اسکے سر پر آسمان دے مارا ہو۔۔۔ ایک پل لگا تھا اسکے آنسو کو رخسار بھگیگونے لگے۔۔۔

آرہ فوراً شان کے پیرو میں گری۔۔۔ شان مجھے طلاق مت دو۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی تمہارے بغیر۔۔۔ آرہ اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔۔۔

شان کو انداز نہیں تھا کہ وہ ایسے ریکٹ کریں گی۔۔۔

یہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔ اٹھو نیچے سے۔۔۔ شان جھک کر اسے اٹھاتا ہوا بولا۔۔۔

نہیں میں نہیں اٹھوں گی۔۔۔ جب تک تم مجھے معاف نہیں کر دیتے۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو۔۔۔ مجھے طلاق مت دو۔۔۔

اچھا اٹھو تو سہی۔۔۔ شان بھی اب کی بار رو دیا۔۔۔

شان نے آرہ کو تھام کر اپنے ساتھ بیڈ پر بیٹھایا۔۔۔

تم ایک فیصلہ کر لو۔۔۔ تم میرے ساتھ رہنا چاہتی ہو یا نہیں۔۔۔ آرہ مجھ میں ہمت نہیں ہے تم سے دور جانے کی بہت حوصلہ کیا ہے میں نے یہ سب کرنے کا۔۔۔ اب خود کو اور مجھے کمزور مت بناؤ۔۔۔

شان میں نہیں جانتی تھی کہ میں تم سے دور ہو کر اپنے ساتھ کتنا بڑا ظلم کر رہی تھی۔۔۔ تمہاری اس کچھ دن کی نفرت نے مجھے تم سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔۔۔ اور تب مجھے احساس ہوا کہ دولت ہی سب کچھ نہیں ہوتی۔۔۔ شوہر کی محبت ہی دنیا کی قیمتی چیز ہے۔۔۔ شان میں پاگل تھی جو پیسے کے پیچھے بھگتی رہی۔۔۔۔۔ بینا سوچے سمجھے تم سے طلاق کا مطالبہ کر دیا۔۔۔ لیکن کچھ دنوں میں پتا چل گیا کہ میں تو خود تمہارے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔ دادی ٹھیک کہتی تھیں۔۔۔ میں واقعی قسمت والی ہوں جو مجھے تم ملے۔۔۔۔۔ اور اگر آج تم مجھے چھوڑ دو گئے تو مجھ سے بڑی بد قسمت کوئی نہیں ہوگی۔۔۔ آڑہ کی آنکھیں بن موسم کی برسات کی طرح برس رہی تھیں۔۔۔

تمہیں کیا لگتا میرے لیے تمہیں چھوڑنا آسان فیصلہ تھا۔۔۔ ساری ساری رات ٹھیک سے سو نہیں پایا۔۔۔ تمہیں اب ہوئی ہے مجھ سے محبت۔۔۔ اور میں جو کئی سالوں سے کر رہا ہوں۔۔۔ میں صرف تمہاری خوشی کے لیے ہی تمہیں چھوڑ رہا تھا یہ جانتے ہوئے بھی کہ تمہارے بعد میری زندگی ختم ہو جائے گی۔۔۔ آڑہ میں تو خود تمہارے دور جانے سے ڈرتا ہوں۔۔۔

آڑہ اسکے گلے لگ کر زار و قطار رونے لگی۔۔۔ جو اتنے دنوں سے اسکے اندر غبار بھرا ہوا تھا آج شان کے گلے لگ کر نکال رہی تھی۔۔۔ نہ صرف وہ بلکہ شان بھی خود پر قابو نہ رکھ پایا۔۔۔

شان پلینز مجھ سے کبھی نفرت مت کرنا۔۔۔ مجھ سے تو تمہاری کچھ دن کی بے رخی برداشت نہیں ہوئی۔۔۔ نفرت کیسے کرونگی۔۔۔ آڑہ اسے سے دور ہوتے ہوئے بولی۔۔۔

آڑہ ایک بات یاد رکھنا جس سے ایک بار محبت ہو جائے نہ پھر لاکھ کوشش کر لو اس سے نفرت کرنے کی۔۔۔ لیکن آپ نہیں کر پاؤ گے۔۔۔ جب بھی اسکا نام آپ کی سامنے لیا جائے گا۔۔۔ آپکا دل ایک دم سے دھڑکنا بھول جائے گا۔۔۔ اور آپ کی ساری محنت اس انسان سے نفرت کرنے کی مٹی میں مل جائے گی۔۔۔ شان اسکے چہرے پر پھیلے بالو کو پیچھے کرتے ہوئے بولا۔۔۔

آڑہ اسکی بات پر اٹھی اور لفافہ میں سے پیپر نکال کر اسے پھاڑنا شروع کر دیا۔۔۔

یہ کیا کر رہی ہو۔۔۔

اس جڑ کو ختم کر رہی ہوں جو ہماری جدائی کا سبب بن رہے ہیں۔۔۔

یہ نہیں بن رہے تھے۔۔۔ یہ تو بے جان کاغذ ہیں۔۔۔ جدائی کا سبب ہماری انا بنتی ہے۔۔۔ جو ہمیں محبت کرنے سے دور کرتی ہے۔۔۔ یہ تو بس اس دوری کو کنفرم کرتے ہیں۔۔۔

اور ویسے بھی سمجھا لو کبھی پھر تم جذبات میں آکر مجھ سے طلاق۔۔ اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہتا۔ آؤ رہنے فوراً آسکے ہونٹوں پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔ آئندہ ایسا مت کہنا میں تو اب تم سے دور رہنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔

شان نے اسکا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے ہٹا کر اس پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔

اللہ کریں ایسا ہی ہو۔۔۔ اچھا اب وہ تو کہوں نہ۔۔۔ شان اب اسکا موڈ ٹھیک کرنا چاہتا تھا۔۔۔

کیا کہو۔۔۔؟؟ آؤ رہنے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔

یار اب تم نے کہہ دیا ہے کہ تمہیں مجھ سے محبت ہو ہی گئی ہے تو اچھے سے اسکا اظہار بھی تو کرو۔۔۔

نہیں بلکل بھی نہیں۔۔۔ آؤ رہنے صاف گوئی سے کام لیا۔۔۔

اس کا مطلب ہے کہ تم میرے ساتھ ابھی بھی رہنا نہیں چاہتی۔۔۔ تو کیا کل پھر مجھے پیپر ز بنوانے پڑے گئے۔۔۔

نہیں نہیں آئی لو یو۔۔۔ کہتے ہوئے باہر کی طرف بھاگی۔۔۔

اور اسکے جاتے ہی شان ہنس دیتا۔۔۔ تھنکس دادی۔۔۔ اگر آپ نہ ہوتی تو شاید ہم دوبارہ کبھی نہ ملتے۔۔۔ یہ سچ تھا۔۔۔ آڑہ کے گھر سے نکلتے ہی دادی نے شان کو فون کر دیا تھا۔۔۔ ار کہا تھا کہ اسکے ساتھ تھوڑا سخت رویہ اختیار کریں۔۔۔ تاکہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو۔۔۔ ورنہ شان تو اسکو دیکھتے ہی پگھل جاتا۔۔۔ اور فوراً سے گلے لگا لیتا۔۔۔ پر ایسے اسے کبھی اپنی غلطی کا احساس نہ ہوتا۔۔۔ اور دوبارہ غصے میں وہ اسے چھوڑنے کا کہتی۔۔۔ دادی نے ہی اسے کہا تھا کہ طلاق کے پیپر بنوائے۔۔۔ دادی کی بات مان تولی تھی پر اسے خود بھی ڈر تھا کہ کہی سچ میں آڑہ اسے دور نہ چلی جائے۔۔۔ پر ایسا کچھ نہیں ہوا۔۔۔ دادی کا مشورہ کام کر گیا۔۔۔ اور آج نا صرف اس سے طلاق لینے سے انکار کر دیا بلکہ اس کے سامنے محبت کا اظہار بھی کر دیا۔۔۔



ایک سال بعد۔۔۔۔۔

ویسے مرحا تیرا بیٹا تو بہت ہی پیارا ہے۔۔۔۔۔ دادی نے مرحا کے بیٹے کو گود میں لے کر کہا جوا بھی ایک ہفتے کا تھا۔۔۔

جیجو پے جو گیا ہے۔۔۔ آڑہ شرارت سے بولی۔۔۔

کیوں مجھ پر نہیں جاسکتا۔۔۔ میں بھی تو پیاری ہوں بلکہ اس کے بابا تو کہتے ہیں میں دنیا کی خوبصورت ترین لڑکی ہوں۔۔۔

اور مرہا کی بات پر تو اروحہ اور آرزو نے جاندار قہقہہ لگایا۔۔۔ وہ تمہاری کمرنگے ہی اور کوئی آپشن جو نہیں ہے۔۔۔ ویسے شکل سے تو نہیں لگتے کہ وہ تمہاری تعریف کرتے ہونگے۔۔۔

کیوں جو تعریف کرتے ہیں انکی شکل پر لکھا ہوتا ہے کیا۔۔۔ مرہا چڑ کر بولی۔۔۔

تو

تو اور کیا جیسے شان کے لکھا ہے کہ وہ بہت بڑا زن مرید ہے۔۔۔ اسکا تو بس نہیں چلتا اس کو آفس بھی ساتھ ہی لے کر جائے۔۔۔ کیوں دادی۔۔۔ آخری بات ارواح نے دادی کو متوجہ کرتے ہوئے کہی۔۔۔

مجھے تو زیادہ تیرا میاں لگتا ہے۔۔۔ جب بھی دیکھو تیری جی حضوری میں کھڑا ہوتا ہے۔۔۔ دادی نے اسکی بات اسی پے ڈال دی۔۔۔

واہ دادی کیا جواب دیا ہے۔۔۔ آپ نے تو میرا دل خوش کر دیا۔۔۔ مجھے آپ سے یہی امید تھی۔۔۔ دادی کی جواب پر آرزو بہت خوش ہوئی تھی۔۔۔

ویسے تیرا بھی کم نہیں ہے۔۔۔ یہ تو عازن ہے جس نے مرہا کو اپنا مرید بنا لیا ہوا۔۔۔ یہ جب شادی کے ایک ماہ بعد کچھ دن رہنے آئی تو عازن سے لینے آیا تھا۔۔۔ یہ تو اس کے آگے پیچھے گھومے۔۔۔ عازن پانی لاؤ۔۔۔ عازن آپ کو کچھ چاہیے۔۔۔ اور جب وہ واش روم سے نکلا تو یہ میڈم اس کے لیے ٹوول لے کر کھڑی ہے۔۔۔ میں تو اس کو دیکھ کر

حیران ہی رہ گئی۔۔۔ کہ یہ وہی مرحا ہے جسے خود اٹھ کر پانی پینے میں موت پڑتی تھی اور آج شوہر کے ہر کام خود کر رہی ہے۔۔۔

جہاں آڑہ اور اروحہ کو دادی کی بات پر شک ڈلگا تھا وہی مرحا نے منہ بنایا۔۔۔۔

تو ٹھیک ہے نہ دادی۔۔۔ آپ ہی نے تو سیکھا یا تھا کہ شوہر کی عزت کرنا اس کا ہر کام خود کرنا۔۔۔

ارے تجھے میں جانتی نہیں۔۔۔ یہ تو اس نے تجھے سیدھا کیا ہے ورنہ میری بات تو کہا ماننے والی۔۔۔

دادی آپ ٹھیک کہتی ہیں۔۔۔ یہ تو بہت کام چور تھی۔۔۔ آڑہ نے دادی کی حمایت کی۔۔۔

تو بھی چپ کر۔۔۔ کہتی تھی دادی میں آپ کو خوش خبری جلدی سناؤ گی بس آپ جلدی سے مرحا کی شادی کر دے۔۔۔ تیری باتوں میں آکر میں نے اس کی شادی کر دی۔۔۔ اس نے میری گود میں نواسہ ڈال دیا پر تیرا بھی کوئی پتا نہیں۔۔۔

دادی اس میں میرا کیا قصور ہے اسکی سپیڈ تیز ہے میری نہیں۔۔۔ دو ماہ بعد میں بھی آپ کی گود میں پوتا یا پوتی ڈال دوں گی۔۔۔

ویسے کیا نام رکھا ہے مرحا تو نے اس کا۔۔۔؟؟

دادی اس کا نام عون ہے۔۔۔ مرحا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

پیارا نام ہے۔۔۔ میری ایک بات یاد رکھنا تم تینوں۔۔۔ اپنی اولاد کو پیسے کی ہوس میں مت پڑنے دینا۔۔۔ انھے بتانا پیسے سے زیادہ رشتوں کی اہمیت ہوتی ہے۔۔۔ اس دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو کہتے ہیں ہم سے پیسہ لے لو بس رشتے اور ان سے ملنے والی خوشیاں دے دو۔۔۔ لیکن پیسے سے رشتے اور خوشیاں نہیں خریدی جاتی۔۔۔ اگر کوئی انسان آپ کو چاہتا ہے نہ تو یہ کہہ کر کبھی نہ چھوڑو کہ وہ امیر نہیں ہے۔۔۔ کیونکہ امیر لوگو کی ہی بیوی زیادہ تردکھی ہوتی ہے۔۔۔ اور دوسرا اپنی اولاد کو انا پرست بھی نابنانا۔۔۔ یہ جو انا ہوتی ہے نہ یہ رشتوں کو ختم کر دیتی ہے۔۔۔ جھکنا اللہ کو بہت پسند ہے۔۔۔ اور انسان کے لیے بھی اس میں بہت سے فائدے ہیں۔۔۔ دادی اپنی بات مکمل کر چکی تھیں۔۔۔

دادی آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔ آج میں جتنی شان کے ساتھ خوش ہوں شاید کسی اور کے ساتھ نہ ہوتی۔۔۔ میں نے آپ کی وجہ سے ہاں کی تھی میں اس رشتے سے خوش نہیں تھی۔۔۔ پر حقیقت یہ ہے کہ آپ کا فیصلہ بہت اچھا تھا۔۔۔ اچھا ہوا جو اس وقت آپ نے میری بات نہیں مانی اور میری شادی شان سے کر دی۔۔۔ سچ کہتے ہیں بڑوں کے فیصلے کبھی غلط نہیں ہوتے۔۔۔

یہ بھی تو نے ٹھیک کہا کہ بڑوں کے فیصلے کبھی غلط نہیں ہوتے۔۔۔ لیکن ہر بار ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ کبھی کبھی بڑے ایسا فیصلہ کر جاتے ہیں جس سے ساری زندگی اولاد روتی ہے۔۔۔ بس بچوں کی خوشی کا بھی خیال رکھنا چاہیے۔۔۔ جس عمر میں میں ہوں نہ اس میں اچھے برے کی پہچان فوراً ہو جاتی ہے۔۔۔ اور مجھے شان سے بہتر تیرے لیے کوئی نہیں لگا تھا۔۔۔ کیونکہ جب تو نے پہلی بار انکار کیا تھا تب اسکا مجھے فون آیا تھا۔۔۔ اور تجھے پتا ہے وہ بچوں کی طرح رو رہا تھا کہ دادی دیکھیں وہ میرے ساتھ ایسا کر رہی ہے۔۔۔ میں اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔ پھر مجھے لگا تو اس کے ساتھ بہت خوش رہے گی۔۔۔ کیونکہ جس عمر میں وہ تیرے لیے رو رہا تھا نہ اس میں ہر مرد کو کوئی نہ کوئی اچھی لڑکی مل ہی جاتی ہے۔۔۔ لیکن اسے تجھ سے محبت تھی۔۔۔

دادی کے انکشاف پر سب حیران ہوئے تھے خود آڑہ بھی۔۔۔ کیونکہ شان نے یہ بات اسے کبھی نہیں بتائی تھی۔۔۔

چلو تم تینوں اپنے شوہروں کو فون کرو کے رات کا کھانا دھر کھائے۔۔۔ اور تو اٹھ ماں کے ساتھ کام کروا۔۔۔ بیچاری تین بیٹیوں کے ہوتے ہوئے اکیلی لگی ہے۔۔۔ دادی نے ارواح کو متوجہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

دادی مجھے اکیلی کو کیوں کہہ رہی ہیں۔۔۔ مر جا اور آڑہ کو بھی تو کہے نہ۔۔۔

آڑہ کی حالت دیکھ۔۔۔ اور مر حاکا بچا چھوٹا ہے۔۔۔ اسلیے تجھے ہی کہو گی۔۔۔ جو پانچ سال سے ایک ہی بیٹا لے کر گھوم رہی ہے۔۔۔ حکومت نے کہا ہے کہ دو سال کا وقفہ کرو۔۔۔ لیکن تو نے پتا نہیں اپنا ہی وقفہ بنایا ہے۔۔۔ اگلے سال تیرے پاس بھی ایک اور ہو۔۔۔ دادی نے حکم صادر کیا۔۔۔

دادی آپ تو ایسے کہہ رہی ہیں۔۔۔ جیسے میں جان بوجھ کر پیدا نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ ارواح منہ بنا کر بولی۔۔۔

مجھے تیرا سا راپتا ہے چل نکل اب ورنہ میں اٹھاتی ہوں جو تا۔۔۔ دادی نے دھمکی دی۔۔۔

جار ہی ہوں۔۔۔ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ کوئی بات یاد آنے پر پھر مڑی۔۔۔

اب کیا ہے۔۔۔ دادی نے اسے مڑتے دیکھ کر پوچھا۔۔۔

دادی میں یہ سوچ رہی تھی کہ شکر ہے آپ میری دادی ہیں ساس نہیں۔۔۔ ورنہ ان پانچ سالوں میں میرے پانچ بچے ہوتے۔۔۔ اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کرتے ہی بھاگتی دادی کا جو تا اسکے کندھے پر لگا۔۔۔ جس پر ارواح نے چیخ ماری۔۔۔

دفع ہو جا یہاں سے کتنی زبان چلتی ہے تیری۔۔ اور وہ اپنا کندہ سہلاتے ہوئے کمرے سے چلی گئی۔۔۔

اور اروحہ کو جو تالگنے پر آڑہ اور مر حاہنس دی۔۔۔

آڑہ کی ایک دم طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے شان اور رافیہ بیگم اسے ہو اسپتال لے آئے۔۔ آڑہ کو ایمر جنسی لے جایا گیا تھا۔۔ شان اور رافیہ بیگم باہر کھڑے دعا کر رہے تھے۔۔ ٹینشن سے شان کمرے سے باہر چکر لگا رہا تھا۔۔

شان بیٹا بیٹھ جاؤ۔۔ اللہ خیر کریں گا۔۔

امی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔ شان کی آواز کانپ رہی تھی۔۔

بیٹا کچھ نہیں ہو گا۔۔ اللہ پر یقین رکھو۔۔ رافیہ بیگم نے یقین دہانی کرائی۔۔

اس پہلے وہ کچھ کہتا روم سے ڈو کٹر کو آتا دیکھ کر اسکی طرف لپکا۔۔

مبارک ہو بیٹی ہوئی ہے۔۔۔ ڈو کٹر صاحبہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔۔۔

اور میری بیوی۔۔۔ وہ کیسی ہے۔۔۔ شان کو صرف آڑہ کی ٹینشن تھی۔۔۔

جی جی وہ بھی ٹھیک ہے آپ کچھ دیر تک مل سکتے ہیں۔۔۔ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی۔۔۔

شان کی تو خوشی کی انتہا نہیں تھی۔۔۔ امی میرے گھر بیٹی ہوئی ہے۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو میرے بیٹے۔۔۔ میں نے کہا تھا نہ اللہ پر یقین رکھو۔۔۔

جاؤ اب تم سب پہلے اپنی بیٹی کو دیکھو۔۔۔

لیکن امی آپ۔۔۔

تم جاؤ میں بی جی کو فون کر کے بتاؤں۔۔۔ تاکہ وہ بھی آجائے ورنہ پتا ہے نہ برامان جائے گی۔۔۔ اور بی جی کو منانا

بہت مشکل کام ہے۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔

شان اندر آیا۔۔۔ جہاں سامنے آڑہ آنکھیں موندیں لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ اور نرس کی گود میں اسکی بیٹی تھی۔۔۔ شان نے فوراً نرس سے اسے لیا۔۔۔ اور پاگلوں کی طرح اس کو پیار کرنے لگا۔۔۔ آڑہ کو جب اسکی موجودگی کا احساس ہوا۔۔۔ تو آنکھیں کھول کر شان کو دیکھا۔۔۔ جو اپنی ساری محبت اپنی بیٹی پر نچھاور کر رہا تھا۔۔۔ شان کو دیکھ کر آڑہ مسکرا دی۔۔۔ جب شان کی اسکی اس پر نظر پڑی تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا اسکے قریب آیا۔۔۔ تم ٹھیک ہونہ۔۔۔ شان نے آڑہ کی پیشانی کو چوم کر پوچھا۔۔۔

ہمم۔۔۔ آڑہ نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔

شکریہ۔۔۔ اس قدر خوبصورت تحفہ دینے کے لیے۔۔۔ دیکھو بلکل تم جیسی ہے۔۔۔ مجھ پر تو بلکل بھی نہیں گئی۔۔۔

اماں کو بتایا۔۔۔

امی نے کر دیا ہو گا تائی کو فون۔۔۔

شان۔۔۔؟؟ آڑہ نے آہستہ سے اسکا نام پکارا۔۔۔

ہمم۔۔۔ شان نے اپنا چہرہ اسکے قریب کیا۔۔۔

آئی لو یو۔۔۔

ہاے لو یو ٹو میری جان۔۔۔ شان نے محبت سے اسکے رخسار کو چھوا۔۔۔

مرحاً آجاؤ کب سے عمن رورہا ہے۔۔۔۔ عانز کافی دیر سے مرحا کو آوازیں دے رہا تھا۔۔۔

کیا ہو گیا ہے عانز میں فیڈر دے کر تو گئی تھی پھر کیوں رورہا ہے۔۔۔ مرحا آتے ہی چڑ کر بولی۔۔۔

کہا ہے فیڈر مجھے تو نہیں ملا۔۔۔

عانز میں آپ کے سامنے ہی سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر گئی تھی۔۔۔ اور اب آپ کہہ رہے ہیں مجھے نہیں ملا۔۔۔

اوو واچھا۔۔۔ مجھے نہیں پتا چلا۔۔۔ عانز فیڈر اٹھاتے ہوئے بولا۔۔۔

عانز اگر آپ کو پتا بھی چل جانا آپ نے تب بھی مجھے ہی کہنا تھا کہ اٹھا کر دو۔۔۔ آپ تو بالکل بھی کچھ نہیں کرتے بہت ہی سست ہیں۔۔۔

اب ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ اس بہانے تمہیں دیکھ لیتا ہوں۔۔۔

اور جب میں آپ کی سامنے ہوتی ہوں تب آپ فون میں مگن ہوتے ہیں۔۔۔

اچھا نا غصہ مت کیا کرو۔۔۔ عانز نے محبت سے اسے اپنے قریب بیٹھایا۔۔۔ تھک جاتی ہونہ اسلیے مجھ پر غصہ آتا ہے۔۔۔؟؟ عانز نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے پر آپ چھوٹے چھوٹے کام تو خود کیا کریں۔۔۔ مرحا کی ہر ادا سے معصومیت جھلک رہی تھی۔۔۔

اسکے جواب پر عانز نے اسکے رخسار پر محبت کی مہر ثبت کی۔۔۔ جس سے مرحا شرم سے لال ہو گئی۔۔۔

اچھا اب پلیز چائے بنا دو۔۔۔

وہ جو ایک پل کے لیے شرمائی تھی اب اسے غصے سے دیکھتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ آپ کبھی نہیں بدلے گئے۔۔۔ کہتے ہوئے پیر پیچ کر کمرے چلی گئی۔۔۔

اور عازرہ اسکے جاتے ہی ہنس دیا۔۔۔

آرہ کی بیٹی دیکھنے دادی اور حلیمہ بیگم شان کے گھر آئی تھیں۔۔۔
شان تجھے تو ایک اور آرہ کی کاپی مل گئی۔۔۔ پر ماں سے تھوڑی زیادہ پیاری ہے۔۔۔ دادی اسے دیکھتے ہوئے
بولی۔۔۔

دادی میری بیگم پیاری ہے تبھی تو بیٹی پیاری ہے۔۔۔

یہ تو ہے۔۔۔ کیا نام سوچا ہے اسکا۔۔۔

ابھی تو کچھ نہیں دادی۔۔۔ آپ کو جو پسند ہے وہ رکھ دے۔۔۔ کیونکہ آپ کی دعاؤں کی وجہ سے ہی تو یہ ملی
ہے۔۔۔ آرہ نے محبت سے کہا۔۔۔

اچھا پھر اسکا نام تو میں عازرہ رکھو گی۔۔۔ آرہ سے ملتا جلتا۔۔۔

بی جی پھر گھٹی بھی آپ ہی دے۔۔۔ رافیہ بیگم نے محبت سے کہا۔۔۔

ارے نہ بھئی۔۔۔ اس کی ماں کو دے کرا بھی تک پچھتاتی ہوں۔۔۔ اسے دے دی تو قبر میں جا کر بھی پچھتاؤں
گی۔۔۔

اور دادی کی بات پر سب نے زوردار قہقہہ لگایا۔۔۔

♥ The end